[illegible]

الحمد للہ کہ نسخہ نافعہ بوضح حالات حرم محترم بیت الحرام و مقامات و مکانات مکہ معظمہ و متبرکہ موسوم بہ

خلاصۃ تواریخ مکہ معظمہ

۱۳۰۸ھ

باہتمام خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مراتب حمد و ثنای رب الکعبہ جل ذکرہٗ کا ادا کرنا قوت نطق و لسان سے محال ہی اور مدایح نعت رسول حجازی اور مناقب آل اطہار و اصحاب اخیار صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین الی یوم الدین کا بیان کرنا دور از اندازۂ وہم و خیال۔ خامۂ نارسا اگر اس اندیشۂ محال سے گذر کر سلسلہ جنبان تحریر مدعا ہو تو مقام شناسی کے مقام سے دور نہین ارباب خرد و اصحاب خبرت پر پوشیدہ نہی کہ ذرۂ بیمقدار خاک خاکساری معتصم بذیل رسول ثقلین محمد فخر الدین حسین غفر اللہ لہ و لوالدیہ عنایت جناب کردگار کی دستیاری اور فرط اضطراب شوق کی بیقراری سے سنہ بارہ سو اڑسٹھ ہجریہ نبویہ بین علی صاحبہا الف الف سلام و تحیتہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد سے دارد مکہ معظمہ ہو کر شرف اندوز زیارت بیت اللہ کا ہوا۔ چونکہ اس سفر باسعادت کے عزم کے وقت حضرت فلک مرتبت برجیس منزلت درۂ تاج خلافت گورگانی افسر فرق صاحب قرانی زیب سریر والاجاہی سرفراز پایگاہ

ظل الٰہی کیوان رفعت ثریا رتبت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی
خلد اللہ ملکہ وسلطانہ نے کیفیت حال حرم محترم بیت الحرام اور مکانات متبرکہ وغیرہ کی سترہ آ
کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔ تو اوس مقام شریف کے پونہچنے پر اس نیاز مند کے دل مین گذرا
کہ ایک نہایت عمدہ تحفہ جو قابل پسند بساط بوسان بارگاہ ارفع واعلی اور موجب خرمی عوام
وخواص اور باعث انتفاع نخلبندان حدیقۂ اخلاص ہو۔ ملازمان سریر خلافت کی نذر کو
اور احباب اور مسلمانون کے ہدیہ کو ساتھ لیچلنا چاہیے۔ حسن اتفاق سے۔ رسالۂ زبدۃ
الاقوال الشریفہ فی احوال ملکہ المنیفہ میری نظر سے گذرا۔ جسمین کعبۂ شریفہ اور حرم محترم
کی عمارت کا ذکر ہی۔ اور مواضع متبرکہ اور مسجد الحرام کے شرائف اور کرامات اور عجائب
حالات کہ پیشتر کے زمانون مین واقع ہوے مندرج ہین۔ اس رسالہ کے مؤلف زیب
سادہ فضل وفضیلت شائستۂ صدر نشینی محفل افاضت وافادت فضائل مآب فواضل
انتساب مولوی محمد رحمت اللہ سلمہ اللہ ہین جنکا مولد وموطن شاہجہان پور اور مسکن اور
محل اکتساب فنون وعلوم دار الخلافۃ شاہجہان آباد ہی اور بالفعل مکہ معظمہ مین رہتے ہین
اور مؤلف نے اس رسالہ مین بہت سی کتابونکا خلاصہ درج کیا ہی اول کتاب اعلام مؤلفۂ
فقیہ قطب الدین مکی جسمین ملخص ابو ولید محمد بن عبد الکریم ازرقی کی کتابونکا ہی جو مکہ کے
سب مورخون سے مقدم ہی دوم کتب ابو عبد اللہ ابن محمد اسحاق۔ سوم سید تقی الدین
محمد بن احمد اور حافظ نجم الدین عمر بن محمد کی کتابون کا چہارم حافظ نجم الدین کے بیٹے
عزیز الدین عبد العزیز کی کتاب کا جو فقیہ قطب الدین کا ہمعصر تھا اور یہ کتاب مکہ معظمہ کے
احوال مین نہایت معتمد ومعتبر ہی اور نیز بعض وقائع اور حالات کہ دوسری کتابون سے
معلوم ہوے فائدۂ عوام کے لیے مؤلف نے مجمل اور مختصر اس رسالہ مین درج کیے جب
مین نے یہ رسالہ دیکھا تو جان لیا کہ ملازمان معلی شان جہانبانی کے پیشکش اور ہدیۂ احباب
ومؤمنین کے لیے کوئی چیز اس سے بہتر نہین اس جہت سے کہ یہ ہدیہ پائدار ہی اور ہر شخص

اسکے فیض اور فوائد سے بہرہ مند اور شکر گذار رہیگا۔ اور یہ رسالہ مکہ معظمہ کے حال معلوم کرنیکے لیے نہایت خوب ہو اور ہر شخص عمدگی کے باعث اسکی نقل لینے کا آرزومند تھا۔ لیکن چونکہ اسکی عبارت عربی تھی اور عبارت کی متانت اور اجنبی لغتون کی وجہ سے بے استعدادون کو اپنی نارسائی ذہن کے سبب حسرت کے سوا کچھ فائدہ نہ تھا اسلیے اکثر بزرگون نے مجھسے اسکے ترجمہ کرنے کی درخواست کی اور مؤلف فضائل مکہ نے بھی اس کام کی انجام دہی کا مجھ پر زور ڈالا۔ اونکے حکم کی بجا آوری کو ضروری سمجھکر ترجمہ سے اوراق سیاہ کرکے اسکا نام خلاصۃ التواریخ مکیہ رکھا اور بعض مطالب ضروری کہ اصل رسالہ مین نہ تھے کتب تاریخ سے انتخاب کرکے اس رسالہ کے خاتمہ مین درج کیے تاکہ دیکھنے والون کو آگاہی زیادہ ہو اور بعض مواضع اور مکانات قدیم ایسے ہین کہ جنکا نشان باقی نہین اور بعض مکانات اور پہاڑون کے اسماء ایسے ہین کہ نام کے سوا اونکا حال معلوم نہین کہ کہان ہین اور اب کس نام سے مشہور ہین اور مؤلف نے اپنے رسالہ مین پرانی تاریخون کے بموجب لکھدیے ہین تو چونکہ اونکی تحقیق زیادہ نہو سکتی تھی۔ اسواسطے ہم اونکی تصریح کے متعرض نہین ہوئے ناظرین انصاف شعار خطا پر نظر نہ کرکے دعاء مغفرت سے مرہون منت فرمائین واللہ المعین وعلیہ التکلان۔

پہلا باب

مکہ معظمہ کے نامون اور اوسکی آبادی اور شرف اور بزرگی کے بیان مین اور اوسکو وطن بنانے اور اوسکے مکانون کی بیع اور کرایہ لینے کے بیان مین اور اسمین چھ فصلین ہین۔

فصل اول اسماء کے بیان مین۔ اول نام مکہ ہے۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مکہ سے نکلا ہی جسکے معنی چوسنے کے ہین اور چونکہ اس شہر مین پانی کم ہے اسلیے مکہ نام ہوا اور اسیوجہ سے دوسرا نام سط شہر رکھا گیا یعنے پیاس لگانے والا اور بعض نے مکہ کی وجہ تسمیہ

الٰہی ہو کہ گناہون کو دور کرتا ہے تیسرا نام حاطمہ حطم سے بمعنی توڑنے کے یعنی اسوجہ سے کہ
جابرون کی گردن توڑتا ہو۔ چوتھا نام باسہ سین مہملہ کی تشدید سے مشتق بس سے ہے
جسکے معنی ہلاک کرنے کے ہین یعنی ملحدون اور بیدینون کا ہلاک کرنیوالا۔ پانچوان نام
نافتہ یعنے کفر اور نفاق و اون کا لینے والا۔ چھٹا عروض یعنے ظہور سعادات و کرامات و آثار
قدرت الٰہی کا محل۔ ساتوان نام بلدآمین یعنی شہر مامون کیونکہ جو گناہگار یا واجب القتل
اسمین آکر پناہ لیتا ہو تو جبتک اوسمین رہے گرفتار ہونے اور مارنے سے امن مین رہتا ہے
اور مکہ معظمہ کو بلد اور قریہ اور ام القریٰ بھی کہتے ہین کیونکہ شرف اور بزرگی مین سب
شہرون اور قریون سے بڑا ہے یا اسوجہ سے کہ زمین اول اسکے نیچے سے بچھائی گئی۔
پھر دوسری جگہہ بچھائی گئی اور اوسکا ایک نام کوثی ہو کیونکہ کوثی جبل قعیقعان کا ایک
حصہ ہو اور ایک نام فاران اور قعیقوان ہو کیونکہ یہ اوس پہاڑ کا نام ہے جو جبل ابوقبیس کے
مقابل ہو اور ابوقبیس حرم شریف کے متصل رکن حجر اسود کے محاذی ہے اور ایک نام
مقدسہ اور قادسیس بکسر ہر دو دال مہملہ ہو کیونکہ گناہون سے پاک کردیتا ہو اور ایک
نام قریۃ النمل ہے کیونکہ اوس زمانہ مین چیونٹیان اس جگہہ بہت تہین اور وادی اور
حرم اور عرش اور صلاح بکسر حاء حطی اور طیبہ بھی اوسکے نام ہین اور ایک نام معاد ہو
چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا ہو لرادک الی معاد یعنے البتہ پھیر لائیگا تجکو معاد
کیطرف یعنے مکہ کی۔ اور مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ علیحدہ
اسماء مکہ معظمہ کے بیان مین لکھا ہو اوسمین اور بہت سے نام ہین۔ اور مکہ معظمہ کے نام کی
ایک یہ خاصیت ہو کہ اگر نکسیر والے کی پیشانی پر نکسیر کے خون سے یہ عبارت لکھی جائے۔
المکۃ وسط الدنیا واللہ رؤف بالعباد۔ تو نکسیر کا خون بند ہوجائیگا۔

دوسری فصل مکہ معظمہ کی آبادی کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ مکہ معظمہ کی
آبادی زمانون اور حاکمون اور خوف و امن اور گرانی و ارزانی کے اختلاف کے باعث

مختلف ہوتی رہی ہو بعض اوقات اوسمین اسقدر بیشمار آبادی تھی کہ ایک ولی چالیس برس رات و دن منتظر رہا کہ بدون شرکت دوسری شخص کے تنہا طواف کرے۔ چالیس برس کے انتظار کے بعد مطاف کو خالی دیکھکر اوسنے طواف شروع کیا تو دیکھا کہ اس طواف مین ایک سانپ بھی اوسکا شریک ہو اوس ولی نے اوس سے کہا کہ اے خدا کے مخلوق تو کون ہو۔ اوسنے جواب دیا کہ مین منتظر تھا اوس بات کا جسکا تو منتظر تھا تجھسے سو برس پہلے یعنی مطاف کے خالی ہونیکا انتظار کرتا تھا اوس ولی نے کہا کہ تیری شرکت کا کچھ مضائقہ نہین۔ میری نیت پوری ہوئی کہ میرے سوا دوسرا البشر اس عبادت مین شریک نہین۔ اور بعض وقتون مین مکہ معظمہ مین باشندے تھوڑے ہوتے تھے چنانچہ مصنف کتاب اعلام فقیہ قطب الدین مکی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ مین نے اپنے لڑکپن مین سلطان مرادخان بن سلیم خان بن عثمان خان کی سلطنت سے پیشتر حرم اور مطاف کو آدمیون سے خالی پایا اور کئی بار تنہا مین نے طواف کیا اور نیز اوسنے بیان کیا کہ مجھسے شیخ معمر مکی نے حکایت کی کہ مین نے ایک ہرن کو دیکھا کہ وہ ابو قبیس سے اُتر کر باب الصفا سے حرم مین داخل ہوا اور پھر چلا گیا اور اوسکا آنا اسی وجہ سے تھا کہ حرم آدمیون سے خالی تھا اور اوسنے یہ بھی کہا کہ ہم صفا اور مروہ کی بازار کو خرید و فروخت والون سے خالی پاتے اور قافلون کو دیکھتے کہ گیہون بجیلہ سے یعنی طائف کے متصل ایک موضع سے لاتے اور مکہ والون مین سے ایسون کو نپاتے کہ اونکا سب غلہ خرید لین اور اگر قرض بیچنا چاہتے جب بھی کوئی نہ لیتا کیونکہ آدمی کم اور روپیہ نایاب تھا اور سلطنت مرادخان کے زمانے مین آدمی بہت ہوے اور آبادی کی کثرت سے شہر بڑھ گیا۔ اور پانی زیادہ ہو گیا کیونکہ اس سلطان کے آباد اجداد نے نہر زبیدہ کو درست کیا اور بہت سے چشمون سے اوسکی مدد کی اوسکا قصہ اس طرح ہو کہ زبیدہ جو دختر جعفر بن منصور اور ہارون رشید کی منکوحہ تھی وہ ایک نہر حنین سے جو قریب طائف کے ہے

پہاڑون اور پتھرون کو کاٹکر مکہ تک لائی اور اُسکے بنوانے مین ایک کرور سات لاکھ مثقال سونے کے خرچ کیے اور اس نہر کے نکلنے کی جگہ طائف کی راہ مین جبال سینہ مین سے ایک بلند پہاڑ کے گڑھے مین ہی جسکو طاوٴ کہتے ہین اوس پہاڑ سے پانی نکلکر حنین مین آتا ہی جہان غزوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا تھا۔ زبیدہ نے حنین سے کاریزین بنائی اور چشمہاے ذیل یعنی مقاش ومیمون وزعفران وبرود وطارقے ونقیہ وجریبات سے مدد لیکر اونکا پانی حنین مین لائی پھر اوسنے حکم کیا کہ ایک نہر وادی نعمان سے نکالکر عرفات مین پونچائی جاے۔ یہ نہر بھی ایک کوہ بلند کی کھوہ سے جو قریب طائف کے ہی نکالی گئی اور وادی نعمان سے جبل رحمت مین آئی جہان عرفہ کے روز خطیب کھڑا ہوتا ہی اور اسی جگہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع مین ٹھہرے تھے۔ پھر یہ نہر جبل رحمت سے عرفات کے قریب ایک حوض مین گرتی ہی اور اوسمین سے نکلکر بارتین کو جاتی ہے۔ جو ایک جگہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اوس پہاڑ کے پیچھے ہی جو مزدلفہ کے پاس جنوب کو واقع ہے پھر مزدلفہ مین آتی ہی اور وہان سے اوس پہاڑ کے دامن مین جو منا کے پیچھے ہے ہوکر بیر زبیدہ کو جاتی ہی اور لوگون کو یہ وہم ہے کہ یہ کنوان جنون کا بنایا ہوا خوفناک مقام ہے پہلے یہ بالکل منہدم اور بند ہوگیا تھا اوسکو اس سرداے آل عثمان سلطان مراد نے بہت سے دینار خرچ کرکے درست کیا اور پہلے زمانہ مین مکہ معظمہ کی ایک شہر پناہ معلے کے جانب مسجد رایہ کے قریب تھی یہ مسجد وہ جگہ ہے جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنا نشان بیر جبیر بن معطم کے پاس کھڑا کیا تھا یہ شہر پناہ جبل قرارہ سے لیکر جسکو لعلع کہتے ہین اس پہاڑ تک ہی جو اوسکے مقابل سوق اللیل کیطرف ہی اور کہتے ہین کہ اس شہر پناہ کو شریف ابوعزبن قتادہ بن ادریس حسنی نے بنایا تھا کہ شریفونکا دادا تھا پھر جب مکہ معظمہ کی آبادی زیادہ ہوئی تو ایک چوڑی شہر پناہ معلی کی جانب یعنی مقبرہ شریفہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کیطرف جبل عبداللہ بن عمرؓ سے

لیکر اوس پہاڑ تک کہ اوسکے مقابل ہی بنائی گئی اور اوسمین ایک پھاٹک لوہے کے پترونسے جڑا ہوا لگایا گیا جسکو ملوک ہند نے حاکم مکہ کے لیے تحفہ کے طور پر بھیجا تھا یہ شہر پناہ اوس سڑک یعنی راہ کیطرف تھی جو جدہ کو جاتی ہی دو پہاڑون کے درمیان جو بایکدگر قریب ہین جدہ وغیرہ کے جانے والے انھین دونون کے بیچ مین ہوکر جاتے ہین اور اس دیوار کے پھاٹک مین دو کواڑ تھے اور ایک دوسری دیوار جسکا نشان ابتک معلوم ہوتا ہے پستی کی جانب باب ماجن اور یمن کی راہ مین تھی ماجن ایک عورت کا نام ہی اور مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار بڑے پتھرون کی مسجد حرام کی حفاظت کے لیے دعا مانگنے کی جگہ مین بنوائی اور اوسکا سبب یہ ہوا کہ آپ نے مدینہ منورہ مین سنا کہ ایک بڑی رو بلندی پر سے مسجد مین آئی اور مقام ابراہیم کو اوکھاڑ کر بہا لیگئی یہان تک کہ پتھر مقام ابراہیم کا پستی مین ملا اور اوسکی جگہ نابود ہوگئی اور اوس پتھر کو کعبہ سے باندھ رکھا ہی اور نیز ایک عورت ام نہشل نام کو بہا لیگئی جو قصی کی نسل مین سے تھی اوسکی لاش بھی پستی مین ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبراکر سوار ہوئے اور ماہ رمضان مین مکہ معظمہ مین داخل ہوئے اور مقام ابراہیم کی جگہ تحقیق مطلب بن ابی وداعہ سہمی رضی اللہ عنہ سے کی انھون نے عرض کیا کہ مجکو ایک بار یہ خوف ہوا کہ مبادا اسپر کوئی حادثہ آوے اور جگہ معین نرہے تو مین نے اوسکو باب حطیم سے پیمایش کیا اور نیز اوسکا فاصلہ چاہ زمزم سے ایک رسی سے ناپا جو میرے گھر مین موجود ہے۔ حضرت فاروق رضی اللہ نے احتیاط کی وجہ سے اوسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور دوسرے شخص کو اوسکے گھر بھیجا کہ وہ رسی لے آیا آپ نے دونون فاصلونکی پیمائش کرکے مقام ابراہیم کو اوسکی جگہ پر قائم کیا اور طول مکہ معظمہ کا اسطرح ہی کہ زمین بلند شرقی سے جسکو معلی کہتے ہین زمین پست غربی مولد امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قریب تک ہی اور اوسکا عرض جبل احمر سے جبل ابوقبیس تک ہے یہ عرض طول کی نسبت اسکے نصف سے کچھ زیادہ ہی اور ان دونون پہاڑون کو اخشبان کہتے ہین کہ خشب سے مشتق ہی اور جبل ابوقبیس پر سے کوہ صفا نظر آتا ہی اور جبل احمر پر سے قعیقعان اور ہبیر اللہ

بن زبیر کے مکانات سوجھتے ہین اور قعیقعان پر سے ابوقبیس کے مقابل کا پہاڑ دکھائی دیتا ہی اور
معجم البلدان مین لکھا ہی کہ قعیقعان سے مکہ معظمہ معلوم ہوتا ہی اور اوسکا منہ ابوقبیس کیطرف کو ہے
اور مسجد حرام ان دونون پہاڑونکے بیچ مین ہی اور خانہ کعبہ مسجد حرام کے درمیان ہی اور پہاڑونکی کثرت سے
سوار جانیوالے کو نہ شرق کیطرف راہ ہی نہ غرب کی جانب یمن کیطرف اور شرقی جانب مین دعا کی جگہ سے
لیکر سعی کی جگہہ تک چار ہزار ستر گز انگریزی گز کا فاصلہ ہی دعا کی جگہ وہ مقام سوق صغیر مین ہی جہان
سے پیشتر خانہ کعبہ سوجھتا تھا اور اب مکانات کے حائل ہونے اور راہ کے ٹیڑھے ہونے سے نہین دکھائی
دیتا اور باب شرقی سے باب غربی تک چار ہزار ایک سو نو گز ہی اور مکہ معظمہ کے قریش قصی کے زمانہ
تک کہ ایک شخص اونکے اجداد مین سے تھا اونکو کعبہ کے گرد رہتے اور آخر دن مین حل کو چلے جاتے
حل وہ جگہہ ہی جو حرم کی حد سے باہر ہو اور حرم کی حدین ہر طرف مین مختلف ہین۔ شمال و غرب
مین ساڑھے تین کوس کے فاصلہ پر تنعیم ہی اور جدہ کی راہ مین حدیبیہ سات کوس اور جنوب کیطرف
حسینیہ ساڑھے دس کوس اور شرق کیطرف عرفات کے قریب مسجد نمرہ اتنے ہی فاصلہ پر ہی اور
قرن اور یلملم دو منزل پر اور حجفہ تین منزل پر اور ذی الحلیفہ دس منزل پر ہین ان مقامات
کو میقات کہتے ہین یہ حرم سے باہر ہین اور اسی جگہہ پہنچنے پر حاجی احرام باندھتے ہین۔ اور
مکہ معظمہ مین گھر بنانے کی کسینے جرأت نہین کی سب سے پہلے اس شہر مکرم مین سعید بن
عمر سہمی نے گھر بنایا اور جو کوئی مکہ معظمہ مین گھر بناوے اوسکو یہ مناسب ہی کہ اپنا گھر خانہ کعبہ سے اونچا
نہ کرے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو مکروہ جانا ہی اور بعض اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اوس عمارت کے ڈھانیکا حکم فرماتے جو خانہ کعبہ سے اونچی ہوتی۔ بلکہ کعبہ کی وجہ تسمیہ
ایک یہ بھی ہی کہ اسکے معنی بلندی کے ہین تو یہ مطلب ہوا کہ کوئی عمارت اوس سے بلند نہ ہو۔ اور شیبہ
بن عثمان جنکے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی تھی کہتے ہین کہ مین جہانتک کہ دیکھتا تو اگر کسیکا گھر خانہ کعبہ سے
اونچا نظر پڑتا تو اوسکے ڈھانیکا حکم کرتا۔ اور مروی ہی کہ عباس بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہم نے جب اپنا مکان مکہ معظمہ مین مسجد حرام کے مقابل بنوایا تو اپنے لوگون سے کہہ دیا

کہ اس مکان کو کعبہ سے اونچا مت رکھنا اور کعبہ کی بزرگی لحاظ سے اس مکان کی بلندی اوس سے کم رکھنا چنانچہ تاریخ مکۂ معظمہ مین کوئی گھر بڑا یا چھوٹا ایسا نہین بنا کہ کعبہ سے اونچا ہو اور مسمار اور ویران نہو گیا ہو ہان آج تک وہی گھر جسکو عباس بن محمد نے بنایا تھا بدستور باقی ہے۔

تیسری فصل ۔ مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ کی افضلیت باہمی مین اقوال مختلف ہین جمہور آئمہ بجز امام مالک کے یہ کہتے ہین کہ مکۂ معظمہ مدینۂ منورہ کی نسبت افضل ہے اونکی دلیل یہ ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسکو احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین دوسری مسجدونکی ہزار نمازون سے افضل ہے بجز مسجد حرام کے کہ مسجد حرام کی ایک نماز دوسری مسجدونکی لاکھ نماز سے بہتر ہے اور مکۂ معظمہ کی شرف اور بزرگی مین کچھ شک نہین کیونکہ وہ مسلمانونکا قبلہ ہے اور اوسمین حج ہوتا ہے گناہون کو حاجیون کے دور کرتا ہے اور اوسمین بدون احرام کے داخل ہونا درست نہین اور اوسی مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے اور ہجرت تک اوسی مین ٹھہرے اور وحی اوسی مین اُتری اور قرآن نازل ہوا اور وہی اسلام اور ایمان کے ظہور کی جگہہ ہے خلفا راشدین اوسی مین پیدا ہوئے اور اوسی مین حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ ہے اور امام مالک رح کی دلیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مکہ سے ہجرت کرتے وقت ہے کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ قریش نے مجکو ایسی جگہ سے نکالا کہ سب شہرون سے مجکو زیادہ محبوب تھی یعنی مکے سے تو تو مجکو اب ایسی جگہہ مین سکونت عنایت کرنا جو تیرے نزدیک سب شہرون سے زیادہ محبوب ہو۔ روایت کیا اسکو حاکم نے اس حدیث سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہونا ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو مدینۂ پاک مین ساکن فرمایا تو خدا کے نزدیک سب جگہونسے زیادہ محبوب مدینۂ منورہ ٹھہرا اسی لیے وہ سب سے افضل ہوا اور امام مالک رح کی دلیلین اور حدیثین اور بھی ہین اور قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہہ بالاتفاق سب جگہون سے افضل ہے ؛

چوتھی فصل ۔ مکۂ معظمہ کو وطن بنانے مین بھی اقوال مختلف ہین امام ابوحنیفہ رح اور بعض صحابہ

شافعی اور کچھ دین کے محتاط لوگون نے مکہ کی اقامت کو مکروہ اور ناپسند کہا ہی اسوجہ سے کہ وہان کی
اقامت سے حرمت اور ہیبت اور آداب کا لحاظ کم ہوگا اور اسی جہت سے حضرت عمر فاروق رضہ حج کے
بعد حاجیون پر درہ لیے پھرتے تھے اور فرماتے کہ ای یمن والو اپنے یمن کو جاؤ ای شام والو اپنے شام
کو اور عراق والو اپنے عراق کو جاؤ کہ تمہارے چلے جانے سے بزرگی اور حرمت تمہارے رب کے گھر کی
تمہارے دلون مین باقی رہیگی اور ابو عمر زجاجی نے کہا ہی کہ جو شخص حرم مین رہ پڑا اور اوسکا دل خدا کے
سوا کسی اور چیز مین پھنس گیا تو اوسکی زیان کاری ظاہر ہی اور خدا رحم کرے اس قول کے کہنے
والے پر جسنے یون کہا ہی کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ خانۂ کعبہ سے دور ہین مگر اپنی مراد کو پہنچگئے یعنی جو
سعادت اور تزکیہ ظاہر و باطن کا یہان رہنے سے حاصل ہوتا وہ اونہون نے دور سے حاصل کیا اور
بہت لوگ ایسے ہین کہ بظاہر اس مکان متبرک کے قریب ہین مگر اپنی ناکامی اور بے بہرگی کے سبب سے ہلاک ہوے
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی شہر ایسا نہین جسمین عمل سے پیشتر فقط ارادہ پر مواخذہ اور
عقوبت ہو بجز مکہ معظمہ کے یہان صرف ارادہ پر مواخذہ ہوتا ہی پھر آپ نے یہ آیہ پڑھی وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ
بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ یعنی اور جو شخص مکہ مین کجراہی اور ظلم کا ارادہ
کرے اوسکو ہم چکھا ینگے عذاب درد دینے والا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رض نے طائف مین اپنی سکونت
مقرر کی تھی اور کہتے تھے کہ اگر مین رکبہ مین جو طائف مین ایک جگہ کا نام ہی ستر گناہ کرون تو میرے
نزدیک اس سے اچھا ہی کہ ایک گناہ مکہ معظمہ مین کرون اور بعض علما اس بات کے قائل ہین کہ جیسے
نیکیان زمین حرم مین دوچند ہوتی ہین ویسے ہی گناہ بھی حد حرم مین دوچند ہوتے ہین ابو محمد
حریری نے ایک برس مکہ معظمہ مین اقامت کی تو کسی دیوار سے نہ تکیہ لگایا اور نہ سوئے اور بیٹھے
ہی بیٹھے سو جاتے اور ابو عمر زجاجی صوفی چالیس برس مکہ مین رہے اور بول و براز کبھی حرم مین
نہ کیا بلکہ حاجت بشری کے روا کرنے کو حل مین جاتے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے مکہ معظمہ مین
اپنی اقامت کے ایام مین بھی ایسا ہی کیا ہی اور ابن الوردی سے روایت ہی کہ اوس نے بیان کیا کہ
مین ایک رات حطیم مین نماز پڑھتا تھا کہ یکایک کعبہ اور غلاف کعبہ کے درمیان سے ایک آواز سنی یعنی خانہ کعبہ

کچھ اپنے غلاف سے کہہ رہا تھا مین نے جو کان لگایا تو معلوم ہوا کہ وہ یون کہہ رہا ہے کہ یا اللہ مین اول
تیری طرف اور اے جبرئیل پھر تجھسے شکایت و آہ و زاری کرتا ہون جو مجھکو میرے گروہ کے آدمیون سے
پہنچتا ہے کہ وہ مزہ اوڑاتے ہین اور کلام لغو اور بے فائدہ سے لذت اوٹھاتے ہین اور دنیا کی حالات
اور غیبت اور دنیا کی اہتمام کا ذکر کرتے ہین اور جو باتین اونکو شایان نہین او نمین سعی کرتے ہین بخدا
اگر یہ لوگ ان فضول باتون سے باز نہ آئینگے تو مین دفعۃً ٹوٹ جاؤنگا اور مجھ مین سے ہر ایک پتھر کا
ٹکڑا جس پہاڑ سے کاٹا گیا ہوگا اوسمین جا لگیگا اور مصنف عبد الرزاق مین ہے کہ اصحاب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم حج کرکے اپنے مکانات کو چلے جاتے اور عمرہ کرتے تب بھی چلے جاتے مکہ معظمہ مین بود و
باش نکرتے مین کہتا ہون کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مکہ مین بود و باش نہ کرنی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکے اصحاب اور احباب اور اولیاء اللہ کی سنت ہوئی اسیواسطے مکہ معظمہ مین اون لوگونکی
قبرین کم دیکھی گئے اور بیضاوی مین ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حرمین مین سے
ایک مین وفات پاوے یعنی مکہ مین یا مدینہ مین تو وہ قیامت کو عذاب و عقاب سے مامون اُٹھایا
جائیگا اور امام مالک سے کسی نے پوچھا کہ آپکے نزدیک حج کرکے چلا جانا بہتر ہے یا مکہ معظمہ کو وطن بنانا
انھون نے کہا کہ پہلے لوگونکا یہی دستور تھا کہ حج کرکے اپنے مکانونکو چلے جاتے تھے اور جس کسی نے مکہ مین
ٹھہرنے کو جائز کہا ہے اور اوسکی فضیلت بیان کی ہے تو اقامت سے وہ ہی ٹھہرنا مقصود ہے جسمین
اوسکی شرطون کی رعایت پائی جاوے جیسے امام ابوحنیفہ رح کا حال اور ابو محمد حریری اور ابو عمر زجاجی کا قصہ
پہلے گذرا اور امام ابو یوسف اور محمد رح اور شافعی اور احمد حنبل رح کے نزدیک مکہ معظمہ مین ٹھہرنا مستحب ہے چنانچہ
فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ امام ابو یوسف اور محمد کے اقوال کی بموجب مکہ معظمہ مین اقامت کا
کچھ مضائقہ نہین اور فتویٰ انھین دونون کے قول پر ہے اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
مکہ معظمہ کی گرمی پر صبر کیا اوس سے دوزخ کی آگ سو برس کی راہ دور رہتی ہے اور سعید بن جبیر سے
مروی ہے کہ جو شخص مکہ مین ایک دن بیمار ہوا اوسکے لیے وہ عمل صالح لکھے جاتے ہین جنکو وہ حالت
صحت مین سات برس کرتا اور اگر وہ شخص مسافر ہو تو یہ اعمال اوسکے حق مین مضاعف کیے جاتے ہین

اور مکہ مین حسنات اسی شخص کی مضاعف ہوتے ہین جو خانۂ کعبہ کے حقوق یعنے تعظیم اور ہیبت کا لحاظ
رکھے اور اوسکی زیارت سی سیر اور ملول نہو اور برائیون کا مضاعف ہونا مکہ مین بعض علما کا مذہب ہے
اور اس مین بھی شک نہین کہ مکہ معظمہ مین ابدال کی آمد و رفت رہتی ہی چنانچہ بعض آثار مین وارد ہوا
ہی کہ ابدال مکہ معظمہ مین جمعہ کو اور اوقات متبرکہ مین حاضر ہوتے ہین اور ہر برس حج کرتے ہین جس
کسی نے اونمین سے ایک کو دیکھ لیا وہ سعادت کو پہنچا اور اسیطرح وہ شخص جسکو اونمین سے کسی نے دیکھا
ہو اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہوتا ہی اور سات پھیرونکا طواف خانۂ
کعبہ کے گرد بردہ آزاد کرنیکے برابر ہے اور عمرہ اور طواف وہی زیادہ کریگا جو مکہ مین اقامت اختیار کرے اور
دوسرے حق مین رنج و مشقت سی حاصل ہوگا۔ **تکمیل**۔ ابو سعید حسن بن ابو الحسن تابعی نے عبد الرحیم
زاہد بن انس مادی کو جو مکہ مین رہتا تھا اور اوس سے یمن کے چلے جانیکا ارادہ کیا تھا اور ان
دونون شخصون مین بھائی چارہ فی اللہ تھا خط لکھا کہ ای برادر مجکو یہ خبر پہنچی کہ آپ نے حرم
الٰہی سے نکلنے اور یمن کو چلے جانیکا عزم مصمم کیا ہی بخدا مجکو یہ بات بڑی معلوم ہوئی اور اوس سے
سخت وحشت پیدا ہوئی کیونکہ شیطان نے تجکو بہکا کر حرم سے اوکھاڑنے کا ارادہ کیا ہی تو تمہاری
عقل پر تعجب ہی کہ جب اللہ تعالی نے تمکو اہل حرم سے ہونیکا شرف دیا تو اسکے بعد تمنے اوسکے
برخلاف نیت کی میرے نزدیک مناسب ہی کہ تم اپنے حرم مین رہنے کو غنیمت سمجھ کر حمد و شکر الٰہی
اپنے اوپر لازم کرو اور وسوسۂ شیطان مردود سے پناہ مانگنی ضروری سمجھو اور حرم سے ایک بالشت
بھی دوسری جگہ کا سفر نکرو کیونکہ اسمقام مین رہنا سعادت ہی اور اوس سے نکلنا بدبختی۔ اور یمن
اضطراب و ملامت سے پرہیز کرو اور سکوت اور بردباری اور صبر کو شیوہ بناؤ تم یہ نہین جانتے
کہ اللہ تعالی نے مکہ کو تمام شہرون پر فضل دیا اور اوسکا شرف اپنے کلام مجید مین بیان کیا
چنانچہ فرمایا اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْهِ
اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اور نیز فرمایا اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ اور نیز فرمایا بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اور نیز فرمایا

واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا اور نیز فرمایا اولم نمکن لھم حرما امنا یجبی الیہ ثمرات
کل شیء رزقا من لدنا اور سوا انکے اور بہت آیات ہین اباہی برادر شرافت حرمین کی کچھ حدیثین
بھی تمکو لکھتا ہون اول یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو باب الوداع
کے قریب مقام حزورہ پر کھڑے ہو کر روبقبلہ ہوے اور خانہ کعبہ اور مکہ کیطرف خطاب کر کے فرمایا کہ بخدا
مین جانتا ہون کہ تو مجھکو اللہ کے سب شہرون سے زیادہ محبوب ہی اور خداے عزوجل کی نزدیک اللہ کی زمین
مین بہتر اور روی زمین کی سب جگہون سے افضل اور خدای عزوجل کی نزدیک دوسری جگہون سے
بہتر ہی اگر تیرے رہنے والے مجکو تجھسے نہ نکالتے تو مین ہرگز نہ نکلتا اور ایک یہ حدیث ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین مکہ سے شہرون مین سے خدا کے نزدیک بہتر اور زیادہ پسندیدہ
مکہ ہی اور نیز فرمایا کہ زمین مکہ سے بچھائی گئی یعنی اللہ تعالی نے اوسکی نیچے سے زمین کو پھیلایا اور
اسیوجہ سے اسکا نام ام القری ہوا۔ اور نیز فرمایا کہ جو پہاڑ روی زمین پر سب سے پہلے رکھا گیا وہ جبل
ابو قبیس ہے معلوم کرو کہ مکہ اور مدینہ میل کو ایسا دور کرتے ہین جیسے بھٹی لوہے کے میل کو چھانٹتی ہی اور
مکہ پیدا ہوا ہی تکلیفات اور درجات پر۔ یعنی اوسمین رہکر اگرچہ تنگی گذری لیکن آخرت کے درجے ملتے ہین
اور نیز آپنے فرمایا کہ جنے ماہ رمضان کے روزے مکہ مین رکھے اوسکے لیے لاکھ مہینے کے روزون کا
ثواب مکہ کے سوا دوسرے شہرون مین رکھنے کا لکھا جاتا ہی۔ اور فرمایا کہ حرم کی ایک نیکی لاکھ نیکیون
کی برابر ہی اور روی زمین پر کوئی ایسی جگہ مکہ کے سوا نہین جسمین طواف اور عمرہ اور حج ہوتا
ہو۔ اور فرمایا جس شخص سے ہو سکے کہ حرمین مین سے ایک مین اوسکی وفات ہو تو اوسکو چاہیے کہ
ایسا کرے کیونکہ مین قیامت کے دن اول اوسکی شفاعت کرونگا اور وہ قیامت کو خدا کے
عذاب سے امون رہیگا کہ نہ اوسپر حساب ہوگا نہ عذاب۔ اور فرمایا کہ جو شخص مکہ اور مدینہ مین وفات
پائے اوسکو اللہ تعالی قیامت مین اپنے عذاب سے مامون اٹھائیگا۔ کہ نہ اوسپر حساب ہوگا
نہ خوف نہ عذاب اور جنت مین سلامتی کے ساتھ داخل ہوگا اور قیامت کو مین اوسکا شفیع
ہونگا اور مکہ کے رہنے والے اللہ والے اور اوسکے گھر کے ہمسایہ ہین اور سوائے مکہ کی روی زمین

پر کوئی ایسا شہر نہین جسمین شراب طہور اور اچھے لوگون کی جاے نماز ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ یہان شراب سے غرض زمزم کا پانی ہو اور جاے نماز سے میزاب رحمت کی نیچے کا مقام اور فرمایا کہ روی زمین کے وادیون سے بہتر وادی ابراہیم ہی اور اوسکی کنوؤن سے بہتر چاہ زمزم ہو اور یہ دونون مکہ مین ہین۔ اور فرمایا کہ جو شخص حرم مین مرجاوے وہ گویا چوتھے آسمان مین موا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی خدا کے حرم یا اوسکے رسول کے حرم مین یا حج کی حالت یا عمرہ کی حالت مین مکہ اور مدینہ کے درمیان وفات پاوے تو اللہ تعالیٰ قیامت مین اوسکو امن پانیوالون مین اوٹھائیگا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مکہ کے گورستان سے ستر ہزار شہید اوٹھائیگا کہ وہ جنت مین بے حساب داخل ہونگے اونکے منہ چودھوین رات کی چاند کیطرح ہونگے اور اونمین سے ہر ایک شخص ستر آدمیون کی شفاعت غریبون مین سے کریگا اور ایک حدیث مین یون آیا ہی کہ روے زمین پر کوئی ایسا شہر سوا مکہ کے نہین جسمین تمام انبیا اور رسول اور فرشتہ اور بندگان صالح آسمانون اور زمینون کے جنات و انسانون مین سے وارد نہوے ہون جس شخص نے مکہ مین نماز پڑھی تو اوسکے لیے لاکھ نمازین اوسپر چڑھین گی اور جسنے اوسمین ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اوسکے لیے لاکھ روزونکا ثواب لکھے گا اور جسنے اوسمین ایک درم صدقہ کیا اوسکو لاکھ درم کا ثواب اور جسنے قرآن کا ایک ختم اوسمین کیا اوسکو لاکھ ختمونکا ثواب ملیگا اور جسنے اللہ تعالیٰ کی تسبیح ایک بار اوسمین کی اوسکو ہزار تسبیح کا ثواب مکہ کے سوا دوسری جگہ مین پڑھنے کا لکھے گا۔ اور بندہ کی ایک نیکی حرم مین غیر حرم کی لاکھ نیکیون کے برابر ہی اسیطرح ہر ایک عمل نیک مکہ کا لاکھ عمل کے برابر ہی اور مین کوئی شہر نہین جانتا جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیا اور اولیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین اور علما اور فقہا مردون اور عورتون سے اتنے اوٹھاوے جتنے مکہ سے اوٹھائیگا اور یہ سب لوگ اللہ کے عذاب سے مامون ہونگے اور لوگون کے حق مین مکہ مین ایک دن ٹھہرنے سے ثواب کی توقع زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ دوسری

جگہہ مین ہمیشہ روزہ رکھی اور شب بیداری کرین و السلام

پانچوین فصل - اون متبرک جگہون کے بیان مین جن مین دعا مقبول ہوتی ہی - اونمین سے ایک سارا مطاف ہی یعنے جس جگہہ مین کہ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہین - دوسری جگہہ ملتزم ہی یعنے وہ مقام کہ حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کو درمیان ہی - تیسری میزاب رحمت کے نیچے - چوتھی خانۂ کعبہ کے اندر - پانچوین چاہ زمزم کے پاس - چھٹے مقام ابراہیم کے پیچھے - ساتوین کوہ صفا پر - اٹھوین کوہ مروہ پر - نوین صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنی مین - دسوین عرفات مین - گیارھوین مزدلفہ مین جو عرفات اور منیٰ کے بیچ مین ہی - بارھوین منیٰ مین - تیرھوین تینون جمرون کے پاس جنپر کنکریان مارتے ہین - چودھوین باب النبی جہان ریشم فروش بیٹھتے ہین - پندرھوین باب صفا - سولھوین باب السلام - سترھوین کوہ ثبیر جو جبل نور کے پاس ہی - اٹھارھوین مسجد کبش یعنے مقام قربانی کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا - اونیسوین مسجد خیف منیٰ کے اندر - بیسوین مسجد نحر یعنے قربانی کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ترسیٹھ اونٹ اوس جگہ قربانی کیے تھے اور حضرت علی مرتضیٰؓ کو حکم فرمایا تھا کہ سینتیس اونٹ قربانی کرکے سو پورے کردو - اکیسوین غار مرسلات یہ غار مسجد خیف کے دکھن طرف عرفات جانیوالے کے داہنے ہاتھ پڑتا ہی - اس غار کی چھت مین ایک خالی جگہہ ہے کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک رکھنے سے یہ نشان پتھر مین ہوگیا ہی - اوسکی زیارت کرتے ہین اور اوس گڑھے مین لوگ اپنا سر تبرک کیلیے لگاتے ہین - متوسط قد کے آدمی کا سر اوسکی چھت مین لگ جاتا ہی - یہان بھی دعا مقبول ہوتی ہی - بائیسوین ام المومنین خدیجہ رضؓ کا گھر جسمین حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت خدیجہؓ کی تمام اولاد پیدا ہوئی اور اوسی گھر مین خدیجہؓ نے وفات پائی اور ہجرت تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسی مکان مین رہتے تھے - تیئیسوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پیدایش کا قبہ اس جگہہ ایک مسجد ہی -

چوبیسوین[24] اس قبہ کے قریب حضرت علی مرتضیٰ رض کرم اللہ وجہ کی پیدائش کا مقام یہان بھی
مسجد ہی- پچیسوین[25] پیدائش کی جگہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی یہ مقام وطن کیطرف
بازار سے ملا ہوا نہر حنین کا مجرا ہی اور اوسکے ثبوت مین شک ہی- چھبیسوین[26] جبل توبی
کے اندر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جاے ولادت ہی- اسکی زیارت چوتھی
ربیع الاول کو ہوتی ہی- ستائیسوین جعفر ابن ابی طالب کی جاے ولادت باب العجلہ کے
قریب اسمین ایک مسجد ہی- کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد مین تشریف
لاتے تھے- اٹھائیسوین[28] دار الخیزران ارقم مخزومی کا مکان کوہ صفا کے قریب جسکو
مختبی کہتے ہین یعنے چھپنے کی جگہ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمر فاروق رض کے مسلمان ہونے
سے پیشتر اپنے اصحاب کے ساتھ اوس مکان مین چھپے رہتے تھے اور حضرت عمر رض اوسی مکان
مین مسلمان ہوے اور اوسکو دار الخیزران اسواسطے کہتے ہین کہ خیزران ہارون رشید کی
والدہ کا نام ہی اوسنے جب حج کیا تھا تو مختبی کو گرد کے مکان خرید لیے تھے- اونتیسوین[29] مسجد البیعۃ
منی اور عقبہ کے درمیان جہان حضرت اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ دنبہ اترا تھا اوسکے مقابل
مسجد خیف کے دامن مین وہ پہاڑ ہی جسمین غار مرسلات کہ اندر سر مبارک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا نشان ہی اور اوس جگہ کو مسجد البیعۃ اسلیے کہتے ہین کہ یہان حضرت عباس رض نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرکے عہد مضبوط کیا تھا- تیسوین[30] زقاق المرفق یعنے کہنی کا کوچہ
اس کوچہ مین ایک مسجد تھی کہ اوسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دکان اور مکان کہتے تھے
اوسکے مقابل ایک دیوار ہی جسمین ایک پتھر ہی کہ تبرکا اوسکو چومتے ہین کیونکہ کہتے ہین کہ وہ
پتھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا کرتا تھا اور اوسی کے پاس ایک دوسرا پتھر ہی جسمین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی کا نشان ہی اور یہ پتھر دکان ابو بکر رض کی دیوار مین ہی اور اسی مین مشہور
ہی- اکتیسوین[31] جبل ابو قبیس آباد کے قبیلہ مین سے ایک شخص کی کنیت ہی اس پہاڑ مین ایک
عمارت بنی ہی جسپر عاد کی ایلچیون نے دعاء باران رحمت کی تھی اور اوسی مین قبر آدم اور شیث علیہما السلام

کی ایک روایت مین ہی اور وہب بن منبہ نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دفن کے
لیے ابوقبیس کے غار کنز مین قبر کھودی گئی اور کنز کے معنی خزانہ کے ہین غرضکہ حضرت آدم ؑ
اُس قبر مین مدفون ہوے اور حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے وقت اونکو نکالکر تابوت مین
اپنے ساتھ رکھ لیا اور بعد موقوف ہونے طوفان کے پھر اوسی غار مین دفن کر دیا۔ اور اس پہاڑ کی
چوٹی مین ایک حوض تھا جسمین پانی جمع کیا جاتا تھا کہ ابوقبیس کے رہنے والونکے کام آوے اور عوام
کا یہ عقیدہ ہی کہ جو کوئی ہفتہ کے دن اس پہاڑ پر ننگے پانو ہوکے چڑھ جاوے اوسکو کبھی درد سر نہین ہوتا
اور یہ بھی کہتے ہین کہ معجزہ شق قمر کی جگہ یہی پہاڑ ہی مگر کامل طور پر یہ امر ثابت نہین ہوا اور ابوقبیس
کی فضیلت مین جبل نور پر جسمین غار حرا ہی لوگونکا اختلاف ہی ابوقبیس کے پیچھے جبل خندمہ ہی
جسمین ستر نبیون کی قبرین ہین۔ بتیسوین[32] وقف کی رباط جسکو قاضی جمال الدین نے وقف کیا ہی
اوسمین دعا مقبول ہوتی ہی تینتیسوین[33] اوسکے دروازہ کے پاس۔ چونتیسوین[34] جنت معلی یعنے شرقی
جانب جہان حضرت خدیجہ کبریٰ رضؓ کی قبر ہی ہاشم کے کوچون مین اول وہان چوبی تابوت تھا
جسکی زیارت ہوتی تھی سنہ ۹۰۵ نو سو پانچ ہجری مین سلیمان خان کے عہد مین اوسپر قبہ بنایا گیا۔
پینتیسوین[35] فضیل بن عیاض اور عبدالکریم قشیری کی قبر کے پاس جو اولیا حافظین ہی جسمین بہت
سے اولیا کبار کی قبرین ہین کہ سب سے پیچھلے عبداللطیف نقشبندی رومی ہین چھتیسوین[36] سفیان
بن عیینہ کی قبر کے پاس سینتیسوین[37] ساہرۃ الحجر کی قبر کے پاس جو ایک ولی کا نام ہی یہ قبر شرقی جانب
مین چاہ اُم سلیمان پر ہی اور نالہ سے اونچی ہی۔ اڑتیسوین[38] دولامی کی قبر کے پاس کہ ایک بزرگ کا نام ہی
یہ قبر پہاڑ کے پاس ہی۔ اونتالیسوین[39] مکان حضرت عباس رضؓ کا مسعی مین سبز میل کے پاس ہی اور ایک
رباط ہی۔ چالیسوین[40] مقام چلہ کشی حضرت جنید اور ابراہیم ادہم رحؒ کا یہ مقام کوہ قعیقعان کے دامن مین ہی
اکتالیسوین[41] پہاڑ دن مین جبل نور ہی جہان غار حرا ہی اسی غار مین وحی سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم عبادت کرتے تھے اور وحی اول اسی جگہ اُتری اس پہاڑ کی چوٹی مین ایک حوض ہی اور مروی ہی
کہ حرا نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری طرف چلے آؤ اوسوقت

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوہ ثور پر قریش سے چھپے ہوسے تھے اور ثبیر نے آپ کی خدمت مین عرض کیا تھا کہ مجھ پرسے آپ اوتر جائین کیونکہ مین ڈرتا ہون کہ مبادا آپ میری پیٹھ پر مقتول ہون تو خداتعالی مجکو عذاب کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبل ثور مین پوشیدہ ہونا ہجرت کے وقت تھا لیکن اسپر یہ اعتراض ہوتا ہی کہ آپ کا دوبارہ چھپنا ثابت نہین اوسکا جواب یہ ہی کہ ہوسکتا ہی کہ نداء مذکور جبل ثور سے ہوئی ہو اور آپ ثبیر یہی ثور مین چلے گئے ہون یہ پہاڑ مکے سے داہنی طرف ہی جسکا ذکر عنقریب آتا ہی اور مکہ مین مسجدین بہت تھین منہدم ہوگئی ہین اور جو موجود ہین اونمین دعا مقبول ہوتی ہی اونکو ہم بیان کرتے ہین - بیالیسوین مسجد الاجابہ منی کو جانیوالے کے بائین ہاتھ تلہ اذاخر کے پاس کہ ایک پہاڑ کا نام ہی ایک گھاٹی کے اندر ہی اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہی اور اوسمین ایک پتھر لکھا ہوا لگا ہی - تینتالیسوین مسجد الجن جسمین جنون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی - چوالیسوین مسجد فو ہادیہ ہی اوسکی اور مسجد الجن کے درمیان ایک تنگ راہ ہی - پینتالیسوین مسجد الرایہ جبیر بن مطعم کے کنوین کے پاس جہان فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان گاڑا تھا چھیالیسوین وہ مسجد ہی جو سوق صغیر مین دعا مانگنے کی جگہ پر داہنے میل کے پاس ہی اس مسجد کے سامنے مذبح کا کوچہ ہی اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب پڑھی ہی سینتالیسوین ایک مسجد بستی مین غرب کی جانب ہی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی کی مسجد کہلاتی ہی اوسکا نام انھون نے دار الہجرت رکھا تھا - اڑتالیسوین تنعیم کی بلندی پر حضرت عائشہ رضی کی مسجد ہی حرم کے میلون کی حد سے دور ہی اور لوگ عمرہ کا احرام اب ایک نئی مسجد سے باندھتے ہین جسکی ایک طرف مین بڑا اخلاص ہی - انچاسوین جبل ثور ہے کہ مسکن ثور بن مناہ کا تھا - یہ پہاڑ بنسبت حرا مکہ سے دور ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف پیادہ متوجہ ہوسے - حضرت ابوبکر صدیق رضی نے آپکو چڑھا لیا اور جب دونون حضرات ثور کے غار پر پہونچے تو حضرت ابوبکر اوسکا عمق آزمانے کو اندر گھسے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اوسمین داخل ہوے اور دونون نے شب بسر کی جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے ایک سوراخ دیکھا اور اوسمین اپنا پانو اڑا دیا اس غرض سے کہ کوئی موذی حضرت کو ایذا نہ دے اور غار کی منہ پر مکڑی نے جالا تنا اور ایک گھانس جسکو راء کہتے ہین اوسکے منہ پر جم نکلی۔ اور دو کبوترون نے وہان گھونسلا بنا کر انڈے دیے۔ کہتے ہین کہ خانہ کعبہ کے کبوترونکی نسل اونہین دو کبوترون سے ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین دن اور بعض نے کہا چند روز دس دن سے کم اوس غار مین ٹھہرے اور مروی ہو کہ جسنے اس غار کی زیارت کی اور اپنے غم اور خوف کے دور ہونے کی اس جگہ دعا مانگی تو اوسکی دعا مقبول ہوتی ہے حضرت صدیقؓ کہتے ہین کہ ہم نے غار مین سے مشرکین کے پانون دیکھے اور وہ ہمارے سرون پر پھرتے تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر انمین سے کوئی سر نیچا کرکے دیکھنے لگے تو وہ ہمکو دیکھ لیگا۔ مین کہتا ہون کہ اس تقریر سے اوس غار کا عمق اور اوسکی صورت معلوم ہو سکتی ہے اور مشہور اوسکا خلاف ہے جیسے مصنف نے بیان کیا ہے کہ یہ غار مشہور ہے اور لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین اور اوسکے چھوٹے دروازے سے اندر جاتے ہین کہتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام نے اسپر اپنا پر مارا اور دروازے کو بڑا کر دیا اور اوسکے تنگ دروازے کی طرف سے اندر جانے مین کوئی حکمت ضرور ہے لوگون نے اوسکو بہت دفعہ کشادہ کیا لیکن پھر بدستور تنگ ہو گیا ہے۔

چھٹی فصل مکہ کے مکانات اور زمین کے بیچنے اور کرایہ لینے کے حکم کے بیان مین۔ اس بات مین بھی علماء کا اختلاف ہے اور اس اختلاف کی بنا اس قاعدہ پر ہے کہ اگر مکہ کا فتح ہونا زور اور غلبہ سے ہوا ہو تو وہ مال غنیمت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم نہین فرمایا اور جس طرح تھا اسی صورت پر بحال رکھا تو آیندہ کو بھی اسی حالت پر باقی رہیگا نہ اوسکے مکانات بیچے جاینگے نہ کرایہ دیے جاینگے اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور اوزاعیؒ نے اسی جہت سے بیع و کرایہ کو ناجائز کہا ہے اور اگر مکہ کا فتح ہونا صلح کی راہ سے ہو تو اس صورت مین باشندونکے گھر اونکی ملک رہینگے وہ اپنی ملک مین جسطرح چاہین تصرف کرین اسی بنا پر ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور

احمد نے بیع وکرایہ کے جواز کی طرف میل کیا ہے - اور انھیں کے قول پر فتوی ہے -

باب دوسرا

خانہ کعبہ کی تعمیر کے بیان میں اور چاہ زمزم اور اوسکے شرف کی ذکر میں اور کعبہ کی جواہر اور غلامون اور ندرونکی کیفیت مین - خانہ کعبہ دس بار تعمیر کیا گیا اور حضرت موسی علیہ السلام کی زمانہ تک انبیا کا قبلہ رہا - اول اوسکو ملائکہ نے بنایا - پھر آدم علیہ السلام نے - اور انکی اولاد نے - پھر ابراہیم خلیل علیہ السلام نے پھر عمالقہ نے - پھر جرہم نے - پھر قصی بن کلاب نے - پھر قریش نے اوسوقت مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس کے تھے پھر عبد اللہ بن زبیرؓ نے اور اسکے بعد حجاج بن یوسف نے کچھ تغیر وتبدل کی یعنی حطیم کو جو میزاب کی جانب ہے گرا دیا اور تین طرفین باقی رکھین جو عبد اللہ بن زبیرؓ نے بنائی تھین - ہم ان سب تعمیرات کا ذکر اور دوسرے مضامین جو عنوان مین مذکور ہوے جدا جدا فصول مین ذکر کرتے ہین - **فصل** - فرشتون کی تعمیر اس روایت سے ثابت ہے جو امام علی ابن حسینؓ یعنی امام زین العابدینؓ سے مروی ہے کہ جب اللہ جل شانہ نے فرشتون سے فرمایا کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ تو اونھون نے عرض کیا قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا انی اعلم ما لا تعلمون فرشتون نے خیال کیا کہ جو کچھ ہمنے عرض کیا تھا وہ ہمارے رب پر ناگوار ہوا اسی سبب وہ ہم پر خفا ہو گیا اوسکی خفگی دور کرنے کو انھون نے عرش کی پناہ لی اس طرح کہ اپنے سرونکو اونچا کرکے فروتنی اور گریہ وزاری کے ساتھ تین ساعت عرش کا طواف کیا اللہ تعالی نے اونپر رحم کیا اور اپنی رحمت اونپر اوتاری کہ عرش کے نیچے ایک مکان یعنے بیت المعمور بنایا اور اوسکی چھت زمرد کی چار ستون پر رکھکر سرخ یاقوت سے اوسکو ڈھانکا اور ملائکہ کو فرمایا کہ اس گھر کا طواف کرو یہ طواف اونکے حق مین عرش کی نسبت بہت آسان ہوا پھر اللہ سبحانہ نے فرشتونکو بھیجا اور اونکو فرمایا کہ تم میرے لیے ایک گھر یعنے خانہ کعبہ اسی صورت اور اندازہ کا بناؤ اور جو زمین کے باشندے تھے اونکو حکم فرمایا کہ خانہ کعبہ کا

طواف کرو جیسے آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہین اور یہ روایت اس بات پر دلالت
کرتی ہی کہ کعبہ کی تعمیر زمین کے پیدا کرنے کے بعد ہوئی لیکن بہت حدیثین اس بات کی شاہد ہین کہ کعبہ زمین سے
چالیس برس پیشتر پیدا ہوا - اور ایک روایت مین دو ہزار برس پیشتر بنا اور زمین اوسی کے
نیچے سے پھیلائی گئی چنانچہ سعید بن مسیبؓ علی مرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ کو زمین و آسمان سے چالیس برس پہلے پیدا کیا اسوقت وہ ایک سنجار
پانی پر تھا اور نافع مولے زبیر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہی کہ کعبہ زمین سے دو ہزار برس
پہلے پیدا ہوا اوسمین یہ شبہہ ہوا ہی کہ زمین سے پہلے کیسے پیدا ہوا وہ بھی تو زمین کی جنس ہے؛
اسکا جواب یہ ہی کہ کعبہ کے مقام پر دو فرشتے دو ہزار برس پہلے رات ور دن خدا کی تسبیح کرتے تھے
جب خدا تعالیٰ نے زمین کو پیدا کرنا چاہا تو زمین کو بچھا کر اوسکی وسط مین اوس مقام کو رکھا اور
ایک روایت مجاہد سے ہی کہ انھون نے کہا کہ خانۂ کعبہ کے ستون زمین سے دو ہزار برس پہلے
پیدا ہوے - پھر زمین نیچے کر پھیلائی گئی اور بیضاوی مین ہی کہ کعبہ کی جگہ حضرت آدمؑ
سے پیشتر ایک گھر تھا جسکو صراح کہتے تھے اور فرشتے اوسکا طواف کیا کرتے اور جب حضرت
آدمؑ نیچے اوتارے گئے تو اونکو حکم ہوا کہ اوسکا حج کرین اور گرد اوسکے طواف کرین اور یہ صراح
حضرت نوحؑ کے طوفان مین آسمان چہارم پر اوٹھا لیا گیا مگر یہ قول ظاہر روایت کے مناسب نہین ہے

فصل حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر خانۂ کعبہ اس روایت سے معلوم ہوتی ہی جو ابن عباسؓ سے
مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اوتارا تو اونھون نے
عرض کیا کہ اے پروردگار یہ کیا بات ہی کہ مین فرشتون کی آوازین نہین سنتا خدا تعالیٰ نے فرمایا
کہ اے آدمؑ یہ تیری خطا کے سبب سے ہی لیکن تو جا کر میرے لیے ایک گھر بنا اور اوسکا طواف کر اور اوسکے
گرد مجھکو یاد کر جیسے تو نے فرشتون کو دیکھا کہ میرے عرش کے گرد کرتے ہین - ابن عباسؓ کہتے ہین
کہ اس حکم ہونے پر آدم علیہ السلام مکہ کو متوجہ ہوے اور زمین پر قدم رکھتے تو اونکے قدم کے نیچے زمین
سمٹ جاتی تاکہ راستہ جلد طے ہو اور جہان اونکے قدم پڑے اوسی جگہ آبادی و برکت ہوتی گئی

یہانتک کہ آپ مکہ میں پہونچے اور خانہ کعبہ کو تعمیر کیا اسطرح کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا بازو زمین پہ
مارا تو ساتون زمین تک نیو کھد گئی اوسمین فرشتون نے ایسے بڑے بڑے پتھر ڈالے کہ ایک پتھر کو
تیس آدمی نہ اوٹھا سکین اور جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی پانچ پہاڑونسے بنیاد ڈالی لبنان اور طور
زیتا اور طور سینا اور جودی اور جبل نور سے یہانتک کہ یہ بنیاد زمین کے ہموار ہوگئی اوسوقت اللہ جل شانہ
نے بیت المعمور کو آدم علیہ السلام کے لیے اوتارا تاکہ اوس سے انس پکڑین اور بیت المعمور کو خانہ کعبہ کی بنیاد پہ
رکھدیا اور یہ روایت اوس روایت کے قریب ہی کہ حضرت عمر فاروق رضی نے کعب احبار سے نقل کی ہے کہ
اونہون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ آسمان سے ایک یاقوت اندر سے خالی
اوتارا اونکو فرمایا کہ اے آدم یہ میرا گھر ہے مینے اسکو تیرے ساتھ اُتارا اوسکے گرد طواف کیا جاتا ہے
اور نماز پڑھی جاتی ہے جیسے میرے عرش کے گرد طواف اور نماز ہوتی ہین اور اوسکے ساتھ فرشتے اُترے
جنہون نے اوسکے ستون پتھر کے بنائے اور بیت المعمور کو اونپر رکھا تو آدم علیہ السلام اوسکے گرد
طواف و نماز ادا کرتے جیسے عرش کے گرد فرشتے ادا کرتے ہین جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو غرق کیا
تو بیت المعمور آسمان کو اوٹھا لیا گیا اور اوسکے ستون باقی رہے اور اسی روایت کی مثل ابو معروف
عبید اللہ سے مروی ہے اور اوسمین یون ہے کہ بنیاد خانہ کعبہ کی زمین سے کچھ اونچی ہوئی اور حضرت
آدم علیہ السلام کے ساتھ ایک سرخ یاقوت اندر سے خالی جسمین چار سفید ستون تھے نیچے آیا اور اوسکو
بنیاد کعبہ پر رکھا اور یہ گھر زمانہ غرق تک باقی رہا بعد اوسکے اوسکو اللہ تعالیٰ نے اوٹھا لیا **فصل**
اولاد آدم علیہ السلام کی تعمیر کے بیان مین وہب بن منبہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جب بیت المعمور اوٹھایا گیا اوسکی
سوا کوئی دوسرا گھر آدم علیہ السلام کی وفات کے بعد اوپر اوٹھا لیا گیا تو اونکی اولاد نے اوسکے بعد
بیت المعمور کی جگہ ایک گھر مٹی اور پتھر کا بنایا اور یہ ہمیشہ بنا رہا اولاد شیث نے بھی بنایا اور شیث
علیہ السلام کے بعد اونکی اولاد کے سوا دوسرون نے تعمیر کیا **فصل** حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام کا تعمیر کرنا کعبہ کو قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہے اور حضرت علی مرتضیٰ رضی سے مروی ہے
کہ اول جس شخص نے خانہ کعبہ کو بنایا حضرت ابراہیم تھے اور ابن اسحٰق سے روایت ہے کہ خلیل اللہ

علیہ السلام نے جب کعبہ کو بنایا تو اوسکی بلندی نو گز تھی اور حجر اسود سے رکن شامی تک بتیس گز
اور رکن شامی سے رکن عراقی تک بائیس گز اور رکن عراقی سے رکن یمانی تک اکتیس گز اور رکن یمانی سے حجر اسود تک
بیس گز اور آپ نے دروازہ کعبہ کو زمین کے برابر رکھا اور اونچا نہیں کیا اور نہ اوسمین کواڑ لگائے
یہانتک کہ تبع حمیری نے اوسمین کواڑ اور قفل لگائی تبع ایک شخص کا نام ہے اور حمیر یمن کا ایک قبیلے
اور اون دونو کنون حجر اسود سے شامی تک اکیس گز اور شامی سے عراقی تک بچیس گز اور عراقی سے
یمانی تک بائیس گز یمانی سے حجر اسود تک چہبیس گز اور دیوار کا عرض دو گز اور دروازہ کا عرض
چار گز اور خانہ کعبہ کی بلندی سوا ستائیس گز اور چھت کا عرض اٹھارہ گز اور یہ پیمائش شرعی گز
چوبیس ۲۴ انگشتی کے حساب سے ہے اور چونکہ بنیاد کا ذکر نہین کیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیاد کو حضرت
ابراہیم نے اسی طرح باقی رکھا جیسا جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو کھودا تھا اور فرشتون نے اوسکو بھرا
تھا اور آپ نے خانہ کعبہ کے اندر دروازہ مین گھسنے والی کی داہنی جانب ایک گڑھا کھودا کہ اوسمین خانہ کعبہ
کا خزانہ اور اوسکی نذرین اور ہدایہ رکھے جائین اور آپ نے کعبہ کی تعمیر اسطرح کی کہ آپ خود بناتے تھے
اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے کندھے پر پتھر لا کر اونکو دیتے جاتے تھے جب دیوارین آدمی کے
قد سے اونچی ہوگئین تو حضرت اسمٰعیل ایک پتھر سیڑھی کیطرح آپکے پاس لائے حضرت ابراہیم
اوس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اوس پتھر مین آپکے دونون پاؤن ٹخنون تک گڑ گئے چنانچہ
بیضاوی مین مذکور ہے کہ اسی پتھر کو مقام ابراہیم کہتے ہین اوسپر آپ دیوار کا ایک حصہ بناتے اوسکے
بعد حضرت اسمٰعیل اسکو دوسری جگہ سرکاتے اسطرح کعبہ کی سب دیوارین بنائین یہانتک کہ
جب حجر اسود کی جگہ پہونچے تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کو کہا کہ ایک ایسا پتھر لاؤ کہ
شروع طواف کی ابتدا اسکے لیے اس جگہ رکھدون اسمٰعیل علیہ السلام اوسکی جستجو کے لیے گئے
حضرت جبرئیل علیہ السلام اسوقت حجر اسود لائے جسکو اللہ تعالیٰ نے طوفان کے وقت جبل ابو قبیس
مین امانت رکھا تھا جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو اوس جگہ مین رکھا جہان آج اوسکا نشان ہے
حضرت ابراہیم نے اوسکے اوپر دیوار پوری کی اوس پتھر کا نور اوسوقت اس درجہ روشن تھا

کہ اوس سے خانۂ کعبہ کے ہر طرف کے نداج چمکتے تھے لیکن کفر کی نجاستون اور بنی آدم کے گناہون
نے اوسکو سیاہ کر دیا اور حضرت ابراہیمؑ نے خانۂ کعبہ کی چھت پاٹی مگر یہ چھت مٹی کی نہ تھی بلکہ
پتھرون کو ایک دوسرے پر ایسی طرح چُنا کہ چھت ہو گئی اور ایک روایت مین ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود کو جبریل علیہ السلام جنت سے لائے اور جہان تم اب
دیکھتے ہو اونہون نے اوسکو اوس جگہہ رکھا تو تمسے جسقدر ہو سکے اوسکی تعظیم و اکرام کرو کیونکہ عنقریب
جبریل علیہ السلام آکر اوسکو لیجاینگے اور قتادہ سے مروی ہی کہ خلیل علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کو
طور سینا اور طور زیتا اور لبنان اور جودی سے بنایا اور اوسکے ستون جبل حرا سے اور ایک روایت
مین یہ ہی کہ کوہ ابو قبیس اور طور قدس اور ورقان اور رضوی اور احد سے بنایا اور مجاہد سے
روایت ہی کہ خانۂ کعبہ ڈھ گیا تھا اور طوفان کے سبب سے حضرت ابراہیمؑ کے وقت تک چھپ گیا تھا
صرف ایک سرخ ٹیلہ باقی رہا تھا جسپر روز آتے تھے اور لوگونکو خانۂ کعبہ کا وہان ہونا معلوم تھا
مگر اوسکی جگہہ متعین نہ کر سکتے تھے اور اوسی جگہہ آکر دعا مانگتے تھے اور جو کوئی وہان کچھ دعا کرتا
اوسکی دعا مقبول ہوتی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ بی بی ہاجرہ رضؓ کو وہان لاکر حطیم
مین چھوڑ گئے اور اونکی ملاقات کے لیے وہان آیا کرتے اور بی بی ہاجرہ کی وفات کے بعد اپنے بیٹے
اسمعیل علیہ السلام کو دیکھنے کو اپنی بی بی سارہ سے اجازت لیکر آتے یہانتک کہ خانۂ کعبہ کو تعمیر کیا
اور اللہ تعالیٰ نے اونکو اوسی جگہہ ٹھہرایا اور اونکا قصہ اسطرح ہی کہ جب اللہ جل شانہ نے اونکو نمرود
کی آگ سے بچایا تو آپ نے اپنے چچا کی بیٹی بی بی سارہ سے نکاح کیا اور وہان سے ہجرت کے
ارادہ سے نکلے اور دونون مصر مین آئے جہمین فرعون تھا اور بی بی سارہ عورتون مین
نہایت حسین تھین۔ ابلیس نے فرعون کے پاس آکر اونکے حسن و جمال کی تعریف کی
فرعون نے آدمی بھیجکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور اونکی بی بی کا حال پوچھا۔ اونھون نے
اس خوف سے کہ مبادا انکو فرعون قتل کرکے سارہ کو اپنے نکاح مین لاوے کہدیا کہ یہ میری بہن ہی فرعون کی
طلب کی بموجب بی بی سارہ اوسکے پاس گئین اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے سامنے سے

[illegible] ۱۳۰۱ [illegible]

حجاب اوٹھا لیا کہ آپ سارہ کو چلے جانے کی بعد بھی دیکھتے رہی یہ اس وجہ سی تھا کہ حضرت کی بدگمانی
دور ہو۔ جب سارہ فرعون کے پاس پہنچین تو وہ اونکے حسن کو دیکھ کر ایسا فریفتہ ہوا کہ اپنے
نفس کو روک نہ سکا اور اپنا ہاتھ اونکے سینہ کی طرف بڑھایا اوسکا ہاتھ اوسی جگہ خشک ہو گیا وہ
اس امر سے ڈرا اور اوسنے کہا کہ تو اپنے رب سے دعا کر کہ میرا ہاتھ میری قابو مین کر دی مین تجکو ہرگز نہ
ایذا دونگا۔ حضرت سارہ نے دعا کی کہ خدایا اگر یہ شخص سچا ہی تو اسکے ہاتھ کو اس آفت سی چھڑا دے
اوسکا ہاتھ پھر جون کا تون ہو گیا۔ تب فرعون نے سارہ کو رخصت کیا اور انکی خدمت کیلیے بی بی
ہاجرہ کو دیا وہ ہاجرہ کو لیکر حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئین آپ نے اونسے پوچھا کہ کیا حال گذرا
سارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو فرعون کی بدکاری سے بچایا اور اوس نے مجکو یہ لونڈی
ہاجرہ دی۔ مین اسکو تمہین دیتی ہون کہ شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمکو فرزند عنایت فرمائے۔
اور بی بی سارہ بانجھ تھین اونسے اولاد نہوتی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ سے ہمبستر ہوے
تو وہ حاملہ ہوئین اور اونسے اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوے اور حضرت ابراہیمؑ نے زمین فلسطین
کی سرحد مین قیام کیا جو کوئی وہان آتا آپ اوسکی ضیافت کرتے جب اللہ تعالیٰ نے فرشتونکو
قوم لوط کی ہلاک کرنیکو بھیجا تو اونکو حکم دیا کہ اول ابراہیمؑ سی ملاقات کرکے ابراہیمؑ اور سارہ کو
اسحق کے پیدا ہونیکا مژدہ دین جب فرشتے حضرت ابراہیمؑ کی پاس پہنچے آپنے اونکی مہمانی
کی اور بی بی سارہ اونکی خدمت کو کھڑی ہوئین اونھون نے حضرت ابراہیمؑ کو اسحاق کی بشارت
دی اور اونکے بعد یعقوب علیہ السلام کی تو بی بی سارہ تعجب سی ہنسین کیونکہ اونکی عمر نوے برس
کی ہو گئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ ایک سو بیس برس کے قرآن مجید مین اس قصہ کی اثنا مین لفظ
ضحکت ہی یعنی سارہ ہنسین یہ اوس صورت مین ہی کہ ضحکت بمعنی خندہ کے ہون اور اگر ضحکت
کے معنی حاضت کی ہون تو یہ معنی ہونگے کہ بی بی سارہ حائضہ ہوئین اور اونکو اسحق کا حمل رہا
غرضکہ حضرت اسمعیلؑ اور حضرت اسحقؑ جب توانا ہوے تو باہم ایک ساتھ دوڑے حضرت اسمعیلؑ آگے
نکل گئے حضرت ابراہیمؑ نے اونکو گود مین لے لیا اور حضرت اسحاق کو اپنے پہلو مین بٹھایا حضرت سارہ کو

اس بات سے غیرت ہوئی اور اونھون نے غصہ ہو کر قسم کھائی کہ مین ہاجرہ کا ایک ٹکڑا کاٹونگی اور
اوسکی صورت بدل دونگی جب اونکی عقل غصہ کے فرو ہونے سے ٹھکانے ہوئی تو اپنی قسم کو اسطرح
سچا کیا کہ ٹکڑہ گوشت کی جگہ اونکا ختنہ کیا اور صورت بدلنے کی جگہ اونکے کان چھید دے اسکے
بعد اسمعیل و اسحق علیہما السلام ایک روز باہم بچون کے دستور کے موافق لڑ پڑے اور مار کٹائی
کی اسپر بی بی سارہ ہاجرہ پر غصہ ہوئین اور قسم کھائی کہ اوسکے ساتھ ایک شہر مین نہ رہونگی
اور حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ ہاجرہ کو میرے پاس سے لیجاؤ حضرت ابراہیمؑ اونکو اور اونکے بیٹے
اسمعیلؑ کو بحکم الٰہی سے مکہ مین لائے اس شہر مین اون دنون درخت خاردار اور جھاڑیان
تھین اور خانۂ کعبہ کی جگہ ایک سرخ ٹیلہ تھا آپنے حطیم کی جگہ پر بی بی ہاجرہ کو اوتارا اور اونکو حکم کیا
کہ یہان ایک جھوپڑی بنالے پھر حضرت ابراہیمؑ نے وہان سے مراجعت کی اور بی بی ہاجرہ اونکے
پیچھے ہوئین حضرت ابراہیمؑ نے اونکو منع کیا انھون نے عرض کیا کہ آیا خدا تعالی نے تمکو یہ حکم کیا ہے کہ
مجکو یہان چھوڑ دو آپنے فرمایا ہان بی بی ہاجرہ نے کہا کہ تو اب خدا تعالی ہمکو ضایع نہ کریگا اور یہ کہکر
حضرت ابراہیمؑ کے پیچھے سے حطیم مین چلی آئین اور اونکے ساتھ پانی کی ایک مشک تھی جب اوسکا پانی
ہوچکا تو اونکو اور حضرت اسمعیلؑ کو پیاس لگی اونھون نے پہاڑ کی طرف دیکھا تو نہ کوئی پکارنے والا پایا
نہ جواب دینے والا یعنی کوئی آدمی وہان نہ تھا تو وہ صفا پر چڑھین اور سیر بھی کسیکو نہ پایا پھر صفا سے
اوترین اور اونکی نظر اپنے بچے کیطرف تھی کہ کوئی درندہ اوسکو نہ کھا وے یہانتک کہ جب صفا
اور مروہ کے نشیب مین پہونچین تو اسمعیلؑ اونکی نظر سے چھپ گئے تو وہ جھپٹین یہانتک کہ
دوسری جانب اونچائی پر چڑھ کر اسمعیلؑ کو دیکھا اور پھر چلکر مروہ پر چڑھین وہان بھی کسیکو نہ
دیکھا اسیطرح سات بار آمد و رفت کی جب کسیکو نہ پایا تو اپنے بچے کے پاس واپس آئین اس
اثنا مین جبریل علیہ السلام اوترے اور زمزم کی جگہ پر اپنا بازو مارا کہ وہانسے پانی نکلا حضرت
ہاجرہ نے جلدی کرکے اوس پانی کو بہنے سے روک دیا تاکہ تلف نہوجائے اور حدیث مین آیا ہے کہ اگر
ہاجرہ اس پانی کو مینڈھ باندھ کر جلدی سے بند نہ کردیتین تو وہ چشمہ جاری رہتا غرض کہ بی بی ہاجرہ نے

وہ پانی پیا اور اپنے بچے کو پلایا اور حضرت جبریل علیہ السلام نے اونکی دلجمعی کی کہ تم ہلاکی سے مت ڈرنا کیونکہ یہان خانۂ خدا ہے جسکو یہ لڑکا اور اسکا باپ تعمیر کرینگے۔ اور فضائل آب زمزم کی بشماہین مسلم مین ہوکہ زمزم کا پانی غذا کی غذا ہو اور بیمارونکی شفا اور بخاری مین ہو کہ ابوذر کہتے ہین کہ مجکو تیس دن رات کھانا بجز آب زمزم کچھ نہ ملا اوسی کو پیکر مین بسر کرتا تھا۔ یہانتک کہ میرے پیٹ کی گرہین کھل گئین اور مجکو بھوک کی کچھ سستی نہ معلوم ہوتی تھی اور ایک حدیث مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمزم کا پانی اوس غرض کے لیے ہے جسکے لیے وہ پیا جائے کہ اگر تو اوسکو اپنے سیر ہونیکے لیے پیوے تو اللہ تعالی تجکو سیر کرے اور اگر اس نیت سے پیے کہ اوس سے پیاس دور ہو تو اللہ تعالی تیری پیاس دور کریگا۔ یہ وہ پانی ہو کہ جبریل علیہ السلام کے بازو مارنے سے حضرت اسمعیلؑ کے سیراب کرنیکو نکلا تھا روایت کیا اسکو دار قطنی نے اور زمزم کے پینے کے وقت کی دعا یہ ہو اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی خدایا مین تجسے سوال کرتا ہون علم مفید اور رزق فراخ اور ہر درد سے شفا۔ اب پھر ہم اصل قصہ لکھتے ہین کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ پھر ایک قافلہ قبیلہ جرہم کا جو شام کو جاتا تھا مکے کے قریب گذرا لوگون نے دیکھا کہ کوہ ابوقبیس پر پرند چکر کرتے ہین اونھون نے خیال کیا کہ یہان پانی ضرور ہوگا اور تلاش کے بعد چاہ زمزم پر آئے اور بی بی ہاجرہ سے کہا کہ اگر تمکو منظور ہو تو ہم تمہارے پاس اوتر پڑین اور تمھاری وحشت کو دور کرین اور پانی تمھاری ہی ملک رہے۔ بی بی ہاجرہ نے اونکو اجازت دی اونھون نے زمزم کا پانی پیا اور وہان فروکش ہوئے یہ لوگ مکہ معظمہ کے اول رہنے والے ہین اور جب بی بی ہاجرہ نے وفات پائی تو اونھون نے اونکی قبر حطیم مین بنائی اونکے بعد حضرت اسمعیلؑ جوان ہوے اور جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور اونکی زبان مین گفتگو کی حضرت اسمعیلؑ کی اولاد جو اوس بی بی سے ہوئی اونکو عرب متعرب کہتے ہین یعنی غیر لوگ جو عربی سیکھ گئے اور عرب اصلی اور خالص جرہم اور قحطان کے لوگون کو کہتے ہین اور حضرت ابراہیمؑ بی بی سارہ کے ساتھ فلسطین مین تھے آپنے اونسے اجازت چاہی کہ مکہ جاکر ہاجرہ اور اوسکے بیٹے کی خبر لین۔ بی بی سارہ نے اونکو

اجازت اس شرط سے دی کہ اونکے پاس ٹھہر نہ جائین غرضکہ حضرت ابراہیمؑ مکہ مین اوسوقت تشریف
لائے کہ بی بی ہاجرہ مرچکی تھین تو آپ حضرت اسمعیلؑ کے گھر تشریف لیگئے اور اونکی بی بی کو پایا اور
اوس سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہان ہے اوسنے کہا کہ شکار کو گیا ہے اور حضرت اسمعیلؑ کا دستور تھا کہ حرم سے
حل مین جاکر شکار لاتے اور اوسی پر بسر اوقات کرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اوس بی بی سے کہا کہ
تیرے پاس مہمانی کچھ کھانے پینے کی ہے اوس نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہین۔ آپ نے فرمایا کہ جب تیرا
شوہر آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ تو اپنے گھر کی دہلی بدل ڈال یہ کہکر چلے
گئے۔ جب حضرت اسمعیلؑ آئے اونکی بی بی نے اونسے کہا کہ میرے پاس ایک بڈھا شخص جسکا ایسا
حلیہ تھا آیا تھا اور مجھسے یہ پیام کہہ گیا تھا۔ حضرت اسمعیلؑ نے جان لیا کہ دہلی بدلنے سے یہ غرض ہے
کہ اس بی بی کو طلاق دون کیونکہ وہ مہمان کی تواضع نہین کرتی اسلیے اوس بی بی سے کہا کہ
تو اپنے گھر جا اور اوسکو طلاق دیکر دوسری عورت سے نکاح کرلیا۔ پھر مدت کے بعد حضرت ابراہیمؑ
حضرت اسمعیلؑ کے مکان پر تشریف لائے اور اوس دوسری بی بی سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہان ہے
اوسنے کہا کہ شکار کو گیا ہے اور اوسنے حضرت ابراہیمؑ کو مرحبا کہا اور گوشت اور دودھ اور پانی سامنے
لارکھا آپ نے کھایا اور پیا پھر اوس بی بی نے حضرت ابراہیمؑ سے عرض کیا کہ آئیے مین آپکا سر
دھوؤن اور آپ کے بالون کی ژولید گی کنگھی سے دور کرون اور اس غرض کے لیے وہ بی بی
اونکے واسطے یہی پتھر مقام ابراہیمؑ کا لائی جب حضرت ابراہیمؑ اوسپر بیٹھے تو آپ کے پاؤن
اوس پتھر مین گڑ گئے۔ غرضکہ اوسنے توقیر و بزرگی کے ساتھ نہلایا اور کنگھی کی اوسکے بعد حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے بی بی سارہ کے پاس جانیکا ارادہ کیا اونکی شرط کی وجہ سے کہ وہان
قیام نکرین اور آپ نے اوس بی بی سے کہا کہ تو اپنے شوہر سے سلام کے بعد یہ پیام کہنا کہ تیرے
دروازہ کا آستانہ سیدھا ہے اسکو رہنے دینا جب حضرت اسمعیلؑ آئے اوس بی بی نے اونسے
حضرت ابراہیمؑ کا سلام اور پیام بیان کیا حضرت اسمعیلؑ نے اپنے باپ کے نشان قدم کو پتھر
پر بوسہ دیا اور تبرکاً اوسکو رکھ چھوڑا جبتک کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر کی اور حضرت اسمعیلؑ کی عمر

ایک سو تیس برس کی ہوئی اور وفات کے بعد حطیم کے اندر اپنی والدہ ہاجرہ کے پاس مدفون ہوئے اور خانۂ کعبہ کا متولی اونکے بعد اونکا بیٹا ثابت نام ہوا پھر ثابت کے بعد مضاض جرہمی اوسکا نانا ہوا اور قوم جرہم پر حاکم ہوگیا اور یہ قبیلہ کوہ قعیقعان مین مکہ کی بلند جانب پر فروکش تھا اور عمالقہ بستی کی جانب درۂ یمن کی طرف تھے۔ عمالقہ کا حاکم سمیدع تھا لیکن مکہ کی حکومت مضاض کو تھی پھر لوگون نے سمیدع کو قتل کیا اور مضاض کی حکومت سب پر ہوگئی اور جب عمالقہ نے حرم کی بیحرمتی کی اور مضاض نے اونکو ڈرایا کہ تمھاری دولت اسوجہ جاتی رہیگی اور ادنھون نے اوسکا کہنا نہ سنا تو اللہ نے مکہ سے اونکو نکالدیا صرف جرہم کے لوگ باقی رہ گئے لیکن وہ بھی اونھین کی راہ چلے اونکو بھی اللہ تعالیٰ نے مکہ سے نکالدیا اور اونکا رئیس اوسوقت عمرو بن حارث تھا جب اوسکو اولاد اسمعیل نے مکہ سے نکالدیا تو اوسنے حجر اسود کو کعبہ سے جدا کیا اور ایک آہوے طلائی جسکو ملوک عجم نے کعبہ کی ہدیہ بھیجا تھا اور کعبہ کی ہتیار لیکر سب چیزون کو چاہ زمزم مین دفن کرکے اوسکو پاٹکر زمین کے ہموار کردیا زمانہ عبدالمطلب تک زمزم کی جگہ نابود رہی جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا زمانہ قریب ہوا تو عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا کہ کوئی یون کہتا ہو کہ چاہ زمزم کو کھودو وہ اس خواب سے حیران ہوئے کیونکہ اوسکی جگہ معلوم نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تیسرے خواب مین اونپر واضح کیا کہ زمزم ایک کنوان ہو اور اوسکی جگہ دو بتون کے قریب ہو جنکا نام نائلہ اور اساف ہو اوس جگہ چیونٹی کا گھر ہو کل ایک کوا اپنی چونچ سے تجکو وہ مقام دکھلا دیگا غرض کہ عبدالمطلب کو اوسکا نشان معلوم ہوا اور اوس کنوین کو کھودا اور ان دو صورتونکی کیفیت یہ ہو کہ نائلہ عورت کی مورت تھی اور اساف مرد کی ان دونون نے کعبہ کے اندر زنا کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونکو پتھر بنادیا اور لوگون نے ان دونون مورتون کو صفا اور مروہ کے بیچ مین لوگون کی عبرت کو لیے رکھا تھا مشرکون نے اونکو وہان لیکر چاہ زمزم کے قریب کھڑا کردیا تھا اور اونکی عبادت کیا کرتے تھے اور جرہم کے بعد قبیلہ خزاعہ نے کلید برداری خانہ کعبہ کی لی اور حکومت مکہ کی اختیار کی یہانتک کہ قصی بن کلاب بڑا ہوا اور کلید برداری اور حاجیون کی ضیافت اور اونکے پانی پلانیکا اور مشورہ اور نشان اور لشکر جملہ امور ریاست کا مالک ہوا۔ **فصل** - عمالقہ اور جرہم کا

تعمیر کرنا خانہ کعبہ کو اس روایت سے ثابت ہے جو حضرت علی مرتضیٰ رضہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی عمارت ڈھی گئی تو خانہ کعبہ کو جرہم کے ایک گروہ نے بنایا جب پھر وہ مسمار ہوا تو اوسکو
عمالقہ نے بنایا اور اس ترتیب مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اول عمالقہ نے بنایا پھر جرہم نے
اور قبیلہ جرہم سے جسنے کعبہ کو بنایا وہ شخص حارث بن مضاض اصغر تھا۔ اس شخص نے اتنا زیادہ
کیا کہ حضرت ابراہیم ع کی بنا سے کعبہ کو اونچا کیا اور عمالقہ کے زمانہ مین مکہ مین جھاڑیان اور درخت
خاردار تھے اور ساری زمین پر روئیدہ گی تھی اوس وقت یہ شہر عزت اور دولت مین زیادہ تھا جب
اون لوگون نے سرکشی اور ظلم و تعدی کی سایہ کا کرایہ لینے لگے اور پانی بیچنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اونپر
چیونٹیون کو مسلط کیا یہانتک کہ قحط کے مارے مکہ سے نکل کر اپنے سلف کی وطن بلاد یمن مین
چلے گئے۔ **فصل** قصی بن کلاب کی تعمیر کا حال یہ ہے کہ جب وہ خانہ کعبہ کا متولی ہوا تو اوسنے
چندہ سے روپیہ جمع کیا اور کعبہ کو ڈھاکر از سر نو اچھی طرح کا بنایا اور اوسکی چھت دوم کی لکڑی اور
شاخ خرما سے پاٹی اور دوم ایک بڑا درخت ہوتا ہے اور بعضون نے گوگل کے پیڑ کو لکھا ہے اور اوسنے
خانہ کعبہ کا ارتفاع نو گز اور زیادہ کیا تو کل اٹھائیس گز کا ارتفاع ہوا اور حطیم کی جانب سے
عرض کم کر دیا کیونکہ خرچ نہ رہا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ستونون پر خانہ کعبہ کو
باقی رکھا اور قصی کا نام زید تھا۔ اوسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب اوسکا باپ کلاب مر گیا تو وہ اپنے
وطن سے نکالا گیا اس وجہ سے قصی کہلایا جب مدت کے بعد وہ پھر مکہ مین آیا اور اوسکی
قوم نے اوسکو پہچانا تو اوسکی توقیر کی اور اون دنون مین مکہ کا حاکم قوم خزاعہ جو ایک
قبیلہ کا نام ہے تھی۔ ان لوگون کا رئیس خلیل بن حبشیہ خزاعی تھا اسی کے اختیار مین خانہ کعبہ
اور اوسکا اہتمام اور خدمت تھی اس خلیل نے اپنی بیٹی حبی نام کو قصی سے بیاہا اور
اوسکی اولاد کثرت سے ہوئی جب خلیل فوت ہوا تو خانہ کعبہ کی کنجی کی وصیت اپنی بیٹی
حبی کو کی اوس نے کہا کہ مین کعبہ کے اہتمام و خدمت پر قادر نہین ہون اسلیے اوس نے
اپنی طرف سے ابو غبشان کو وکیل مقرر کیا یہ شخص مے پرست اور میخوار تھا اوسکی شراب خواری نے

اوسکو محتاج کر دیا اور کسی وقت مین اوس نے شراب پیکر خانہ کعبہ کی کنجی شراب کی ایک مشک کے
عوض بیچ دی اور اوسکو قصی نے مول لیلیا۔ پھر اس باب مین یہ مثل مشہور ہوئی کہ جب کسیکا
نقصان زیادہ ہوتا تھا تو لوگ یہ مثل بولتے تھے کہ اپنے معاملہ مین ابو غبشان سے بھی زیادہ
زیان کار ہوا اور کسی شاعر نے اس مضمون کو اپنے شعر مین بھی باندھا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے
کہ خزاعہ نے ایک مشک شراب کے عوض خانہ کعبہ کو بیچ دیا تو اونکی مراد حاصل نہوئی اور نہ اونکی
تجارت مین فائدہ ہوا غرضکہ جب کنجی خانہ کعبہ کی قصی کے ہاتھ آئی تو قوم خزاعہ کو برا معلوم ہوا
اور قصی سے لڑائی لڑے قصی نے اونکو مکہ سے نکالدیا اور خانہ کعبہ اور مکہ کے جملہ امور کا والی ہوا
اور اوسکی قوم نے اوسکو اپنا بادشاہ کیا یہ لوگ اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ مکہ مین سکونت کرین
اور خانہ کعبہ کے پاس اپنے گھر بنائین اسلیے دن کو مکہ مین رہتے اور دن ڈوبنے سے پہلے حل مین
چلے جاتے اور اس شہر مین ناپاک ہونے کو حلال نہ سمجھتے پھر قصی نے اونکو گھرونکے بنانے کی
اجازت دی اور اوسکی وجہ یہ بیان کی کہ اگر تم حرم مین خانہ کعبہ کے پاس سکونت کروگے تو عرب
تمسے ڈرینگے اور تمسے لڑنا حلال نہ جانینگے یہ بات اونھون نے منظور کی اور مکان بنانے کی
ابتدا خود قصی نے کی اوس نے دار الندوہ یعنے مکان شوریٰ بنایا جہان ان دنون حنفی مصلے
ہے اور اوسکی قوم نے اپنے گھر خانہ کعبہ کے چارون طرف بنائے اور اپنے گھرون کے دروازے
خانہ کعبہ کی طرف رکھے اور طواف کے مقام کو چھوڑ دیا اور دو دو گھرون کے بیچ مین ایسی
راہ رکھی جس سے مطاف مین آجاتے تھے پھر قصی نے عبد الدار کو اوسکی بزرگی شان اور غلبہ
حکومت کی وجہ سے اپنی خدمت سپرد کی اور جب قصی مرگیا تو اوسکے بیٹے اوسکے کام پر قائم ہوے
اور قریش مین باہم جھگڑا ہوا ایک گروہ کی یہ تجویز ہوئی کہ عبد مناف کی اولاد حکومت و خدمت
کی زیادہ مستحق ہین عبد الدار کی اولاد سے اور بعض نے اسکا عکس بیان کیا اور فریقین آمادہ
جنگ ہوے پھر اس بات پر صلح قرار پائی کہ عبد مناف کی اولاد حاجیون کی ضیافت اور پانی
پلانے پر رہین اور کلید برداری اور مشورہ اور لشکر اولاد عبد الدار کے سپرد رہے غرضکہ اس

صلح کی رو سے حاجیون کی ضیافت اور پانی پلانے کی خدمت ہاشم کو قرار پائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد تھے۔ اونکا نام عمرو تھا چونکہ وہ روٹیان توڑ کر لوگون کے لیے ثرید بنایا کرتے تھے اسوجہ سے ہاشم نام ہوا کہ ہشم کے معنی توڑنے کے ہین پھر ہاشم نے تجارت کی حالت مین ملک شام مین وفات پائی اونکے بعد مطلب بن عبد مناف متولی خدمت ہوے جنکا نام جوانمردی کی وجہ سے فیض تھا مطلب نے سرزمین یمن مین انتقال کیا اور اونکی جگہہ عبد المطلب بن ہاشم متولی ہوے یہی شخص ہے جسنے قتل کی دیۃ سو اونٹ اول مقرر کیے اور اوس دیۃ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحال رکھا اور اوسکا قصہ اسطرح ہے کہ عبد المطلب نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ مجھکو دس بیٹے دیگا تو مین اونمین سے ایک کو کعبہ کے لیے ذبح کرون جب دس لڑکے پورے ہوے تو عبد المطلب نے اون سے اپنی نذر کا حال بیان کیا اون سب نے باپ کی اطاعت کی اور تیرونسے قرعہ ڈالا گیا قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد تھے اور جب عبد المطلب نے چاہا کہ عبد اللہ کو ذبح کرے حضرت عباسؓ نے اونکے پاؤن پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹ لیا اس خوف سے کہ کہین یہ امر قریش کی سنت نہو جائے پھر قریش ایک عورت کاہنہ شگون والی کے پاس حجاز مین گئے اور اوس سے بیان کیا کہ اسطرح نذر ہوئی تھی اوسمین قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا ہے اور اس باب مین لوگ مختلف ہین تو تو ہمکو بتا کہ کیا کرین اوس نے جواب دیا کہ عبد اللہ کیطرف سے دس اونٹ قربانی کرو اور دوبارہ قرعہ ڈالو اگر اونٹون کے ذبح کرنیکے بعد بھی اوسی کے نام کا تیر نکلے اوسکو ذبح کرو اگر اوسکے نام نہ نکلے تو مت کرو۔ اُنھون نے دس اونٹون کی قربانی کی اور دوبارہ قرعہ ڈالا تو کسی کے نام کا تیر نہ نکلا اسلیے وہ لوگ عبد اللہ کے ذبح کرنے سے باز رہے۔

فصل۔ اور قریش کا تعمیر کرنا خانۂ کعبہ کو اسطرح ہے کہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے خانۂ کعبہ اور اوسکے پردون کو خوشبو سے بسانا چاہا اور وہ خوشبو کی چیزین جلا کر کعبہ کو بسا رہے تھے کہ انگیٹھی سے ایک چنگاری اُڑ کر غلاف کعبہ مین لگی اور سب کعبہ کی لکڑیان اوس سے جل گئین اور ایک بڑی رَو انھین دنون مین آئی تھی جس سے دیوارین کعبہ کی پھٹ گئی تھین اسلیے قریش نے کعبہ کی بنیاد کو مضبوط کرنا چاہا اور از سر نو تعمیر کیا اور اوسکا دروازہ اونچا کردیا کہ کوئی اوس مین ہماری اجازت کے بدون

داخل ہونے پائی اور کعبہ کے خزانہ مین ایک کالا سانپ جسکا بکری کا سا سر تھا رہتا تھا۔ اللہ تعالی نے ایک پرند بھیجا کہ وہ اوس سانپ کو اوٹھا لیگیا اُسوقت قریش نے کہا کہ ہمکو امید ہی کہ ہم جو ازسرنو خانۂ کعبہ کو بنانا چاہتے ہین خداوتعالی ہمارے اس فعل سے راضی ہی اور انھین دنون مین سمندر نے ایک جہاز باقوم رومی نصرانی سوداگر کا کنارہ جدہ پہ پھینکدیا تھا یہ جہاز روم کے بادشاہ کا تھا اوسنے باقوم کے ساتھ سنگ مرمر اور لکڑی وغیرہ بھر کر حبشہ کے گرجا گھر کے بنانیکو بھیجا تھا اس گرجا کو مشرکون نے پھونک دیا تھا جب وہ جہاز جدہ کے پاس پونچا تو طوفان کے صدمے سے ٹوٹ گیا۔ یہ خبر سنکر ولید بن مغیرہ اور قریش کے کچھ اور لوگ وہان گئے اور اونھون نے اوسکی لکڑیان مول لین اور مکہ مین ایک بڑھئی قبطی تھا اوس نے کعبہ کی چھت باقوم کی اعانت سے بنائی اور اس تعمیر مین قریش نے کعبہ کی طرفین بنانے کے لیے آپس مین تقسیم کرلی تھین اسطرح کہ دروازہ کی طرف بنی زہرہ اور بنی عبد مناف بنائین اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کی دیوار بنی مخزوم اور پشت کعبہ کی دیوار بنی جمح اور بنی سہم اور حطیم کی جانب بنی عبدالدار اور بنی اسد اُسوقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف پچیس برس کا تھا۔ غرضکہ اول پہلی تعمیر کو نیو تک گرادیا اور اُسوقت ایک سبز پتھر پہ پھاوڑا مارا جس مین سے بجلی کی سی کوند ایسی نکلی کہ اوس سے آنکھین چوندھیا گئین تو آگے کھودنے سے باز رہے اور دیوارین بنانے لگے یہانتک کہ دیوارین حجر اسود کے مقام تک ہوگئین اوسوقت ہر ایک قبیلہ نے یہ بات چاہی کہ حجر اسود کو خاص ہم اوسکی جگہہ نصب کرین اور یہ جھگڑا اتنا بڑھا کہ قریب تھا کہ باہم کشت وخون ہو لیکن ابوامیہ ادر شریف مخزومی نے کہا کہ ہماری راے یہ ہی کہ جو شخص باب صفا سے اول حرم مین آوے اوسکو اپنا حکم مقرر کرو اور اوسکے کہنے کے بموجب عمل کرو سبنے یہ بات تسلیم کی اور منتظر حکم کے رہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول باب صفا سے حرم مین داخل ہوے۔ جب لوگون نے اونکو دیکھا تو سب بول اوٹھے کہ محمد امین آئے کیونکہ وحی سے پیشتر آپ کو اسی نام سے پکارتے تھے اور آپ کے حکم ہونے سے سب خوش ہوے اور آپکی خدمت مین اپنا قصہ عرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک چادر لاؤ جب چادر آئی تو آپنے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اوسکے بیچ مین رکھا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کا ایک کونہ پکڑ لے

اس طرح پر حجر اسود کو اوٹھا کر شرقی کونے پر لائے آپ نے اونکو ارشاد فرمایا کہ اوسکو اونچا کرو جب اونھون نے چادر کے کونون کو اتنا اوبھارا کہ حجر اسود اپنے مقام کے محاذی ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر پر سے حجر اسود کو اوٹھا کر اپنے ہاتھ سے اوسکی جگہ مین رکھدیا اور ہبیرہ بن وہب مخزومی نے اس باب مین ایک عربی قصیدہ لکھا ہے جسکے اشعار کا مضمون یہ ہے کہ قبائل نے اس بات پر لڑائی کی کہ حجر اسود کے رکھنے کا شرف حاصل کرین اور یہ امر اونکی سعادت کا نقصان اور شقاوت کا موجب ہوا پہلے سبا ہم دوستی تھی اور اسوجہ سے یکایک بغض و عداوت ہوئی اور آپس مین اونھون نے مخالفت کی آگ خوب بھڑکائی جب ہمنے دیکھا کہ یہ مخالفت حد سے زیادہ ہوئی اور سوا تلوار کھینچنے کے کچھ باقی نرہا تو ہم اس بات پر راضی ہوے کہ جو شخص اول بطحا یعنی جانب صفا سے آوے وہ ہی ہم مین حکم ہے اور دیکھا تو دفعتہً ہمارے پاس محمد امین اوسی طرف سے تشریف لائے ہمنے کہا کہ ہم محمد امین صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر راضی ہین جو خصلت کی رو سے ماضی اور حال اور آئندہ مین تمام قریش سے بہتر ہین اونھون نے ایسی ترکیب ایجاد کی کہ اوس جیسی ترکیب شامل تر اور پسندیدہ پہلے اور پچھلے لوگون نے کبھی نہ دیکھی تھی یعنی ہمنے چادر کے کونے پکڑے جسمین ہم سب کا ایک حصہ تھا ہاتھ سے پکڑ کر اوٹھانے مین اور آپ نے فرمایا کہ تم اوسکو اونچا کرو یہانتک کہ جب تمام کے ہاتھون سے وہ اپنی جگہ کے مقابل اونچا ہو گیا تو حجر اسود کو بہترین زمانہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر اوسکی جگہ پر رکھدیا اور ہم سب اونکے فعل سے راضی ہوے تو آپکی یہ رائے کیسی بڑی ہادی اور ہدایت مآب ہے اور آپکا یہ احسان ہمیشہ کو ہمپر رہیگا۔ اس تعمیر مین قریش نے کعبہ کی بلندی اٹھارہ گز کی اور دروازہ زمین سے اونچا بنایا اور کعبہ کے اندر چھ ستون دو صفون مین لگائے ہر صف مین حجر اسود سے رکن یمانی تک تین تین ستون تھے اور رکن شامی مین اندر کی جانب ایک زینہ بنایا جس سے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ سکین اور حطیم کی جانب کو اونھون نے ناتمام چھوڑا کیونکہ جس قدر زر بنا کعبہ کے لیے جمع کیا تھا وہ ہو چکا۔

فصل۔ عبد اللہ بن زبیرؓ کی تعمیر کعبہ کا یہ سبب ہے کہ جب اونکو حصین بن نمیر نے یزید کے بھیجے ہوے لشکر کے ساتھ اونکا محاصرہ کیا تو اونھون نے مسجد الحرام مین پناہ لی اوس نے منجنیقین نصب کر کے

پتھر پھینکے کچھ پتھر خانہ کعبہ پہ لگے جنکے سبب سے کچھ دیواریں گر گئیں اور بعض کڑیاں جل گئیں اور لباس
کعبہ دریدہ ہوگیا اسی اثنا میں یزید کے مرنے کی خبر سنکر حصین اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ گیا عبداللہ
بن زبیرؓ نے یہ تجویز کی کہ کعبہ کو منہدم کرکے خوب مضبوطی کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
قواعد پر جنمیں حطیم بھی کعبہ کے اندر تھی از سر نو تعمیر کریں اور قریش نے جب کعبہ کو بنایا تھا تو حطیم کی
نیو اونکو بھی معلوم ہوئی تھی اونھون نے اوسکو کعبہ کے اندر داخل کرنا چاہا تھا لیکن جب خرچ نہ رہا
تو اونھون نے ویسا ہی چھوڑ دیا تھا صرف اوسکے اوپر ایک چھوٹی سی دیوار بنادی تھی جس سے پہچان
رہی کہ یہ کعبہ میں سے ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تھا کہ اے عائشہؓ اگر
تیری قوم جدید الاسلام نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گرا کر زمین کے ہموار کرتا اور اوسمیں ایک دروازہ
شرق کی جانب اور دوسرا غرب کی جانب بناتا اور حطیم کی طرف سے اوسمیں چھ گز اور ملاتا کیونکہ
قریش نے جسوقت اوسکو بنایا تھا تو اوس قدر کو چھوڑ دیا کاش تیری قوم کی راے میں میرے بعد
اوسکی تعمیل آجائے آمیں تجکو وہ جگہہ دکھاؤں جسکو قریش نے ناتمام چھوڑا ہے پھر آپ نے حضرت
عائشہؓ کو قریب چھ گز کے حطیم کی جگہہ دکھائی غرضکہ عبداللہ بن زبیرؓ نے جو صحابہ باقی تھے اونسے
کعبہ کے بنانیکا مشورہ لیا تو بعض نے انکار کیا اور بعض نے قبول کیا لیکن اونھون نے اپنی راے کو
تعمیر ہی پر جمایا اور بنانے والوں کو اکٹھا کیا اور کعبہ کی چھت پر ایک غلام پتلی پنڈلیوں والے کو
اور حبشیوں کو ڈھانے کے لیے چڑھایا شاید اونمیں وہ حبشی بھی ہوگا جسکی نسبت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ کعبہ کو مسمار کریگا حبشیوں میں سے ایک پتلی ساق والا اور پہلے
اونھون نے یہ چاہا کہ کعبہ کے لیے گارا اوس کا بنایا جاوے لیکن لوگوں نے اونسے کہا کہ اس گارہ کی
عمارت مضبوط نہیں ہوئی اسلیے اونھون نے یمن سے قلعی منگائی اور جب دیواریں خانہ کعبہ کی مسمار
ہو چکیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نیو برآمد ہوئی اور اوسمیں حطیم کو کعبہ میں داخل پایا اور کعبہ کو اوسی
بنیاد ابراہیمؑ پر تعمیر کیا اور کعبہ کے گرد پردے ڈال دیے معمار پردونکے اندر کام کرتے تھے اور پردہ سے باہر طواف
کرنیوالے طواف کرتے تھے اور حطیم کو کعبہ میں داخل کیا جیسا قریش نے چاہا تھا اور اونسے پورا نہ ہوسکا تھا اور

دروازہ کو زمین سے ہموار رکھا جیسا قصی کی عمارت سے پیشتر تھا اور ایک دروازہ لوگون کے نکلنے کو غرب کی جانب رکھا جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا غرضکہ عبد اللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر پوری کی اور حضرت ابراہیمؑ نے اول نو گز کا ارتفاع رکھا تھا پھر قریش نے نو گز زیادہ کرکے اٹھارہ گز ارتفاع رکھا اور جب حطیم کعبہ کے اندر داخل ہوئی تو عبد اللہ بن زبیرؓ نے زیادہ ارتفاع کی تجویز کرکے نو گز اور اونچا کیا کہ ارتفاع ستائیس گز ہو گیا اور جب یہ عمارت مکمل ہوئی تو مشک اور عنبر سے اندر اور باہر خوشبودار کیا اور اوسپر غلاف دیبا کا پہنایا اور کعبہ کے فرش کو زیور سے آراستہ کیا اور اوسکی کنجیان سونے کی بنائین اور دیوارون اور ستونون پر سونے کے پتر جڑے اور گرد خانۂ کعبہ کو دس گز کی مقدار بچھے ہوئے پتھرون کا فرش کیا اور سترھوین رجب سنہ ۶۴ ہجری کو اس تعمیر سے فراغت ہوئی پھر عبد اللہ ابن زبیرؓ مکہ والون کے ساتھ عید کرنے اور عمرہ بجالانے کو تنعیم مین گیے اور سو اونٹ ذبح کیے اور مکہ والون نے اپنی حیثیت کے موافق ذبح کیے اسی سال مین حجاج نے عبد الملک بن مروان کو کہ حاکم شام تھا لکھ بھیجا کہ عبد اللہ بن زبیرؓ نے کعبہ مین ایسی بات زیادہ کی جو پیشتر نہ تھی اور اوسمین ایک اور دروازہ نیا بنایا عبد الملک نے حجاج کو حکم دیا کہ کعبہ کو ویسا ہی کر دے جیسا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا اور مروی ہے کہ جب یزید بادشاہ ہوا تو عبد اللہ بن زبیرؓ کی اطاعت شام اور مصر والون نے کی مروان بن حکم نے نکلکر مصر اور شام پر غلبہ پایا اور یہ ملک اوسی کے قبضہ مین رہا یہانتک کہ عبد الملک مروان کا بیٹا بادشاہ ہوا اوس نے ابن زبیرؓ کے مقابلہ مین ایک بڑا لشکر بھیجا اور اوس لشکر کا سردار حجاج بن یوسف کو کیا حجاج نے ابن زبیرؓ کا محاصرہ کیا اور منجنیق سے اوسپر پتھر پھینکے اور اونکی ساتھیون نے اونسے بیوفائی کی اسلیے وہ تنہا نکلے اور قتال مین داد شجاعت دی یہانتک کہ شہید ہوے یہ ماجرا سنہ ۷۳ ہجری مین ہوا۔

فصل - اور حجاج کا بدلنا بناء کعبہ کو اسطرح ہے کہ اوس نے رکن شامی کیطرف سے کعبہ کو ساڑھے چھ ہاتھ مسمار کیا اور اوس جگہ پر دیوار قائم کی غرضکہ حطیم کو کعبہ سے نکالدیا اور شرقی دروازہ کو اونچا کرکے سی دار کر دیا اور غربی دروازہ کو بند کر دیا اور تین طرفین جیسی تھین ویسی ہی رہنے دین جب

حجاج اس تبدیل سے فارغ ہوا تو عبدالملک آیا اور اوس نے اوسی سال حج کیا۔ حارث مخزومی بھی اوسکے ساتھ تھا دونون نے کعبہ کے بابمین باہم کچھ گفتگو کی عبدالملک نے کہا کہ مجھے گمان نہین ہے کہ ابن زبیرؓ نے یہ بات عائشہؓ سے سنی ہو حارث نے کہا کہ خود مین نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث سنی ہی عبدالملک نے کہا کہ تو نے سنا ہی کہ حضرت عائشہؓ اسطرح کہتی تھین حارث نے کہا ہان مین نے اونسے یہ سنا ہی عبدالملک بڑی دیر تک سر نگون اپنے ہاتھ کی لکڑی سے زمین کھودتا رہا پھر یہ جواب دیا کہ بخدا مین چاہتا تھا کہ ابن زبیرؓ کو اور جو کچھ اوسنے کیا اوسکو چھوڑ دون **فائدہ** ۔ عبداللہ بن زبیرؓ کی کنیت ابوبکر ہی انکے باپ زبیرؓ بن عوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہین اور اونکی مان حضرت اسماء حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہین اور اونکی خالہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہین آپ مدینہ منورہ مین ہجرت کو بیس مہینے بعد پیدا ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرما چبا کر اونکے تالو مین لگایا۔ بڑے عابد اور زاہد اور شجاع تھے اونکی مناقب مین تینتیس حدیثو نکے قریب وارد ہوئین اونھون نے یزید کی بیعت سے انکار کیا اور مدینہ منورہ سے مکہ کو چلے گئے حجاز اور یمن اور خراسان اور عراق والون نے اونکی اطاعت کی **تنبیہ** جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کو خلافت پہونچی تو انھون نے چاہا کہ جو بدعت حجاج نے کی تھی اوسکو بدل کر کعبہ کی ہیئت بدستور کر دین لیکن وہ اپنے اس ارادہ سے باز رہے کہ مبادا خانہ کعبہ کا بدل ڈالنا حکام کی سنت نہو جائے یہ امر بے ادبی ہی کیونکہ کعبہ کی تعظیم مین سے ہی کہ اوسکی اصلاح اور ترمیم کا تعرض نہ کیا جاوے توڑھانا اور بدل ڈالنا کیسے ہو سکتا ہی وہ تو بدون سخت ضرورت کے ہرگز درست نہین۔ **تتمہ** سنہ ۱۰۳۹ مین ایک بڑی رو آکر حرم مین داخل ہوئی اور اوسکی ایک جانب منہدم ہوگئی اسکی خبر سلطان مرادخان ابن احمدخان کو دی گئی اوس نے بہت سے معمار اور اموال بھیجے جنھون نے تینون طرفونکو ڈھا کر از سر نو خانہ کعبہ کو بنایا یہ عمارت سنہ ۱۰۴۰ھ مین تمام ہوئی کتب تاریخ مین اسیطرح ہو لیکن وہ سنگ مرمر جو حوض جبرئیلؑ کے پہلو مین ہی اوسکا نوشتہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یہ تعمیر احمدخان نے سنہ ۱۰۲۱ھ مین کی۔

فصل ۔ زیور اور چاندی سے کعبہ کے آراستہ کرنیکے بیان مین کہتے ہین کہ اول جس شخص نے کعبہ کو مزین کیا

وہ عبد المطلب ہی کہ اوس نے دو ہرن کی مورتین سونے کی جنکو ساسان بن بابک نے بھیجا تھا اور اونکو مضاض بن عمر نے جرہم کے خوف سے چاہ زمزم مین چھپا دیا تھا۔ کعبہ مین رکھین اور عبد الملک بن مروان نے کعبہ مین اول سونا لگایا کہ اوسکے پرنالہ کو سنہرا کیا اور ولید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ کے پاس جو ولید کیطرف سے مکہ کا حاکم تھا چھتیس ہزار اشرفیان بھیجین کہ سونیکے پترے دروازے اور میزاب اور اندر کے ستونون پر لگائے اور امین بن ہارون رشید نے اپنے عامل مکہ مسلم بن حجاج کے پاس اٹھارہ ہزار اشرفیان بھیجین کہ انسے سونیکے پترے کعبہ کے دروازے پر لگائے جائین تو جو پیشتر تھے وہ دروازے پرسے اُکھاڑے گئے اور اونمین اٹھارہ ہزار کا سونا اور بڑھا کر ان سب کی پترے دروازے پر لگائے گئے اور اوسکی میخین اور دروازے کے دونون حلقے اور چوکھٹ [illegible] کی بنوائی گئین اور متوکل نے اسحق زرگر کے پاس سونا بھیجا تا کہ سب کو نئے کعبہ کے سونے کے بنادے اور دروازے کی دہلی کئی سال کی پرانی تھی اوسکی جگہ دوسری لکڑی چاندی کا خول چڑھا کر بدلی گئی۔ متوکل کا سونا آٹھ ہزار مثقال تھا اور جس زر سے مقام ابراہیم کو آراستہ کیا وہ ستر ہزار درم تھے اور مقتدر کی والدہ نے حکم کیا کہ کعبہ کے اندر کے ستونون پر سونے کا خول چڑھایا جاوے تو اسیطرح خول چڑھائے گئے سنہ ۳۱۰ھ مین اور اصل کتاب کی حاشیہ مین لکھا ہے کہ مہدی نے حرمین شریفین مین تیس لاکھ درم جو اوسکے پاس عراق سے آئے تھے اور تین لاکھ اشرفیان جو مصر سے آئی تھین اور دو لاکھ اشرفیان جو یمن سے آئی تھین اور ڈیڑھ لاکھ پوشاک ان سب کو حرمین والون پر تقسیم کیا انتہی اور وزیر جمال بن علی جواد نے پانچ ہزار اشرفیان سنہ ۹۴۳ھ مین بھیجین کعبہ کے اندر کے ستونون پر سونے کا خول چڑھایا جاوے اور منجملہ اون لوگون کے جنھون نے کعبہ کو آراستہ کیا غسانی ملک مظفر حاکم یمن تھا اور اوسکا پوتا ملک مجاہد بھی اوسی کے قدم بقدم چلا اور ملک ناصر والی مصر نے تیتیس ہزار درم اور اوسکے پوتے نے بھی اوسیقدر بھیجے پھر سنہ ۹۶۱ھ مین دروازے پر چاندی کے پترے چڑھائے گئے۔ سلیمان خان عثمانی کے حکم سے ان پترون کو بنا کر چاندی کی میخون سے کواڑون پر جڑ دیا گیا اور اوسی وقت مین خانہ کعبہ کی چھت کڑیون پر احتمال گرنے کا تھا اوس نے بڑے مفتیون اور بہت سے

علما سے فتویٰ لینے کے بعد اونکی جگہ تین شہتیر بدل دیے اور دروازہ کے حلقے چار بنا دیے۔

فصل - کعبہ کی آویزون کے بیان مین - سب سے پہلے کلاب بن مرہ نے کعبہ کو اندر تلوارین سونے اور چاندی کو زیور کی لٹکائین اور روایت ہو کہ حضرت عمر فاروقؓ نے جب مداین کسریٰ کو فتح کیا تو وہ ہلال آپکے پاس آئے آپ نے اون دونون کو کعبہ مین لٹکایا اور سفاح خلیفہ عباسی نے ایک سبز رکابی بھیجی جو خانہ کعبہ مین لٹکائی گئی سفاح کے لغوی معنی خونریز کے ہین اور یہ لقب اول خلیفہ کا ہی خلفاے عباسیہ اور عباسیون نے ایک یاقوت طلائی زنجیر کے ساتھ بھیجا جو کعبہ کے دروازے کے سامنے موسم حج مین لٹکایا گیا اور متوکل نے ایک طلائی کلس در فاخرہ اور یاقوت اور زمرد سے جڑا ہوا بھیجا کہ زنجیر طلائی مین دروازے کے سامنے لٹکایا گیا اور معتصم نے ایک قفل ہزار مثقال سونے کا باب کعبہ کے لیے بھیجا اور بادشاہ سندھ نے سنہ ۲۵۶ھ مین اپنے مسلمان ہونے پر ایک سونیکا جواہر سے جڑا ہوا طوق اور ایک بڑا سبز یاقوت بھیجا جو خلیفہ معتمد کے حکم سے لٹکا دیے گئے اور اونکے سوا اور بہت سی نفیس چیزین تھین اور بادشاہ کعبہ مین لٹکانے کے لیے سونیکی قندیلین بھیجا کرتے تھے جب مکہ مین فساد واقع ہوے اور خدام کعبہ کے محتاج ہوے تو اون نفائس کو لیکر کھا گئے اور اونکی عادت دوامی تھی کہ جب اونکے پاس مال ہوتا تو کعبہ کے حاجیونمین اسکو صرف کرتے اور جب محتاج ہوتے تو کعبہ کی چیزون کو اپنی حاجت روائی مین صرف کر لیتے - کہین جہاد مین کہین فساد دور کرنے مین کہین رباطون اور مدرسون اور کتابون مین - غرضکہ اونکا معمول ہمیشہ یہی تھا یہانتک کہ جب ایک شیخ پکڑا گیا اور اوسکی آستین مین کعبہ کی قندیل کے سونیکا ایک ٹکڑا نکلا تو اوسنے یہ کہا کہ اوسکے لٹکانے سے کعبہ کا کچھ فائدہ نہین اور اوسکے نہونے سے کعبہ کو کچھ ضرر نہین۔

فصل - کعبہ کے غلاف کے بیان مین - سب سے پہلے کعبہ کو غلاف اسعد تبع حمیری بادشاہ یمن نے ہزار برس ہجرت سے پیشتر یمنی چادر کا پہنایا اور اوسنے اوسکا ایک دروازہ بنایا کیونکہ اوسنے خواب مین دیکھا کہ کعبہ کو لباس پہناتا ہون اور کہتے ہین کہ یہ بادشاہ مکہ سے باہر آکر ٹھہرا لیکن مکہ والون سے کوئی اوسکے ملنے کو نہ گیا تو وہ غصہ ہوا اور کہا کہ مین کعبہ کو مسمار کرونگا کیونکہ یہی گھر اونکے فخر تکبر کا سبب ہو تو وہ ایسا بیمار ہوا کہ طبیب اوس سے عاجز ہوئے اور کوئی دوا اوسکو مفید نہ ہوئی اوسکے سردارونمین سے

ایک بڑھے نے کہا کہ میری دانست مین یہ مرض حضور کی نیت کعبہ کے مسمار کرنیکے سبب ہی تو بادشاہ
اوس قصد سے باز رہا اور اوسنے توبہ کی اور صحت پائی پھر مکہ مین داخل ہوا اور مکہ والون کی توقیر کی اور
کعبہ کو نیا لباس گران قیمت پہنایا پھر مدینہ کو گیا مورخون نے لکھا ہی کہ امراء خانہ کعبہ کے لیے بہت
لباس اور یمنی چادرین اور نمط یعنے نفیس تھان ہدیہ بھیجتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمنی چادرون کا غلاف پہنایا حضرت عمرؓ فاروق اور عثمانؓ غنی نے مصری کپڑون کا پھر معاویہ بن
ابوسفیانؓ نے دیبا اور مصری کپڑون کا پھر یمنی چادر کو بڑھایا اور اوسکے بعد ہر برس دیبا کا غلاف
سیاہ کعبہ پر آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی ڈالا جاتا تھا کہ حاجی اوسکو نہ پھاڑین جب دسوین ہوتی تو
اوسکے اوپر ایک چادر ڈال دیتے اور آخر رمضان تک یہ لباس دور نہوتا اور اوسپر دوسرا غلاف
مصری ڈھانکتے اور مامون عباسی کی خلافت مین ہر سال تین بار غلاف پڑتا ایک آٹھوین ذی الحجہ
کو سرخ دیبا کا دوسری رجب کی پہلی کو مصری کپڑے کا تیسری رمضان کی عید کو سفید دیبا کا پھر
جب اوس لباس کا پھٹنا سنا تو چوتھا لباس اور زیادہ کیا اوسمین دو چادرین بڑھائین اور کعبہ کی
کلید بردارون نے مہدی سے ذکر کیا کہ کعبہ پر کپڑے کے غلافون کی تہین اتنی چڑھ گئی ہین کہ اونکے
بوجھ سے دیوارون کے گرنے کا خوف ہی مہدی نے حکم کیا کہ سب غلاف دور کیے جائین اونکو دور کیا گیا
یہانتک کہ خانہ کعبہ برہنہ رہگیا اوسکی دیوارین اندر اور باہر سے مشک اور عنبر کی خوشبو مرکب سے
لیپی گیئن اور خوشبو کے شیشہ دیوارون پر چھڑکے گئے پھر تین غلاف ایک مصری دوسرا حریر تیسرا
دیبا کا کعبہ پر ڈھانکے گئے پھر خلافت عباسی کے ضعیف ہوجانے پر کعبہ کا لباس کبھی مصر سے اور کبھی
یمن سے ہوتا تھا یہانتک کہ سلطان مصر نے قریہ بیسوس خرید کر غلاف کعبہ کے لیے وقف کردیا اور
جب ممالک عرب کی حکومت آل عثمانؓ یعنی شاہ روم کو ہوئی اسطرح کہ اونھون نے قوم عجمی چرکسیہ
کو جو کعبہ کے خادم تھے سیف وسنان سے قتل کیا اور عرب اونکے تصرف مین آیا تو غلاف کی تیاری
عادت قدیم کے بموجب جاری رکھی اور سلیمان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ پر ہمیشہ غلاف سیاہ
رہے اور آئندہ کو بدستور ہر سال ایک بار پڑتا رہے لیکن چونکہ بیسوس کی آمدنی غلاف کی تیاری

گو کافی نہ تھی اسلیے اوسنے حکم کیا کہ مصر کے خزانہ سے اوسکو پورا کیا جائے اور اسی لحاظ سے ایک دوسرا گاؤن غلاف کعبہ کیلیے اوسنے وقف دائمی کردیا۔

تیسرا باب

اس بیان مین کہ مسجد حرام کی وضع پہلے کیا تھی اور اوسکے بعد کسقدر بڑھائی گئی اور جو مضمون اس سے متعلق ہی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مین مسلمانون کی کثرت ہوئی اور مسجد حرام مسلمانون پر تنگ ہوئی کیونکہ پہلے قریش کے گھرون مین گھری ہوئی تھی اور دیوارون سے اوسکا احاطہ نہ تھا اسلیے حضرت عمرؓ نے یہ تجویز کی کہ اس مسجد مین اضافہ کیا جائے آپ نے قریش کے گھر خریدے اور اونکو مسمار کرکے مسجد مین داخل کیے اور بعض قریش نے گھرونکے بیچنے سے انکار کیا تو آپ نے اونسے زبردستی لیکر مسجد مین داخل کیا اور اونکے گھرونکی قیمت تخمین کرکے وہ قیمت کعبہ مین رکھدی جب گھر والون نے عاجز ہوکر قیمت مانگی تو اونکو دیدی اور آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ آدمی کے قد سے کم دیوارین کعبہ کے گرد بنائی جائین جنپر چراغ رکھے جاتے تھے اور اوس احاطہ کی دیوارمین پہلے دروازون کی جگہ دروازے رکھے گئے یہ واقعہ سیل ام نہشل کے زمانہ یعنی ۱۷ھ ہجری مین ہوا پھر جب حضرت عثمانؓ کے وقت مین آدمی اور زیادہ ہوے تو انھون نے آس پاس کے گھر قریش کے خرید کرکے مسجد کو بڑھایا اور جس کسی نے انکار کیا اوسکو قید کیا یہ معاملہ ۲۶ھ مین ہوا اور مسجد مین دالان آپ ہی نے بنائے پھر عبداللہ ابن زبیرؓ نے اور گھرون کو خرید کر مسجد مین اضافہ کیا اور اوسپر چھت ڈالی اوسوقت مسجد حرام سات بیگھہ ہوئی اور اب قستانی کے نزدیک ایک لاکھ بیس ہزار گز شرعی گز سے ہی اور فارسی کے نزدیک تین ہزار سات سو گز مکہ کے مروج گز سے زیادہ ہی کیونکہ تین سو چھپن گز شرقاً غرباً اوسکا طول ہی اور دو سو چھپاسٹھ گز جنوباً شمالاً عرض ہی اور زوائد اس سے علیحدہ ہین پھر مسجد حرام کو عبدالملک بن مروان نے تعمیر کیا اور اوسکی دیوارین بلند کرکے سال کے شہتیرون سے

مسقف کیا اور ہر ستون کے سر پر پچاس مثقال سونا چڑھایا اور اچھی عمارت بنائی پھر ولید بن
عبدالملک نے مسجد حرام کو تعمیر کیا اور عبدالملک کی عمارت کو گرا کر مضبوط عمارت بنائی اور
سنہ ۱۳۹ ہجری مین ابوجعفر منصور عباسی نے حکم کیا کہ گھرون کو خرید کر مسجد مین زیادہ کیا جاوے
تو جانب رکن شامی کے جو قریب دار الندوہ یعنی حنفی مصلے کے ہی مسجد مین افزونی ہوئی اور
نیز اسفل کی جانب اوس منارہ تک کہ باب بنی سہم مین ہے بڑھائی گئی اور جنوبی جانب
کو بدستور چھوڑ دیا کیونکہ وہان سیل کے سبب سے عمارت دشوار تھی اور اسی طرح سے
جانب اعلیٰ کو یعنی مسعی کی طرف بدستور رہنے دیا ہان اوسکی عمارت کے متولی زیاد حارثی
نے اعلیٰ کی جانب مین بھی افزونی کی اور مسجد اور اوسکی عمارت مین عبداللہ امیر المومنین رض
نے افزونی کی اور مہدی نے محمد اوقص قاضی مخزومی کو طلب کر کے حکم دیا کہ مسعی کی جانب
کے گھر خرید کر اونکو مسمار کرے اور مسجد حرام مین داخل کرے اور اس مطلب کے لیے
بہت سے مال مہیا کیے تو قاضی نے مسجد و مسعی کے درمیان جتنے گھر تھے سب خریدے
اور گھر والون کے لیے اونکے مکانات کے بدلے مکہ کے کوچون مین دوسرے گھر مول لیے
حتی کہ مسجد کے لیے ڈیڑھ گز مکسر زمین پچیس اشرفیون کو لی اور جو جگہ سیل مین تھی اوسمین سے
ڈیڑھ گز پندرہ اشرفیون کو لی اور دار ازرق سے ایک زمین اٹھارہ ہزار اشرفیون کی قیمت
کی تھی اور مسماۃ خیرہ خزاعیہ کا مکان بھی مسجد مین داخل ہوا جسکی قیمت اڑتالیس ہزار اشرفیان
تھین اور نیز مکان آل ابن مطعم اور شیبہ بن عثمان کے مسجد مین آگئے اور دار القواریر یعنی
شیشہ خانہ مسجد حرام اور مسعی کے درمیان مین میدان کر دیا گیا۔ غرضکہ اعلیٰ کی جانب یعنی
مسعی کی طرف مہدی نے اسقدر افزونی کی اور اسیطرح اسفل کی جانب باب بنی سہم یعنی باب
العمرہ اور باب الحناطین یعنی باب ابراہیم تک افزونی ہوئی ابراہیم ایک حناط یعنی خوشبو ساز کا
نام تھا جو اوس جگہ بیٹھا تھا۔ اسواسطے وہ دروازہ اوسی کے نام سے مشہور ہوا اور مسجد کی
جانب غربی مین مقتدر باللہ کے حکم سے جو زیادتی ہوئی اوسکی تفصیل یہ ہی کہ شامی جانب مین

انتہا تک اور یمنی جانب مین قبہ عباس تک اور جو جگہہ اوسنے کوہ صفا کی جانب زیادہ کی اوسکا عرض ساڑھے اونچاس گز تھا اور اوسکے پیچھے نالہ کی سیل کا مقام ہی غرض کہ اوسنے مصر سے سنگ مرمر کے ستون تری کی راہ سے بندر قدیم شعیبیہ تک جو مکہ کے قریب ہی منگواے اور وہان سی گاڑیون پر مکہ مین پونہچاے۔ کہتے ہین کہ شعیبیہ کے بندر مین باقی بچے ہوئے ستون اب تک ریت مین دبے ہین پھر بنیاد کھود کر اسمین دو دیوارین صلیبی شکل پر ایک دوسری کو قطع کرنیوالی بنائین اور اونکے تقاطع کی جگہہ پر ستون قایم کیے تاکہ زمین مین تھ جسین اور جب اس سال مین مہدی نے حج کیا اور خانہ کعبہ کو دیکھا کہ ٹھیک بیچ مین نہین کیونکہ مسجد حرام سیل کے مقام کی وجہ سے جنوب کی طرف تنگ تھی اور اوسکی طرف مین لوگون کے گھر تھے اور اونمین تنگ گلیان تھین کہ لوگ صفا پر بمشکل چڑہتے تھے اور سعی کی راہ کجی کے سبب سے کسیقدر مسجد مین تھی اور محمد بن عباد کا مکان گوشہ مسجد کی حد پر تھا کہ اب منارہ شارع عام جانب وادی کے پاس ہی جہان مسعی کا نشان ہی اور وادی کی سیل اوسی کے نیچے گذرتی تھی مسجد مین ہوکر تو اوس سیل نے اس مکان کا بہت سا حصہ گرا کر اوسکو مسعی کر دیا تھا اور سیل اسی مکان مین سے جاتی تھی اس مکان کا عرض میل اخضر سے دوسرے میل تک تھا اور اوسکا طول مسجد کی اسفل جانب تک تو جب مہدی نے یہ حال دیکھا تو مسجد کو مربع بنانیکا قصد کیا عقلا نے اوس سے کہا کہ ان نالون مین رو مین بہت زور کرتی ہین عمارت کا برقرار رہنا ممکن نہین بلکہ خوف ہی کہ اوس سے مکانات اور مسجد کی دیوارین گر جائین علاوہ ازین اوسمین گھرون کا ڈھانا اور صرف کثیر ہے اوسنے کہا کہ مین مسجد کو بڑھا کر ضرور مربع بناؤنگا اگرچہ سارا بیت المال صرف ہوجاے پھر عراق کو چلا گیا اور بہت سے مال گھرون کے خریدنے اور اس عمارت عظیم کے بنانے کو چھوڑ گیا اور اوسکی ہمت کریم سے یہ عمارت بنائی گئی اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ مسعی کوہ صفا سے مروہ تک سارا میدان ہی تو اوسمین سے مسجد مین داخل کرنا درست نہین تو ہم یہ جواب دینگے کہ شاید پہلے مسعی چھوڑا ہوگا اور یہ مکانات اوسکے اندر بنائے گئے ہونگے اسلیے مہدی خلیفہ عباسی نے اون مکانات کو توڑ کر کچھ زمین مسجد مین داخل کی اور کچھ مسعی کے لیے چھوڑی اور یہ معاملہ

امام مالک اور شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کے زمانہ مین ہوا ان سب ائمہ کا خاموش رہنا
اُس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ صحیح طور پہ ہوا۔

منبر کا بیان

سنہ ۴۴ ہجری مین مکہ مین ایک چھوٹا منبر تین زینے کا آیا اور خانہ کعبہ کی مقابل رکھا گیا جسپر امیر معاویہ نے خطبہ پڑھا اور مکہ مین اول منبر پہ انھون نے ہی خطبہ پڑھا پہلے خلفا اور حاکم مکہ مین خطبہ کھڑے ہوکر کعبہ کے مقابل اور حطیم مین پڑھا کرتے تھے اور ہارون رشید کے عامل مصر موسیٰ بن عیسیٰ نے مکہ کو ایک منبر نقش دار مکلف نو زینے کا بھیجا یہ منبر مسجد مین رکھا گیا اور پہلے منبر کو اوٹھا کر عرفات مین رکھدیا اور واثق باللہ عباسی نے تین منبر بنائے ایک مکہ کے لیے ایک منی کے واسطے ایک عرفات کے لیے اور اوسنے حج کیا اور اوسی منبر پہ خطبہ پڑھا اور حرمین والون کو مالامال کر دیا اور خلیفہ معتضد نے قریش کے مکان شوری دارالندوہ کو مع اطراف و جوانب کے گھرونکے مسجد مین داخل کیا اس مکان کے پیچھے ایک کوٹھی تھی جسمین کوڑی پھینکے جاتے تھے اور جب مینہ برستا تھا تو کوہ قعیقعان وغیرہ سے سیلین آتی تھین اور نجاسات کو دارالندوہ مین بہالاتی تھین قریش نے عبداللہ وزیر معتضد کو لکھا کہ مکہ مین ایسا حال ہوتا ہے اور مسجد کی چھت سے پانی ٹپکتا ہے اور مکہ کا نالہ مٹی سے پٹ گیا اوسکی سیلین جانب رکن یمانی سے مسجد مین آنے لگین اور نیز خدام کعبہ نے بغداد مین جاکر دیوان خلافت سے عرض کیا کہ کعبہ کی دیوارونکا منہ اندر کیطرف سے پھٹ گیا اور اوسکے فرش کے سنگ مرمر ٹوٹ گئے اور کعبہ کے دونون حلقے اور اُنکے سوا اور مال علوی رافضیون کے ہنگامہ مین اکھڑ گئے تو معتضد نے وزیر مذکور کو حکم بھیجا اور بہت سے اعمال اور ہنڈویان اوسکے پاس بھیجین تب اوسنے کعبہ اور نالہ کو صاف کیا یہانتک کہ بارہ زینے ظاہر ہوئے حالانکہ مٹی کے سبب سے پانچ باہر تھے اور سات مٹی مین دب گئے تھے اور یہ مٹی مکہ سے باہر ڈلوائی اور جو چیز کہ گردش زمانہ سے بگڑ گئی تھی اوسکی اصلاح بہت عمدہ اور نہایت زیبا عمارت سے کی اور احاطہ کی دیوار مین چھ دروازے رکھے جنکا ارتفاع آٹھ گز اور اونکی چوڑائی پانچ گز تھی

معتضد کی یہ مرمت ۲۸۱؁ھ مین ہوئی اور اوسکی وفات ۲۸۹؁ھ مین۔ غرضکہ زمانہ خلفاء عباسیہ مین مسجد کی افزونی اور زینت بہت دفعہ ہوئی اور باطنین اور مدرسہ مکہ مین اور مسجد کے گرد شمار سے زیادہ بنائے گئے پھر مقتدر کے زمانہ مین سستی ظاہر ہوئی یہانتک کہ قرامطہ یعنے زیدیہ روافض پیدا ہوے جنکے عقائد فاسد کفر کو پونچاتے ہین اونمین سے اول یحیٰی ہے وہ یہ ہی جو مکتفی باللہ عباسی کی خلافت مین بہت سی لڑائی کے بعد مقتول ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی حسین اور اوسکا چچازاد عیسیٰ بہرہ قائم ہوے اور امیر المؤمنین مدثر عباسی نے قرامطہ کو شام مین ڈھونڈھ ڈھونڈھکر قتل کیا اور بلاد مین اونکو مشتہر کیا اور ان سب مین زیادہ نجس اور بدبخت ابو طاہر قرمطی تھا جسنے ایک شہر ہجر نام مین دار الہجرۃ بنایا اور یہ چاہا کہ لوگ کعبہ کی عوض اوسیکا حج کیا کرین اور اس غرض کی لیے بہت سے مسلمانون کو قتل کیا یہانتک کہ اوسکے زمانہ مین اوسکے خوف کی باعث اور اوسکی جماعت کفرہ کے ڈر سے حج موقوف ہوگیا ۳۱۷؁ھ مین آٹھوین ذی الحجہ یوم الترویہ کو ابو طاہر ملعون دفعۃً ایک لشکر جرار لیکر اپنے سوارونکے ساتھ مسجد حرم مین داخل ہوا اور سب طواف کرنے والون اور نماز گزارون اور اون لوگون کو جو مکہ اور اوسکی گھاٹیون مین تھے قریب تیس ہزار آدمی کے قتل کیا اور ابو طاہر نے اپنی تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے نشہ کی حالت مین خانہ کعبہ کے پاس گھوڑے کو اچڑ سے اشارہ کیا اور سیٹی بجائی اوسنے اوسی جگہہ لید اور پیشاب کیا اور حاجی طواف کی حالت مین تلوار ونسے مارے جاتے تھے یہانتک کہ سات سو طواف والے محرم اوسنے قتل کیے اور پھر کعبہ کے دروازے کے پاس آیا اور اوسکو اوکھاڑا اور حاجیون سے بآواز کہا کہ اے گدھو تم کہتے ہو کہ جو شخص اسمین داخل ہوا مامون ہوا وہ امن اب کہان ہی ایک شخص نے اوسکے گھوڑے کی لگام پکڑکر کہا کہ اوسکے معنی یہ ہین کہ جو شخص اسمین داخل ہوا اوسکو تم امن دو واللہ تعالیٰ نے اوس شخص کو اپنی جان اڑنے کی وجہ سے راہ مین قتل سے بچادیا پھر ابو طاہر نے ایک قرمطی کو سونے کے میزاب اکھاڑنے کے لیے کعبہ پر چڑھایا اوس شخص کو ایک تیر جبل ابو قبیس سے لگا اور وہ مردہ ہوکر گر پڑا اوسنے دوسرے کو چڑھایا وہ بھی سر کے بل گر پڑا ابو طاہر یہ کہکر ہٹا کہ اوسکو چھوڑ دو یہانتک کہ اوسکا مالک یعنی مہدی آوے اور اوسکا یہ عقیدہ تھا کہ مہدی موعود ہمارا مرشد ہی۔ اس ہنگامہ مین مکہ کے یہ لوگ مقتول ہوے ابن محارب امیر مکہ ابو الفضل محمد جاوردی یزدی یہ شخص اپنے ہاتھون سے باب کعبہ کا حلقہ پکڑے تھا جب

اوسکو تلوار لگی تو اوسکا سر کعبہ کی چوکھٹ پر گرا اور اوسکا بھائی ابو سعید احمد یزدی حنفی اور ابو بکر بن عبد الرحمن رہاوی اور علی بن بابویہ صوفی اس شخص نے اپنا طواف نہ کیا اور ایک شعر پڑھتا تھا جسکا یہ مضمون تھا کہ تو نے عاشقون کو دیکھا معشوقون کے دیار مین پڑے ہوے کہ اصحاب کہف کے مانند یہ نہین جانتے کہ کتنی مدت رہے اور اس شعر فارسی کا یہ مضمون اوسکے حسب حال ہے ؎

گر تیغ بارد در کوے آن ماہ ✣ گردن نہادیم الحکم للہ ✣

غرضکہ بہت سے علما اور صلحا اور صوفی اور حاجی مقتول ہوے اور ان مفسدون نے مکہ والون مین سے جسکو پایا اوسکو مار ڈالا مگر جو شخص پہاڑون مین جا چھپا اور منجملہ بھاگنے والونکے مکہ کا قاضی یحیی بن عبد الرحمن قریشی تھا قرامطہ نے اوسکا مکان اور اسباب لوٹ لیا اوسکے مال کی قیمت ڈیڑھ لاکھ تھی اس برس کسی نے حج نہ کیا اور بجز تھوڑے سے آدمیون بدون امام کے عرفات مین بھی کوئی نہ ٹھہرا ہوا اور یہ تھوڑے بھی گویا موت کے منہ مین کھڑے تھے۔ ابو طاہر نے خانہ کعبہ کا خزانہ اور چاندی سونیکا اسباب اور اوسکا غلاف لے لیا اور چاہا کہ مقام ابراہیم کو بھی لیجا کر اپنے دار الہجرۃ مین جسکو کعبہ بنایا تھا رکھے لیکن اوسکو نہ پایا کیونکہ خدام کعبہ نے اوسکو کسی گھاٹی مین چھپا دیا تھا اور چودھوین ذی الحجہ کو یکشنبہ کے روز عصر کے وقت جعفر بن علاج معمار نے ابو طاہر کے حکم سے حجر اسود کو اکھاڑا تو اوسکی جگہ خالی رہگئی طواف کرنے والے اوس خالی جگہ مین اپنے ہاتھ رکھتے تھے ابو طاہر نے مکہ مین گیارہ دن قیام کیا اور جب یہ خبر عبید اللہ مہدی کو جو اونکا مرشد تھا پہونچی اور قرامطہ اپنے گمان مین توقع رکھتے تھے کہ وہ ہمارے اس فعل کو بہت اچھا جانیگا تو مہدی نے اوسکے جواب مین لکھا کہ خدا تجھکو لعنت کرے پھر لعنت کرے اسوجہ سے ابو طاہر مہدی کی اطاعت سے منحرف ہو گیا اور حجر اسود اون لوگون کے پاس بائیس برس رہا اوسکے سبب سے لوگون کو ترغیب دیتے تھے اس طمع سے کہ اونکے شہر دار الہجرۃ کا حج ہونے لگے مگر خدا اور اوسکے رسول کو یہ امر منظور نہ تھا پھر ابو طاہر خبیث بیماری آگا یعنے جذام مین مبتلا ہوا اور اوسکا گوشت کیڑونکے ساتھ جھڑنے لگا اور اوسی بدتر حالت مین راہی دوزخ ہوا اور جب قرامطہ کو اس سے ناامیدی ہوئی کہ حاجی اونکے کعبہ کی طرف جاوین تو اونھون نے حجر اسود کو بیت اللہ مین اوسکے مقام پر رکھدیا اسطرح کہ سنبر بن حسن

قرمطی مکہ مین بروز سہ شنبہ ۳۳۹ھ مین مع حجر اسود کو آیا جب کعبہ کے میدان مین پونہچا تو امیر مکہ یعنی شریف
جعفر بن محمد عباسی اوسکے ساتھ ہوا اوسنے ایک زنبیل مین سے حجر اسود نکالا جسکے طول اور عرض مین چاندی
کی میخین اون درزون کو بند کرنیکے لیے لگی تھین جو اوکھاڑنے کے بعد اوسمین اونکی یہان پڑگئے تھے اور
اوسکے ساتھ کچھ پیچ حاضر کی کہ اوس سے حجر اسود اپنی جگہ چسپان کیا جاوے حسن بن مرزوق معمار نے
حجر اسود کو اوسکی جگہ مین رکھا اور بعض کہتے ہین کہ خود سنبر نے اپنے ہاتھ سے اوسکو رکھا اور محمد بن
خزاعی نے حجر اسود کے سر مین سیاہی دیکھی اور باقی کو سفید دیکھا اور اس سے پیشتر منصور بن
عبیدی نے ایک آدمی کو خط لیکر احمد بن ابو سعید قرمطی برادر ابو طاہر کے پچاس ہزار اشرفیان
حجر اسود کے عوض بھیجین کہ وہ اوسکو واپس کردے - اوسنے اونکو قبول نکیا اور حکم ترکی نے
بھی پچاس ہزار اشرفیان قرامطہ کو دینے کہین مگر اونھون نے حجر اسود کے دینے سے انکار کیا اور کہا
کہ ہمنے اوسکو حکم کے ساتھ لیا ہے اور بجز حکم کے ہم اوسکو نہ پھیرینگے یعنی بدون حکم خدا یا حکم مہدی
کے اور یہ باتین اوسوقت ہوئین کہ اونھون نے حجر اسود کو بیچا کر اپنے کعبہ مین رکھنا چاہا تھا اور
سنبر نے اوسکے واپس لانیکے وقت یہ بیان کیا کہ ہمنے حجر اسود کو اپنے حاکم کے حکم سے واپس کیا پھر
خدام کعبہ نے حجر اسود کے نصب کرنے مین خوب استحکام کیا کہ مبادا کوئی فتنہ ایسا ہی پیش نہ آوے
جیسا یہ قرامطہ کا ہنگامہ ہوا اور حجر اسود کا اوکھاڑنا اور حاجیونکا مقتول ہونا اسوجہ سے ہوا کہ خلافت
عباسیہ بغداد مین ضعیف ہوگئی تھی پھر بتدریج ضعف زیادہ ہوتا گیا یہانتک کہ اونکی دولت مستعصم
باللہ کے زمانہ مین زائل ہوگئی یہ خلفاء عباسیہ مین سے سینتیسوان تھا سب سے پہلے خلیفہ ابو العباس
سفاح ہے جو عبداللہ بن عباس کا پوتا تھا اسکی خلافت ایک سو بتیس برس بعد سنہ ہجری کی شروع ہوئی اور مستعصم کی شہادت
ہلاکو خان کے حکم سے ۶۵۶ھ مین ہوئی اور اس قصہ کا خلاصہ بلا تکلف گلو گیر یہ ہے کہ جب ہلاکو نے خلافت بغداد کا ارادہ کیا تو
علاء الدین خوارزم شاہ نے اوسکا مقابلہ کرکے اوسکو کئی بار شکست دی پھر علاء الدین مقتول ہوا اور مستعصم خواب
غفلت مین تھا کیونکہ معز الدین محمد علقمی رافضی اوسکا وزیر تھا کہ اوسکو فریب
دیتا تھا اور ہلاکو سے خط و کتابت ملک بغداد کی طمع دلانے کو رکھتا تھا یہانتک کہ ہلاکو

بغداد کے پاس پونہچا اور خلیفہ کو خط بھیجکر طلب کیا اوسوقت خلیفہ اپنے خواب سے بیدار ہوا لیکن
اس بیداری سے اوسکو کچھ فائدہ نہ ہوا اور اوسکے پاس لشکر بھی نہ تھا اور ہلاکو کے پاس قریب
چالیس ہزار کے فوج تھی اور جب باہم لڑائی ہوئی تو خلیفہ نے شکست کھائی اور پشت دی اور
گرفتار ہو گیا لیکن ہلاکو نے اوسکو کئی دن تک جان سے نہ مارا یہانتک کہ جو چیز اوسکی پسند تھی
وہ چھین لی پھر یہ حکم کیا کہ اوسکو پاؤن مین پامال کیا جاوے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے
حکم کیا اوسنے مرنیکی حالت مین یہ آیہ پڑھی اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ الآیہ یعنی جب اجل آتی ہے
تو نہ آگے بڑھتی ہے نہ پیچھے ہٹتی ہے اور متوکل عباسی کے عجیب حالات مین سے ایک یہ ہے کہ اپنی
خلافت کے شروع مین سنتون کا زندہ کرنیوالا اور بدعتون کا دور کرنیوالا تھا سنہ ۲۳۶ھ مین اوسنے
حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر کو مسمار کیا اور مکانات کو گراکر کھیت بنا دیا اور
اوسکی زیارت سے لوگون کو منع کیا اور خلفاء عباسی کی آخر خدمت حرم شریف کی وہ ہے جو
عبارت عربی مین سنگ سفید منقش پر کندہ کی ہوئی ہے اوسکا ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اس مطاف شریف کی عمارت کے لیے ہمارے سردار اور امام بزرگ ابو جعفر منصور مستنصر باللہ
امیر المومنین نے حکم کیا جنکی اطاعت سب امتون پر فرض ہے اللہ تعالی اوسکو اوسکی امیدون پر
پونہچاوے اور اوسکے اعمال کو باقیات صالحات سے آراستہ کرے یہ تعمیر سنہ ۱۳۱ھ کے مہینون مین
ہوئی وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اور مستعصم باللہ اسی ابو جعفر کا بیٹا ہے پھر بعد خلفاء عباسیہ کی
خدمت کعبہ مین قوم چراکسہ قائم ہوئی یہ لوگ اطراف خوارزم کے ترک تھے انکی مدت سلطنت
ایکسو اٹھائیس برس ہے اور اونکے شمار بتیس انمین سے اول ظاہر برقوق بن انص چرکسی
ہے اوسنے ملک کو مال اس غرض سے بھیجا کہ اوس سے مسجد حرام کی نہر منہدم کی مرمت
کیجاوے اور مدرسہ برقومیہ بنایا جائے اور اوسکے بیٹے فرج کے زمانہ مین اٹھائیسوین
شوال سنہ ۸۰۲ھ مین مسجد حرام مین آگ لگی اور یہ آگ اوس رباط سے نکلی جو باب حزورہ سے
ملی ہوئی ہے اس رباط کو ابو القاسم ابراہیم رامشہ فارسی نے صوفیہ کے لیے سنہ ۵۲۹ھ مین

بنایا تھا چنانچہ ایک پتھر پر اجنبی خط مین یہ مضمون لکھا ہی اور آگ کا لگنا اسطرح ہوا کہ ایک
چوہے نے چراغ کی بتی ایک حجرہ مین گھسیٹی اور جو چیزین اوسمین تھین اونکو جلا کر اوسکی
چھت مین لگ گئی اور اوسکی جالی مین سے نکل کر مسجد کی چھت مین لگی اور غربی جانب تک
پھیلتی چلی گئی یہان تک کہ شامی جانب کو باب عجلہ تک پہونچکر تمام ہوئی اور باب عجلہ سے
اسطرف اوسکا بجھنا ممکن نہ تھا اور وہان اسواسطے ختم ہوئی کہ ایک بڑی سیل نے اوس جگہ
کے دو ستون گرا دیے تھے اور اسیوجہ سے چھت گر پڑی تھی تو آگ باب عجلہ سے آگے نہ بڑھ سکی
کیونکہ چھت کا اتصال نہ تھا اس آگ نے ایک سو تیس ستون سنگ مرمر کے جلا دیے اور وہ جلکر
چونہ ہوگئے اور سیل عظیم مذکورۂ بالا کا واقعہ اسطرح ہی کہ اسی سال کے ماہ جمادی الاول مین
بارش شدید کے بعد ایک رو آئی جسکے پانی نے مسجد کو بھر دیا یہانتک کہ قندیلون تک پہونچکر
دروازہ کی راہ سے کعبہ مین گھس گیا اور اس سیل مین بہت سے لوگ ڈوب گئے پھر سنہ ۸۰۳ مین
بیسق ظاہری مصر کا امیر الحاج آیا اوسنے حج کیا اور مسجد کو کوڑے اور مٹی سے صاف کیا اور بنیادین
کھودین اور اونکو زمین کے ہموار خوب مضبوطی کے ساتھ بھرا اسطرح کہ بنیادونکو بڑے بڑے پتھر جیسے
شطرنج کے خانون کی صورت بنایا اور تقاطع کی جگہو نپر ستون نصب کیے سب ستون سنگ مرمر
کے تھے جنکے جوڑون پر لوہی کا پیوند تھا اوس عمارت کی تکمیل آخر شعبان سنہ ۸۰۴ مین ہوئی
اور بیسق مصر کو چھت کی کڑیون کی تیاری کے لیے گیا اور سنہ ۸۰۷ مین مکہ مین پھر آیا اور اس خدمت پر
آمادہ ہوا اور شہتیر چھت کے لیے لایا اور انکو طرح طرح کے رنگون سے منقش کیا اور بہت عمدہ استحکام
اور کامل تعمیر کے ساتھ یہ چھت پوری کی اور اسمین قندیلین لٹکائین اور چارون مصلے
چارون مذہب کے قدیم ہیئت پر تیار کیے اور رباطین بنوائین اور ناصر الدین فرج کے زمانہ مین
غیاث الدین سکندر شاہ سلطان بنگالہ نے بہت سی خیرات خدام کعبہ اور مدرسہ اور رباط کی تعمیر
کے لیے بھیجی وہ خیرات تقسیم کی گئی اور رباط و مدرسہ بنوائے گئے اور سنہ ۸۱۳ مین اکثر جگہ جہان سے کثرت
بارش مین پانی ٹپکتا تھا ترمیم کی گئی اور مولد سلطان چہارم جرکسی کے عہد مین سنہ ۸۲۵ مین مکہ مین

قحط ہوا اسقدر کہ گیہون کا ایک بوجھ بیس اشرفیون کی عوض فروخت ہوتا تھا اور ایک خربوزہ ایک اشرفی کو اور اسی سال کے جمادی الآخر مین ایک عجیب وقعہ ہوا کہ مسمی فارقی حمّال کا اونٹ اوسکے پاس سے بھاگ کر حرم مین داخل ہوا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگا لوگ اوسکو پکڑنا چاہتے تھے اور وہ پکڑنے والون کو کاٹتا تھا آخر اونھون نے اوسکو چھوڑ دیا اوسنے سات پھیرے یعنی طواف کیے پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور مقام حنفیہ کیطرف جا کر میزاب رحمت کے مقابل کھڑا ہوا پھر بیٹھ رہا اور زمین پر لیٹ کر مر گیا لوگون نے اوسکو اوٹھا کر صفا اور مروہ کے درمیان دفن کر دیا اور حرمین کے بڑے خادمون مین سے ملک اشرف قایتبائی چراکسہ مین سے سولھوان سلطان ہی یہ شخص سنہ ۸۷۲ مین حاکم ہوا اور بہت سے بدایا اور نذرین حرمین مین بھیجین اور مسجد خیف منیٰ مین بنائی اور اوسکے بیچ مین ایک بڑا قبہ اذان کا مقام بنایا اور عرفات مین مسجد نمرہ بنائی اور مسجد مزدلفہ کی استکاری کی عرفات کی نہر کی تجدید کی اور خلیص کی نہر کی ترمیم اور مسجد حرام کے لیے منبر بھیجا اور مسجد حرام کی چھت کے شہتیر ونکو سنہ مین درست کیا اور مطاف کے پتھرون کی درزون کو بند کیا اور خانہ کعبہ کے اندر سنگ مرمر کا فرش کیا اور مدرسے اور رباط بنوائے اور صدقات و خیرات بیشمار مقرر کیے اور مصر مین بہت سے دیہات وقف کر دیے کہ وہانسے بہت سا غلہ جمع ہو کر ہر سال مکہ مین آتا تھا اور سنہ مین خود حج کو آیا اور مکہ والون پر اتنے مال تقسیم کیے جنکا کچھ حصر اور شمار نہین اور جو شخص چراکسہ مین سے اوسکے بعد ہوا اوسنے بھی ایسا ہی کچھ کیا پھر اس قوم نے ظلم کرنا شروع کیا تو سنہ ۹۲۳ مین زمین مصر سے اونکو صاف کر دیا اور اونکی دولت اسطرح تمام ہوئی کہ اونکا آخر حاکم طومان باہی سلطان سلیم خان غوری سے لڑا اور اوس سے شکست کھائی اور سلیم خان نے اوسکو سولی دی اس غوری نے باب ابراہیم بنایا اور اوسپر ایک محل اور اوسکی دونون طرف مین دو مکان اور دروازہ کے گرد کرائے کے لیے حویلیان تعمیر کین اور وضو کی جگہ دروازہ سے باہر داہنے ہاتھ کو بنوائی اور یہ وضو خانہ اب بیکار ہی کیونکہ اوسکے پانی کی بدبو مسجد مین پہونچی تھی اور اوسی نے جدہ کی شہر پناہ بنوائی اس شہر مین پہلے شہر پناہ

نہ تھی اب خلاصہ لکھنے والا کہتا ہی کہ چونکہ مسجد حرام مین اور خاص مکہ مین فقراکی عمارات بیحد و بیشمار تھین اور مین اپنی کتاب کو مختصر لکھا چاہتا تھا اسلیے مین نے اکثر کا حال ترک کر دیا اور ازانجا کہ حرمین شریفین کی خدمت سلطنت عثمانیہ کی ابتداء دولت سے اس ہمارے زمانہ تک کہ سنہ ۱۲۶۹ ہین بلحاظ عمارات وخیرات وصدقات کے بیحد و بیشمار ہین اسلیے مین چاہتا ہون کہ اول خانۂ کعبہ اور مسجد کا شرف اور اوسمین اداء نماز کا ثواب اور طواف اور عمرہ اور حج کا ثواب لکھکر ان عمارات وغیرہ کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھون -

فصل بیضاوی وغیرہ مین لکھا ہے کہ پرند اوڑنے کے وقت خانۂ کعبہ کے مقابل سے ہمیشہ یکسو ہو جاتے تھے اور درندہ حیوانات موذی ہرن وغیرہ سے حرم مین ملے جلے رہتے تھے کچھ اونسے تعرض نکرتے تھے اور جس جابر نے اوسکی برائی کا قصد کیا وہ ہلاک ہوا یا نکالا گیا اور ابو سعید بن ابوالحسن بصری تابعی کے رسالہ مین لکھا ہی کہ خانۂ کعبہ کا اول طواف دو ہزار برس آدم علیہ السلام کے پیشتر فرشتون نے کیا اور جس فرشتہ کو اللہ تعالی آسمانون سے زمین پر کسی کام کو بھیجتا ہی تو وہ فرشتہ اول عرش کے نیچے غسل کر کے احرام کے ساتھ اوترکر خانۂ کعبہ سے ابتدا کرتا ہی کہ سات بار اوسکا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دوگانہ طواف پڑھتا ہی پھر جس کام کو بھیجا گیا اوسکے لیے جاتا ہی اور جس پیغمبر کو اوسکی قوم نے جھٹلایا تو اوسنے بھی مکہ مین آکر کعبہ کے پاس زندگی بھر اللہ کی عبادت کی اور کعبہ کے گرد تین سو انبیا کی قبرین ہین اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ایسے ستر انبیا کی قبرین ہین جو بھوک اور جوؤن کے سبب سے واصل بحق ہوے اور حضرت اسمعیلؑ اور اونکی والدہ ہاجرہ علیہما السلام کی قبرین حطیم مین میزاب رحمت کے نیچے ہین اور حضرت نوح اور صالح علیہما السلام کی قبرین چاہ زمزم اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین دوسری مسجدون کی ہزار نماز کے برابر ہی سوا مسجد حرام کے کہ اوسکے اندر ایک نماز دوسری مسجدون مین لاکھ نماز کے برابر ہو اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اوسمین جماعت سے نماز پڑھے تو یہ نماز دوسری مسجدون کی دو کروڑ پچیس لاکھ کے برابر ہو اور مروی ہی کہ اللہ جل شانہ

کے پاس سے ہر روز ایکسو بیس رحمتین اوترتی ہین اونمین سے طواف کرنے والونکے لیے ساٹھ ہین اور
نماز پڑھنے والون کے لیے چالیس اور کعبہ کیطرف دیکھنے والون کے لیے بیس اور نیز فرمایا کہ کعبہ کی طرف
نگاہ کرنا عبادت ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے ایمان اور
تصدیق کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف نظر کی اور اوس نظر کو اچھا جانا تو اوسکے اول وآخر کے
سب گناہ بخشے جاوینگے اور قیامت کو عذاب وعقاب سے مامون اوٹھایا جائیگا اور اللہ تعالی مکہ
والون کو قیامت کے دن بیخوف لوگون مین اوٹھائیگا اور جس شخص نے خانہ کعبہ کو دیکھا اور کف
دریا کے برابر اوسکی خطائین تھین تو اللہ تعالی اوسکی کل خطائین معاف کریگا اور چاہ زمزم کی
طرف دیکھنا عبادت ہی اور نفاق سے مامون رہتا ہی اور مروی ہی کہ حرم مین جنت کے آٹھ دروازے
کعبہ کی طرف قیامت تک کھلے ہوے ہین ایک دروازہ خود کعبہ کا دروازہ ہی دوم میزاب کے نیچے
سوم رکن یمانی کے پاس چہارم حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پنجم مقام ابراہیم کے پیچھے
ششم چاہ زمزم کے پاس ہفتم کوہ صفا پر ہشتم کوہ مروہ پر۔ اور مروی ہی کہ جو کوئی کعبہ مین
داخل ہوتا ہی وہ اللہ کی رحمت مین داخل ہوتا ہی اور جو کوئی اوس سے باہر نکلتا ہی تو وہ اللہ
تعالی کی مغفرت کے ساتھ نکلتا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کعبہ مین
داخل ہوا وہ اللہ کی رحمت اور اوسکے رمنے اور اوسکے امن مین داخل ہوا اور جو کوئی اوس سے
نکلا تو گناہ بخشا ہوا نکلا اور پندرہ جگہہ مین دعا مقبول ہوتی ہی رد نہین کیجاتی ایک کعبہ کے اندر
ایک رکن یمانی کے پاس ایک میزاب کے نیچے ایک حطیم مین ایک مقام ابراہیم کے نیچے ایک
چاہ زمزم کے پاس ایک کوہ صفا پر ایک کوہ مروہ پر ایک موقف یعنے مزدلفہ مین۔ ایک مشعر
حرام یعنے منی کے قریب ایک تینون جمرون یعنے شیطان کے منارون کے پاس اور انکے سوا
دوسری جگہہ اور بھی ہین جو بتفسیر مذکور ہوئین اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جگہونمین
سے بہتر اور پاک تر اور زیادہ صاف اور خداء تعالی سے زیادہ قریب حجر اسود اور رکن یمانی کی درمیان
کی جگہہ ہی اور نیز فرمایا کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان جنت کی گلزارون مین سے ایک گلزار ہی

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حجر اسود کے پاس دعا کرتا ہی اوسکی دعا مقبول ہوتی ہی
اور ایسا ہی رکن یمانی کے پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج یا عمرہ کی حالت مین وفات
پائے تو اوس سے تعرض نہین کیا جاتا اور نہ حساب کیا جائے بلکہ اوسکو یون کہا جاتا ہی کہ تو جنت مین عذاب
و عقاب سے محفوظ و مامون شخصون کے ہمراہ داخل ہو اور نیز فرمایا کہ جس شخص نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی وہ عذاب
سے مامون ہوا اور نیز فرمایا کہ جس شخص نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین ادا کین اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاوینگے
اور اوسکو بھی چند نیکیان اون لوگون کی گنتی کے برابر ملینگی جنھون نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی ہوگی اور اللہ تعالی اوسکو
قیامت کے دن فزع اکبر یعنے بڑے خوف سے محفوظ رکھیگا اور جبریل ؑ اور میکائیل ؑ اور سب
فرشتون کو حکم کریگا کہ اوسکے لیے قیامت تک مغفرت چاہین اور جس کسی نے میزاب رحمت کے
نیچے دو رکعتین پڑہین وہ اپنے گناہ سے ایسا صاف ہو جائیگا جیسا اوس دن تھا کہ اوسکی مان نے
اوسکو جنا تھا اور جسنے حجر اسود کو ہاتھ لگایا وہ اپنے گناہون سے ایسا نکلا جیسے اوس دن کہ اوسکی
مان نے اوسکو جنا اور جسنے حطیم مین رکن شامی کی طرف دو رکعتین پڑہین اوسنے گویا ستر ہزار
راتین عبادت مین بسر کین اور اوسکو ثواب ہر مومن مرد اور مومن عورت کے برابر ہوگا اور
گویا اوسنے چالیس حج مقبول کیے اور جسنے کعبہ کے دروازہ کے سامنے چار رکعتین پڑھین اوسنے
گویا اللہ کی عبادت اوسکی سب مخلوق کی عبادت کے برابر کی اور ستر ہزار فرشتے اوسکے لیے دعاء
رحمت کرتے ہین۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود اللہ تعالی کا داہنا
ہاتھ زمین مین ہی اوس سے اللہ تعالی اپنے بندون سے مصافحہ کرتا ہی جیسے تم مین سے کوئی
اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہی اور جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نصیب نہوئی اور اوسنے
حجر اسود کو ہاتھ لگایا تو اوسکا یہ ہاتھ لگانا اللہ تعالے اور اوسکے رسول سے بیعت کرنی ہی
اور اگر حجر اسود پر مشرکون کی نجاستین نہ لگتین تو جو کوئی بیمار طلب شفا کے لیے اوسکو ہاتھ
لگاتا وہ تندرست ہو جاتا اور جسنے خانہ کعبہ کا حج پیادہ پا کیا اللہ تعالی اوسکے ہر قدم کے
عوض ستر ہزار حرم کے حسنات لکھتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنات کی تفسیر

اسطرح فرمائی کہ ایک نیکی لاکھ کے برابر ہوگی۔ اور جسنے کعبہ کے گرد کسی جگہ نماز پڑھی وہ اپنے
گناہون سے ایسا صاف ہوا جیسے اوس دن کہ اوسکی مان نے اوسکو جنا۔ اور سب جگھون مین سے
محبوب تر اللہ کو وہ جگہہ ہے کہ مقام اور ملتزم کے بیچ مین ہی اور حجر اسود اللہ تعالی کا ہاتھ اوسکی
زمین مین ہی وہ اوس سے مصافحہ کرتا ہی اپنے بندون مین سے جس کسی سے چاہتا ہی۔ اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم قیامت کے دن آوینگے کہ جبل ابو قبیس کے
برابر اون مین سے ہر ایک ہوگا اور دونون کی دو دو آنکھین اور دو دو بانین اور دو لب ہونگے
وہ اپنے ہر وفادار کی گواہی دینگے یعنے جسنے طواف کیا ہوگا اور حجر اسود کو ہاتھ لگایا ہوگا اور مقام
ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی ہوگی۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتون مین
اللہ کے نزدیک بہت بڑے وہ ہین جو اوسکے عرش کے گرد طواف کرتے ہین اور بنی آدم مین سے
بزرگتر وہ لوگ ہین جو اوسکے گھر کے گرد طواف کرتے ہین اور نیز فرمایا کہ جسنے خانہ کعبہ کے گرد سخت
حرارت کے دن مین ننگے سر سات بار طواف کیا اور ہر دورہ مین حجر اسود کو بوسہ دیا بدون
اس بات کے کہ کسیکو ایذا دے اور ذکر الٰہی کے سوا کلام کم کیا یا بجز ذکر اللہ کے اور کچھ گفتگو نہ کی تو
اوسکے لیے ہر قدم کے ساتھ کہ اوٹھاتا ہی اور رکھتا ہی ستر ہزار نیکیان ہونگی اور ستر ہزار برائیان
اوس سے دور ہونگی اور ہزار درجے اوسکے بلند کیے جاوینگے اور فرمایا کہ پیادہ طواف کرنیوالے
کی فضیلت سوار پر ایسی ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو فضیلت باقی ستارون پر ہی۔ اور
فرمایا کہ جسنے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا اللہ تعالی اوسکو ہر قدم پر ستر ہزار درجے بلند کریگا اور
ستر ہزار نیکیان عنایت فرمایگا اور ستر ہزار شفاعتین اوسکی مسلمان اہلبیت کے حق مین جسکو وہ
چاہی منظور فرمایگا اگر وہ چاہے دنیا مین دے اور چاہے آخرت مین اوسکے لیے ذخیرہ کیا جائے
اور فرمایا کہ اللہ تعالی کا ایک دن عمدہ اور روشن مقرر ہی جس مین وہ اپنے حرم والون کو نظر رحمت
سے دیکھتا ہی تو جسکو اوسنے کھڑا ہوا نماز پڑھتے دیکھا اوسکی مغفرت فرمائی اور جسکو اوسنے طواف
کرتے دیکھا اوسکی بخشش کی اور جسکو کعبہ کی طرف متوجہ دیکھا اوسکی آمرزش کی اور فرشتے عرض

کہتے ہین کہ یارب سوائے سونے والون کے کوئی بخشش سے باقی نہین رہا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہی کہ خانہ کعبہ کے گرد سونیوالون کو بھی ثواب مین شریک کردیئے وہ بھی ثواب سی خالی
نہ رہین۔ اور نیز فرمایا کہ کعبہ ستر ہزار فرشتون سے ڈھکا ہوا ہی جو کوئی اوسکا طواف کرتا
ہو فرشتے اوسکے لیے بخشش چاہتے ہین اور اوسپر رحمت بھیجتے ہین اور فرمایا کہ طواف
کرنیوالا اللہ کی رحمت مین داخل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنیوالونسے
فرشتون پر فخر کرتا ہے اور فرمایا کہ خانہ کعبہ کا بہت طواف کیا کرو پہلے اس سے کہ تم اوسکے
طواف سے روکے جاؤ کیونکہ مین دیکھ رہا ہون ایک مرد حبشی گنجے کجدست کشادہ
پاشنہ کو جسکا نام صفح ہی کہ کعبہ پر بیٹھا ہوا اوسکو ڈھا رہا ہی ایک ایک پتھر گراتا ہی اور فرمایا
کہ حج اور عمرہ کرنیوالے اللہ کے مہمان ہین اگر وہ اوس سے کچھ مانگین تو رحمت فرماوے
اور اگر دعا کرین تو قبول فرمائے اور اگر خیرات کرین تو اونکو ایک درم کے بدلے ساتھ لاکھ
درم کا ثواب عنایت کرے اور ایک روایت مین ایک کرور سات لاکھ درم آیا ہی اور جو کوئی
لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتا ہی تو اوسکی تہلیل و تکبیر کے ساتھ زمین کی ہر چیز تہلیل و تکبیر کہتی
ہی جہان تک کہ زمین ہی یا یہ مراد ہی کہ جہان تک اوسکی آواز پہنچے اور اسی حدیث مین درم
کی تفسیر اسطرح آئی ہی کہ اون سات لاکھ درم سے ایک درم تمہارے اس پہاڑ سے بھاری ہوگا
اور آپ نے جبل ابو قبیس کی طرف اشارہ فرمایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اون گناہون کا کفارہ ہی جو دونون عمرون کے درمیان مین
عمرہ کرنے والے سے سرزد ہون اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہین مبرور سے مراد
حج مقبول ہی اور فرمایا کہ ماہ رمضان مین عمرہ کرنا اوس حج کے برابر ہی جو میرے ساتھ ہو اور فرمایا
کہ کوئی عمل حج مبرور سے بہتر نہین۔ اور فرمایا کہ حج غیر مقبول کا عمرہ دنیا اور مافیہا سی بہتر ہے
اور جس شخص کا حج قبول نہین ہوا۔ اوس سے کہا جاتا ہی کہ تو اپنے گناہون سے نکل آ اور جسکا
حج مقبول ہوتا ہی تو وہ بڑے مقصد کو پہنچتا ہی اور فرمایا کہ جس کسی نے حج کیا اور بُرا نہ کہا یعنی ریا نکو

غیبت اور نامشروع کلام سے محفوظ رکھا اور فسق و فجور نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا باہر ہوگا جیسے اوس دن کہ اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا اور جو آدمی کہ حج کی وصیت لکھواتا ہی تو اللہ تعالی تین شخصوں کو حج کا سا ثواب لکھتا ہی اول وصیت نامہ لکھنے والے کے لیے دوم وصیت کرنے والے کے واسطے۔ سوم اوس شخص کے لیے جسنے وصیت کو پورا کیا۔ اور جس کسی نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا اوسکے لیے دو حج لکھے جاتے ہین ایک خود اوسکے لیے اور دوسرا اوسکے والدین کے لیے اور جس شخص نے کسی میت کی طرف سے بدون اوسکی وصیت کے حج کیا تو میت کے واسطے ایک حج لکھا جاتا ہی اور اوس شخص کے لیے جسنے میت کی طرف سے حج کیا ستر حج لکھے جاتے ہین۔ اور فرمایا کہ جب عرفہ کے روز زوال کے بعد کا وقت ہوتا ہی اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماکر اپنے بندون کو نظر کرتا ہی اور اونسے اپنے فرشتون پر فخر کرکے فرماتا ہی کہ اے میرے فرشتو کیا تم میرے بندون کو نہین دیکھتے کہ دور کی راہون سے پراگندہ بال غبار آلودہ میری طرف متوجہ ہین اور میری رحمت اور مغفرت کے امیدوار ہین اے میرے فرشتو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اونکے بدکار کو نیکیون کے طفیل مین بخشدیا اونمین سے بعض کی شفاعت بعض کے حق مین مقبول فرمائی اور اونکی مغفرت کی اے میرے بندو تم سب ایسے حال مین رخصت ہو کہ تمھارے پچھلے گناہ بخشے گئے اب اِسکے بعد از سر نو عمل کرو کیونکہ مین تمھارے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور پرانے اور نئے سب معاف کرچکا۔

چوتھا باب

آل عثمان کے قائم ہونیکا بیان خدمات کعبہ اور مسجد حرام کے لیے اور اس بارہ مین اونکی ہمتون کے صرف کرنیکا ذکر۔ اول یہ جاننا چاہیئے کہ ان لوگون کی دولت قاہرہ کا خاتمہ امام مہدی علیہ السلام کی خلافت کے شروع پر ہوگا جیسے بظاہر حدیثون سے مفہوم ہوتا ہی یعنے جسوقت نصاریٰ ملک روم کو لے لینگے اوسوقت عمر امام مہدیؑ کی چالیس برس کی ہوگی اور مدینہ سے چھپ کر مکہ کو تشریف لیجاینگے شروع اس دولت کا عثمان غازی سے ہی یہ شخص گرد تاتار کے ترکمان پیادون سے ہے

ترکمن ایک جنگل ہی جسمین ترک رہتے ہین اونکے گھر چمڑے کے خیمے ہین اور ایک جگہہ پر قیام نہین کرتے اون لوگون کو ترکمان کہتے ہین اور یہ عثمان طغرل بن سلیمان شاہ کا بیٹا تھا جسکا نسب یافث بن نوح علیہ السلام سے ملتا ہی۔ غرضکہ عثمان بلاد روم کا حاکم سنہ ۶۹۹ھ مین ہوا اور وہ چوتھا جد ہی بہترین خلفاء آل عثمان کا یعنے سلطان سلیم خان بن سلطان بایزید خان یلدرم بن سلطان مرادخان بن سلطان اورخان بن سلطان عثمان کا اور عثمان کی خلافت کا زمانہ سنہ مین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اورخان سلطان غازی سنہ ۷۳۶ھ مین حاکم ہوا پھر ایک برس کے بعد سلطان مرادخان پھر اوسکے بعد سنہ ۸۰۰ھ مین سلطان بایزید یلدرم امیر تیمور گورگان کے غلبہ کے زمانہ مین اس بایزید کے وقت مین سلطنت کے غلبہ مین کچھ انکسار آیا اوسکی وجہ یہ ہوئی کہ امیر تیمور نے اوس سے درخواست کی کہ جس شخص نے ہماری بے ادبی کی اوسکو اپنے پاس سے نکالدو بایزید نے غصہ ہوکر امیر کو جواب سخت لکھا اور لڑائی مین جلدی کی اور اوسکے وزرا اور رفقا نے اوس سے بیوفائی کی حتی کہ اوسکے بیٹے نے بھی ساتھ ندیا۔ اور بھاگ گیا اس اجمال کی تفصیل یہ ہی کہ تیمور کے امرا مین سے دو شخص اوس سے منحرف ہوکر سلطان بایزید کے پاس گئے اور اوسکے مقرب بنے امیر تیمور نے بایزید کو لکھا کہ ہمارے دونون مجرمون کو اپنے پاس سے نکالدو بایزید اس خط کو دیکھکر غضبناک ہوا اور جواب مین سخت وسست لکھا اور جنگ کی درخواست کی۔ امیر تیمور اپنے وزرا اور امرا کو کہ تیمور کے ہمراہ تھے اپنے ہمراہ لیکر نامعلوم راستے سے روم کو روانہ ہوا اور بایزید راہ مشہور سے بارادہ جنگ تیمور نکلا وہ راہ ہی مین تھا کہ امیر تیمور روم مین پونہچگیا۔ بایزید یہ خبر سنکر ہراسان ہوا اور روم کو پھرا اوسکے وزرا اور امرا اور بیٹے نے پہلوتہی کی غرضکہ بایزید نے شکست کہائی چنانچہ یہ قصہ تاریخ تیموری مین مفصل مرقوم ہی پھر بایزید کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد خان سنہ ۸۱۶ھ مین حاکم ہوا اس سلطان کے عہد مین شاہ اسمعیل بن حیدر بن جنید صفوی عجم مین ظاہر ہوا اور رفض کو پھیلایا سلطان نے اسمعیل کو شکست دیکر قتل کیا اس شخص کے جد اعلی

صفی الدین قدوۃ المشایخ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ ہین محمد خان کے بعد مراد خان ثانی
سنہ ۸۲۴ مین پھر سلطان محمد سنہ ۸۵۵ مین پھر بایزید خان دوم سنہ ۸۸۶ مین پھر اوسکی جگہ پہ سلیم خان
سنہ ۹۱۸ مین سلیمان خان سنہ ۹۲۶ مین پھر سلیم خان ثانی سنہ ۹۷۴ مین پھر مراد خان ثالث سنہ ۹۸۲
مین یہ سلطان ہمعصر کتاب عربی کے مصنف فقیہ قطب الدین مکی کا تھا اوسکے بعد سلطان احمد خان
سنہ ۱۰۱۱ مین پھر عبد المجید خان پھر محمود خان پھر عبد المجید خان جو اب ہمارا سلطان ہے۔ اور
واضح ہو کہ زمانۂ عثمان خان سے ہمارے اس سلطان کے عہد تک کہ سنہ ۱۲۶۶ ہے حاکم ہوا ہے
اون لوگون کی سلطنت غالب رہی اور غالب ہی اور سب بڑے بڑے بادشاہ تھوڑی
بہت اس بارگاہ روشن کی اطاعت کرتے ہین اور وجہ اسکی یہی ہی کہ یہ لوگ اس
مکان رفیع الشان اور شہر پاک اور رصافت یعنی کعبہ معظمہ کی خدمت مین ہمہ تن مصروف
ہین اونکی خدمات کا حال یہ ہی کہ بایزید خان نے حرمین والون کے لیے چودہ ہزار اشرفیون
کا خریطہ ہر سال مین مقرر کیا اور ایک یہ کہ کعبہ کا غلاف اور رومی محمل اور سات ہزار اردب
کا سالانہ حرمین والون اور اونکے مجاورون کے لیے آتا ہی اور اردب ایک گون ہی جسمین
ہندوستان کے چار من کے قریب غلہ ہوتا ہے اور ایک یہ کہ اوسنے فقہا مکہ کے نام بیاضون
مین لکھکر اونکے لیے اور دوسرون کے لیے ہر سال دینا مقرر کیے جو آجتک جاری ہین علاوہ
اسکے مساکین کو ہر روز کھانا دینا اور خدام کعبہ کا وظیفہ روپیہ اور لشکرون کا سالانہ اور توپون
اور قلعون اور شیشہ آلات اور فانوسون اور شمعون اور اونکے خادمون کے اخراجات
اتنے ہین کہ کسی بادشاہ سے ایک سال کا صرف بھی پورا نہین ہو سکتا چہ جائیکہ سالہا
بیشمار تک اسی طرح صرف ہوتے رہین اور سلیم خان کی سلطنت مین جو تعمیر ہوئی وہ
یہ ہی کہ فقہا سے فتوی لینے کے بعد اوسنے حنفی مصلے پہ قبہ بنوایا جسکی چھت چار ستونون
پر تھی اور اوسمین امام کے لیے محراب بنی تھی پھر حاکم بندر جدہ نے اوسکو بدل ڈالا
اور دو درجے کا مربع بنایا اوپر کا درجہ تکبیر کہنے والون کے لیے اور نیچے کا نمازیون کے واسطے

اور سلطان سلیمان کے آثار سے چار مدارس سلیمانیہ ہین اونکو اوسنے چارون مذہب کے طلبہ کے
لیے بنایا اور اونکے لیے بڑے مصارف مقرر کیے اور ایک خدمت ان سلاطین کی یہ ہی کہ حرم
کے دروازون پر سے مٹی اوٹھوا کر یمن کی راہ مین ڈالی کہ دس برس کی جمع تھی اور نالہ کو صاف
کیا اور ایک دفعہ لوگ تیس برس تک مٹی اوٹھانے سے غافل ہوے تو زمین یہانتک
بلند ہوئی کہ دروازہ کے زینے صرف تین کھلے رہگئے اور کل پندرہ تھے بارہ خاک کے نیچے
چھپ گئے۔ اوسی عرصہ مین ایک رو ۹۸۳ھ مین آئی جسکے سبب سے تمام خس وخاشاک
اور مٹی دروازون مین سے مسجد حرام مین پونہچی اور مطاف اوس سے بھر گیا اور خانہ کعبہ کی
دہلی تک پانی اور مٹی چڑھ گئی اور یہ کیفیت تمام دن اور رات رہی یہانتک کہ نماز اور
جماعتین سات وقتون کی حرم مین نہو سکین پھر لوگون نے جلدی کرکے پانی کی راہ کھولی
اور حرم کو صاف کیا اور سلطان سلیمان خان کی تعمیرات مین سے یہ ہی کہ اوسنے حرم کے
چارون طرف گنبدون کی چھت بنوائی پہلے اس چھت پر شہتیر تھے جنکو امتداد زمانہ کے
باعث سے کیڑے کھاجاتے تھے اوسنے یہ گنبد ۹۸۰ھ مین بنوائے اور اوسکی کیفیت یہ ہے
کہ اول اوسنے جانب شرقی باب علی سے لیکر باب السلام تک مسمار کی جب اس دیوار
کی بنیاد ظاہر ہوئی تو طول زمانہ کے باعث اوسکو متخلخل پایا اور اوسکی جگہ نئی نیو استحکام
کے ساتھ رکھی پھر یہ فکر کی کہ سنگ مرمر آگ سے جل جاتا ہی اور سنگ شمیسی یعنی زرد پتھر جو بیر
شمیس کے قریب کے پہاڑون سے کہ جدہ کی راہ مین حد حرم کے پاس ہین کاٹا جاتا ہے
وہ سنگ مرمر سے بہتر ہی اسلیے گنبدون کے نیچے سنگ شمیسی کے ستون ہونے ضرور ہین
تو اول سنگ شمیسی سنگ مرمر کے چار ستونون کے برابر موٹا رکھا اوسکے بعد سنگ مرمر
کا پھر شمیسی کا پھر مرمر کا اسی طرح ہر گنبد کے اطراف بنائے اور صفون کی کجی دور کی غرضکہ
لوگون نے حرم محترم کی جانب شرقی کو بالکل اور جانب شمالی کو باب عمرہ تک پورا کیا تھا
کہ سلیم خان نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اتمام عمارت تک زندہ نہ رہا پھر اوسکے بیٹے سلطان

مرادخان نے دونون جانبون غربی اور جنوبی کو مع کنگرون اور دروازون اور داخلی او رخارجی زینون کے بہت عمدہ تعمیر سے تمام کیا اور اوسکی تعمیر کی تاریخین ہین جنمین سے ایک کا یہ مضمون ہی کہ مسجدالحرام کو مرادخان نے نیا بنایا اوسکا غلبہ ہمیشہ رہے اور اوسکی خلافت کا زمانہ زیادہ ہو اور ایک کا یہ مضمون کہ مسجد حرام مساجد اللہ مین سے بہتر ہی اور ایک کا یہ مضمون ہی کہ اللہ تعالی اوسکی عمر دراز کرے جسنے اوسکو پورا کیا - اور ایک کا یہ مضمون ہی کہ سلطان مراد ابن سلیم نے مسجد عتیق محترم کو نیا کیا اوس سے سب مسلمان خوش ہوئے اونکا رایت و نشان مدام فتحمند رہی اوسکی تاریخ مین کہ روح القدس نے کہا کہ سلطان مراد نے حرم کو تعمیر کیا - اور مسجد کے دروازون پر بڑے بڑے کتابہ عمدہ نسخ مین لکھے ہین جنکی عبارتین نہایت بلاغت اور فصاحت کی ہین اونکو ہم عنقریب انشاء اللہ تعالی آخر کتاب مین لکھینگے اور اس عمارت مین اتنا صرف ہوا کہ اوسکا کچھ حساب نہین -

ستونون کا بیان - سنگ مرمر کے ستون تین سو گیارہ ہین حرم کی شرقی جانب مین باسٹھ اور شمالی مین اکیاسی اور غربی مین چونسٹھ جنمین سے چھ سنگ صوان کے ہین جو ایک قسم پتھر کی ہی اور جنوبی جانب مین تہتیس ہین اونمین سے گیارہ صوان کے ہین اور باب ابراہیم کی افزونی مین چھ اور باقی دوسری جگھون مین اور ستون شمسیہ ایکسو چالیس ہین کہین مربع کہین مسدس کہین مثمن جہان جیسا موقع ہوا اونمین سے دارالندوہ کی زیادتی مین یعنی باب الزیادہ مین چھتیس اور باب ابراہیم کی افزونی مین اٹھارہ ہین -

قبون اور دروازون کا بیان - قبے تمام حرم مین ایکسو باون ہین اور اونکی شکل کڑاہی کی سی صورت مدور ہی اور مسجد مین چھ مصلے ہین اور کنگورہ ایک ہزار تین سو اسی پیشتر صرف مسجد کے دروازون پر چار سو چھیانوے تھے اور بڑے دروازے حرم محترم کے سترہ ہین جنمین انتالیس محرابین یعنے چھوٹے دروازے ہین اور شرقی جانب مین بڑے دروازے چار ہین اول باب السلام جو باب بنی شیبہ مشہور ہی اسمین تین محرابین ہین اور

پہلے سے اسیطرح ہین دوسرا دروازہ باب النبی اور باب الجنائز اور باب العباس کہلاتا ہی اوسمین
دو محرابین ہین اس دروازہ مین سواے کنگورون کے اور کچھ تجدید نہین ہوئی تیسرا دروازہ
باب علی ہی اسمین دو محرابین ہین اور چوتھا دروازہ باب بنی ہاشم ہی باب علی از سر نو نہایت
اچھی وضع پر بنایا گیا ہی اور جنوبی جانب مین بڑے دروازے سات ہین اول باب بازان
اوسمین دو محرابین ہین اوسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ مکہ کی نہر بازان کے نام سے مشہور ہے
وہ اوس دروازہ کے قریب ہی اوسکی بھی تجدید ہوئی دوسرا دروازہ دو محرابون کا
باب البغلہ ہی از سر نو بنا ہی تیسرا دروازہ پانچ محرابون کا باب الصفا ہی اوسکو باب بنی مخزوم
کہتے ہین کہ ایک قبیلہ کا نام ہی یہ اور اوسکے کنگورے نئے بنے ہین چوتھا دروازہ دو محرابونکا
باب الاجیاد صغیر کے نام سے مشہور ہی اوسکی تجدید ہوئی پانچوان دروازہ باب الرحمۃ دو محرابونکا
ہی جسکو باب المجاہدیہ کہتے ہین یہ بھی نیا بنا ہی چھٹا دروازہ دو محرابون کا باب المدرسہ ہی جسکو
باب عجلان بھی کہتے ہین عجلان ایک شریف کا نام ہی اوسیکے نام سے یہ دروازہ مشہور ہوا
اور نیا بنا ہی ساتوان دروازہ دو محرابون کا باب ام ہانی دختر ابو طالب ہی اوسکی بھی تجدید
ہوئی اور حرم کی غربی جانب مین بڑے تین ہین اول دروازہ دو محراب کا باب المزورہ
اور باب الوداع کہلاتا ہی اسمین کوئی چیز نئی نہین بنی دوسرا دروازہ باب ابراہیم بڑی
محراب کا ہی اسمین بھی تجدید نہین ہوئی تیسرا دروازہ باب العمرہ ہی جسکو باب بنی سہم کہتے
ہین یہ بھی بدستور ہے اور حرم کی شمالی جانب مین بڑے دروازے پانچ ہین اول ایک
محراب کا جسکو باب السدّہ اور باب العتیق اور باب عمرو بن عاص کہتے ہین اسمین تجدید
ہوئی دوسرا باب العجلہ اور باب الباسطیہ کہ عبد الباسط کے مدرسہ کے پاس ہی اسمین تجدید
ہوئی ہی تیسرا باب القطبیہ ایک محراب کا دار الندوہ کی زیادتی کے ساتھ اسمین کچھ تجدید
نہین ہوئی چوتھا دروازہ تین محرابون کا شام کی جانب ہی پہلے اوسمین دو محراب تھے
قاسم بیگ نے ایک اور کھڑکی کھولی تھی اوسکو گرا دیا گیا اور جیسا تھا ویسا بنایا گیا پانچوان

دروازہ ایک محراب کا منارۃ السلام کے پاس باب المدرسہ اور باب المدرسہ کہلاتا ہے
قاسم بیگ نے مدرسہ سلطانی بنانے کے وقت وہ نیا دروازہ بنایا تھا۔

مناروں کا بیان ۔ حرم اور اوسکے اطراف مین منارے بہت تھے ایک باب ابراہیم پر عبادت خانہ کی صورت کا تھا اوسکو ملک کے حاکم نے گرادیا کیونکہ اوسپر سے اوسکا گھر سوجھتا تھا اور ایک چھوٹا سا منارہ باب الصفا پر تھا کوہ صفا کی پہچان کے لیے لیکن چونکہ تنگ تھا اوسپر لوگ چڑھتے نہ تھے اور ایک منارہ میل کے پاس تھا وہ مسمار کیا گیا اور ایک منارہ مسجد رایہ کے پاس تھا جس مین ماہ رمضان کے روزہ افطار کرنے کے لیے اذان ہوتی تھی اور شام سے قندیل لٹکائی جاتی تھی سحر کے آخر وقت پر اوسکو بجھا دیتے تھے تاکہ روزہ دار کھانے سے باز رہین اور پہاڑ اور محلون کی راہون پر بہت سے منارے تھے جنپر اذان ہوتی تھی اور موذنون کا روزینہ مقرر تھا اور ایک منارہ کوہ ابوقبیس پر عبداللہ بن مالک خزاعی کا تھا اور اوسکی چوٹی پر ایک اور منارہ تھا اور ایک منارہ پرسے باب لاجیاد نظر پڑتا تھا اور ایک منارہ اوسکے پہلو مین تھا اور عبداللہ بن مالک کا دوسرا منارہ تھا جہان سے مقام مجہر و نظر آتا تھا اور ایک منارہ شعب عامر مین تھا اور ایک کوہ تقاعہ پر اور ایک کوہ احمر پہ اور انکے سوا اور بھی تھے کہ سب ملکر پچاس ہوتے تھے اور جو منارے اب موجود ہین وہ سات ہین اول باب العمرہ کا منارہ اوسکی بلندی سرسٹھ گز ہے ابوجعفر عباسی نے اوسکو تعمیر کیا اور اوسکے بعد والی موصل جواد اصفہانی نے ؁ مین اوسکو بنایا شیخ رئیس المؤذنین اوسمین اذان دیتا تھا باب السلام کا منارہ اذان کے لیے مقرر ہوا یہ دوسرا منارہ ہے اوسکی بلندی پینسٹھ گز ہے پہلے زمزم کے قبہ مین رمضان کی راتون کو سحر کھلانے کے لیے تذکیر ہوا کرتی تھی پھر یہ بات باب السلام کے منارے پہ ہونے لگی یہ منارہ جب بوسیدہ ہوا تو سلطان سلیم خان نے اوسکو گراکر از سر نو ؁ مین بنایا

اور اصل بانی اسکا مہدی منصور عباسی تھا تیسرا منارہ باب علی کا منارہ ہے یہ بھی سلیم خان نے بنایا تھا اور اسکا طول چوّن گز ہے پھر سلطان سلیمان خان نے جب وہ منہدم ہو گیا سنگ شمیسی سے دوبارہ بنوایا اور روم کے منارون کی طرح اوسمین درجۂ اعلی و اسفل مرتب کیے چوتھا منارہ باب الحزورہ یعنے باب الوداع کا منارہ ہے اوسکی بلندی پچاس گز ہے یہ بھی دو درجون کا ہے اوسکو مہدی باللہ نے بنایا تھا پھر شعبان والی موصل نے جبکہ وہ گر گیا سنہ ۷۷۱ میں دوبارہ تعمیر کیا پانچوان منارہ باب الزیادہ کا ستر گز اونچا ہے اور اوسمین قدیم سے دو درجے ہین شاید اسکو معتضد عباسی نے بنایا تھا چھٹا منارہ سلطان قایتبای کا مسعی کی طرف تین درجون کا اسّی گز اونچا ہے ساتوان منارہ سلطان سلیمان خان کا باب السلام اور باب الزیادہ کے درمیان ہے جسکی بلندی چھپنّ گز ہے اوسنے اوسکو سنگ شمیسی کی طلائی جالیون سے جالیدار بنایا ہے **فائدہ** پہلے بیشتر نہر زبیدہ کا حال لکھا ہے اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ نہر کاریزون کے ڈھنے کے سبب سے اور بہت زمان بارش کی قلت سے رک جاتی تھی اور ملوک اطراف اوسکی تعمیر کیا کرتے تھے مثلاً سنہ ۵۹۴ میں ملک کوک بوری نے اوسکو تعمیر کیا پھر والی اربل مظفر الدین نے سنہ ۶۰۰ میں پھر پچیس برس کے بعد مستنصر باللہ نے سنہ ۶۲۵ میں پھر کئی بار ابو سعید بندہ خدا نے سنہ ۷۲۹ میں پھر شریف حسن بن عجلان نے سنہ ۸۱۱ میں پھر بعد ہو جانے کے ابو نصر جرکسی نے پھر قایتبای نے پھر سلطنت عثمانیہ کے آغاز مین یہ نہر بند ہو گئی یہانتک کہ سنہ ۹۳۰ھ میں عرفہ کے روز چھوٹا مشکیزہ پانی کا ایک اشرفی کو فروخت ہوا اور پیاس کے مارے حاجیون کی زبانین نکل پڑین اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے اونپر مینھ برسایا اونھون نے پانی پیکر اللہ تعالے کا شکر نعمت بہت کچھ کیا پھر سلطان نے نہر حنین اور نہر عرفات کی تعمیر کا حکم کیا یہانتک کہ نہر حوض ماجن سے جو یمن کی راہ مین بائین جانب ہے نکل گئی اور عرفات کمین سبزہ زار و گلزار ہو گئے پھر سلیمان خان کی سلطنت مین یہ نہر بند ہوئی اوسنے اوسکو بہت اچھی طرح

تعمیر کیا اور چھتون سے عمدہ طور پر اوسکی اعانت کی پھر سلیمان کے بعد اوسکے بیٹے سلیم خان
ثانی نے بہت سی حکمتون اور بڑی ہمت اور بے تعداد دینارون کے صرف کرنے سے
اوسکو تعمیر کیا اللہ تعالی ان سب تعمیر کرنیوالونکو جزاء خیر دے۔

خاتمہ متفرقات کے بیانمین

باب عباس سے لیکر باب علی تک کا کتابہ عربی عبارت مین ہو جسکا ترجمہ یہ ہی سب
تعریفین اوس اللہ کو ثابت ہین جسنے دین کی بنیاد کو نبی الرحمۃ سے استوار کیا اور اونکے
باعث سے ہمکو راہ دکھلائی اور اونکو مزید فضل وکرامت اور سعادت امور دینی سے
مخصوص فرمایا اور اپنے حرم محرم کو طائفین اور قاصدین کی جماعتون کا مطاف
ٹھہرایا جو ممالک اور بلاد دور و دراز سے اس مقام متبرک کا قصد کرتے ہین اللہ
رحمت بھیجے اونپر اور اونکے آل و اصحاب سب پر کہ نیک اور بزرگ ہین اور اللہ
تعالی نے اپنے اوس بندہ کو جو شریعت کے استوار کرنے اور اوسکے ارکان کے خاطر
خواہ محکم کرنے مین اعانت کرتا ہے اور زاد آخرت سے اپنے لیے ذخیرہ کرتا ہے
خداء تعالی اوسکو اپنے بندون کے سرون پر سایہ گستر رکھے یعنے سلطان بن سلطان
سلطان مراد خداء تعالے اوسکی خلافت بڑھاوے اور قیامت تک اوسکی اولاد
مین یہ سلسلہ جاری رکھے - اس بات کی توفیق دے کہ مسجد حرام کے آثار اور اوسکے
احاطہ کی تجدید کرے - یہ وہ مسجد ہے جسمین مقیم اور مسافر برابر ہین چنانچہ یہ تجدید اوسکی
آغاز سلطنت مین تمام ہوئی اور اوسکے حکم معزز اور مسجل سے انجام کو پہونچی خداے
تعالی اوسکو تجدید حرم بیت خداے عزوجل کی خدمت پر اور نیز حرم نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے - جو چیز حرم کے ارکان مین سے متزلزل
اور قریب بہ گرنے کے تھی اوسکو معمارون نے ازسرنو تعمیر کیا قدیم دیوارین حرم بیت کی

اونچی بنائین اور نہایت زینت اور بہت خوبصورت دیوارون کا احاطہ کیا حالانکہ گردش
زمانہ نے اونکو بوسیدہ کردیا تھا اور چھت کے شہتیرون کو دیمک اور کیڑون نے
کھالیا تھا اوسنے لکڑی کی چھت کی جگہہ گنبد بنوائے اور اس بڑی نیکی سے سب
پیرو جوان خوش ہوے اور اوسکی راے روشن اور شرف فاخر کے قائل ہوے
اور اس آیہ کو زبان پر لاے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنے
اللہ کی مسجدون کو وہی تعمیر کرتا ہو جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان لاوے
اور اوسکے لیے اللہ سے بزرگی اور ذخیرۂ فاخرہ مانگ کر یہ دعا کی کہ الٰہی تو اوسکو
تخت سلطنت پر کل آفتون سے اپنے حفظ مین محفوظ اور دائم رکھ اور جو کوئی اوسکی
مخالفت کا ارادہ کرے اوسپر اوسکو فتحمند کر کہ یہ سلطان مسجدون اور مدرسون کا استوار
کنندہ اور منہدم کا عمدہ تجدید کرنیوالا ہو اور اوسکے دروازہ کو امیدوارون کے امن
پانے کی جگہہ اور اوسکے آستانہ کو محتاجون کا کفیل اور ضامن کر کہ اوسکی طرف لوگ
ہر راہ دور سے آتے ہین الٰہی بذریعۂ حرمت کعبہ کے اور سائلون کے سوال پورا
کرنے کے اور بطفیل رسول مقبول کے اس دعا کو کہ قبول کے لائق ہے منظور کر
اور چونکہ اوسنے حرم کی بنیاد خدا کے خوف اور اوسکی رضامندی پر محکم کی تو یہ عمارت
ارکان کی استواری مین جنت کے مشابہ ہوئی اور اوسکا یہ عمل آغاز خلافت مین
یعنی اوائل ۹۸۴ھ مین براعت استہلال سعادت اخروی کے لیے ہوا اور ابتدا اس
تجدید کی اوسکے والد ماجد کے حکم سے ہوئی جو خدا کی راہ کا چلنے والا اور اوس دن کی
سعادت پانیوالا تھا جسکے باب مین یہ آیہ ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ
اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ یعنے جس روز کہ نفع نہ دیگا مال اور نہ اولاد بجز اوس شخص کے
کہ لایا اللہ کے پاس قلب سلیم یعنی سلطان سلیم بن سلطان سلیمان بن سلطان سلیم
بن سلطان بایزید بن سلطان مراد بن سلطان محمد بن سلطان یلدرم بایزید بن سلطان

مراد بن سلطان آورخان بن سلطان عثمان اللہ اونکو جنت کے تختون پر جگہ دے
اور اونکی اولاد کو مسند خلافت پر ہمیشہ قائم رکھے اور آغاز اس تجدید کی جو بیسوین
ربیع الاول ۹۸۰ھ مین ہوئی اور جب سلطان سلیم نے اپنی امانت حیات کو با ایمان
خدا کے سپرد کیا اور دار فنا دنیا سے پہلے انجام ہونے اپنے مقصود کے یعنی تجدید
حرم سے پیشتر جنت کے اون محلون کی طرف کوچ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اوسکے لیے
مہیا کیے تھے اور خدائے عزوجل نے تخت خلافت پر اوسکے خلف رشید سلطان مراد کو
بٹھایا اور اوسکی بارگاہ کو لوگون کا مرجع اور ملجا بنایا تو اللہ تعالیٰ ہی نے اوسپر اتمام اس
تجدید کا آسان فرمایا اللہ اوسکے نور سے راتون اور دلون کا چہرہ منور فرماوے اور
قیام قیامت اور ساعت قیام تک اوسکے عہد عدل مین خلق کو راحت پونچاوے ان
ارقام کے راقم نے ایک تاریخ جو یہان لکھنے کے قابل ہے تحریر کی اوسکا ترجمہ یہ ہے
کہ سلطان مراد بن سلیم نے مسجد حرام کی تجدید کی جس سے سب مسلمان خوش ہوے
اللہ تعالیٰ ہمیشہ لوا اور علم کے ساتھ فتحمند رکھے روح القدس نے اوسکی تاریخ مین کہا کہ
تعمیر کیا سلطان مراد نے حرم کو- دوسرا کتابہ زبان عربی مین باب جیج پر لکھا ہو اور جیج ایک
قبیلہ کا نام ہی یہ دروازہ کوہ صفا کی جانب اس نام سے مشہور ہی اوس کتابہ کا ترجمہ یہ ہی بعد
بسم اللہ کے لکھا محمد رسول اللہ ارسلہ بالہدی المشرکون تک یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا
کے رسول ہین جسنے اونکو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اوس دین کو سب
دینون پر غالب کرین اگرچہ مشرک برا جانین پھر یہ آیہ لکھی اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ سے کَانَ
اٰمِنًا تک یعنی جو اول گھر لوگون کے لیے بنایا گیا وہ مکہ مین ہی بابرکت اور ہدایت ہی مسلمانو
کے لیے اوسمین نشانیان ظاہر ہین اور مقام ابراہیم علیہ السلام ہی جو کوئی اوسمین داخل ہوا
مامون ہوا اور یہ آیہ لکھی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ سے سَبِیۡلًا تک یعنی اللہ کے واسطے لوگون
پر کعبہ کا قصد کرنا فرض ہی جو شخص قدرت رکھے اوسکی راہ کی یعنی توشہ اور سواری اور

راہ کا ہونا۔ تیسرا کتابہ مطاف کی شرقی جانب ہے اوسمین بعد بسم اللہ کے اول یہ آیہ لکھی ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ سے کَانَ اٰمِنًا تک بعد اوسکے ایک اور عبارت ہے جسکا ترجمہ یہ ہو کہ مطاف کا فرش سنگین بنانے پتھرون کو طائفین کے پانون تلے ہموار کرنے اور باب شریف اور میزاب رحمت کے آراستہ کرنے سے تقرب الی اللہ کیا خلیفہ خدا سلطان معظم سلطان روم و عجم کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو خدمت رکن مقام کے لیے مخصوص فرمایا یعنے خلیفہ بن سلطان ملک مظفر ابو الفتوحات سلیمان خان نے اللہ اوسکے اعمال نیک قبول فرماوے اور اوسکو اون مدارج پر پہونچاوے جو اوسکو سعادت اقبال تک لیجائین اور جب تجدید تمام ہوئی تو طائر تہنیت نے تاریخ کی بولی بولی کہ بنایا اللہ نے قبلہ ہمارا۔ چوتھا کتابہ حوض جبرئیل مین ملتزم کی داہنی جانب ہو اوسکی عبارت عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ بعد بسم اللہ کے اس مطاف شریف کی عمارت کا حکم ہمارے سردار اور ہمارے آقا اور پیشوا نے دیا جسکے حکم کی اطاعت تمام امتون پر فرض ہے یعنے ابو جعفر منصور مستنصر باللہ امیر المومنین نے جسکو خدا کی جانب سے تائید ہے اللہ اوسکو اوسکی امیدون پر پونچاوے اور اوسکے اعمالون کو نیکیون سے زینت دے یہ حکم ۶۳۰ھ کے مہینون مین ہوا وصلے اللہ علی سیدنا محمد و آلہ۔ پانچوان کتابہ اوس حوض کے داہنے پہلو پر سنگ مرمر پر یون لکھاہے کہ بعد بسم اللہ کے آیہ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ سے اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ تک یعنے اللہ کی مساجد کو وہ ہی تعمیر کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاوے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ کو ادا کرے اور سوا خدا کے اور کسی سے نہ ڈرے اور قریب ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانیوالے ہون۔ پھر یہ لکھا ہے کہ بیت شریف کی چھت اور دیوارون اور میزاب رحمت کی عمارت کا حکم کیا اوس شخص نے کہ اپنے پروردگار کی رحمت کا محتاج اور بحر و بر اور روم و عراقین کا

بادشاہ ہوئے یعنے سلطان احمد خان فی ماہ محرم سنہ ۱۰۲۱ھ مین -

تتمہ - اون چیزون کے بیان مین جو حرم سے متعلق ہین

کنگورون کا بیان - مسجد حرام کے سب کنگورے ایک ہزار تین سو باون ہین اونمین سے ایک سو ترپن ہین سنگ مرمر کے اور باقی سنگ شمیسی کے ہین - باین تفصیل کہ حرم کی مشرقی جانب مین ایک سو چھتیس کنگورے ایک بڑا سنگ مرمر کا اور باقی سنگ شمیسی کے ہین اور حرم کی شمالی جانب مین تین سو اکتالیس ہین سات سنگ مرمر کے جن مین سے تین بڑے ہین اور باقی سنگ شمیسی کے اور غربی جانب مین دو سو چار ہین چھپن سنگ مرمر کے جن مین سے ایک بڑا ہے اور باقی سنگ شمیسی کے اور جنوبی جانب مین تین سو پینتیس ہین ستر سنگ مرمر کے جنمین سے تین بڑے ہین اور دو سو پینسٹھ سنگ شمیسی کے اور باب الندوہ کی زیادتی مین ایک سو اکیانوے ہین یہ سب کے سب سنگ شمیسی کے ہین اور باب ابراہیم کی زیادتی مین ایک چھیالیس اور بالکل سنگ شمیسی کے ہین -

پیمائش مسجد حرام کا بیان - علامہ قہستانی نے لکھا ہے کہ تمام مسجد حرام ایک لاکھ بیس ہزار گز ہے لیکن حقیقی پیمائش وہ ہے جو علامہ فاسی نے اپنی تاریخ صغیر مسمی تحصیل المرام مین لکھی ہے - وہ کہتے ہین کہ مین نے مسجد حرام کو لوہے کے گز سے پیمائش کیا اوسکا طول غربی دیوار سے لیکر اوسکے مقابل شرقی دیوار تک تین سو چھپن گز اور آٹھوان حصہ گز کا ہوا اور ہاتھ کے گز سے چار سو سات اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوہے کا گز ہاتھ کے گز سے بڑا ہوگا اور مین نے اوسکا عرض شامی دیوار سے لیکر یمانی دیوار تک ناپا لوہے کے گز سے دو سو چھیاسٹھ گز اور ہاتھ کے گز سے تین سو چالیس گز ہوا انتہی - اور جسطرح فاسی نے ذکر کیا ہے اس طریق سے

اگر صرف خانۂ کعبہ کی پیمائش کیجائے اور اوسکے طول کو عرض مین ضرب دیا جائے تو لوہے کے گز سے اوسکی پیمائش چھ سو بائیس گز اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوگی۔ واللہ اعلم۔

مطاف کا بیان ملا علی قاری نے شرح منسک متوسط مین لکھا ہے کہ مطاف سے مراد وہ جگہ ہے جو طواف کے لیے مقرر ہے اور زمانۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین مسجد حرام اسی قدر تھی اور مولنا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ مین لکھا ہے کہ مطاف مطلق اسقدر ہے جس مین اسوقت سنگ صوان کے پتھرون کو تراش کر فرش کیا ہے یہ مطاف کا دائرہ سلطان سلیم خان بن سلطان سلیم خان والی روم کے حکم سے ۹۸۱ھ مین بنا تھا اور راقم رسالۂ ذخیرۃ الدارین نے مقام مطاف کا عرض و طول شرعی گز چوبیس انگشتی سے پیمائش کیا تھا یہ مطاف دائرہ کی طرح ہے نہ مربع کی صورت یعنے اسکے چارون طرف سیدھے خط نہین بلکہ مدور ہے اور اوسکا دورہ بھی سب طرف سے برابر نہین لیکن راقم مذکور نے خانۂ کعبہ کے بیچ کے نقطہ سے مطاف کے محیط تک سب طرف سے ناپا تو کعبۂ معظمہ کے وسط سے حطیم کے باہر تک جانب شمال پچیس گز اور ایک بالشت دو انگشت ہوئی اور مغرب کی جانب چوبیس گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف اکیس گز آٹھ انگشت اور مشرق کی طرف وسط کعبہ سے قدیم باب السلام کی انتہا تک چوالیس گز۔ اس پیمائش مین وسط کعبہ سے سب طرفون مین محیط کا انتہا مقابل جانب مین لیا گیا ہی کونونکا حساب نہین کیا گیا نہ کعبۂ معظمہ کی باہر کی دیوار سے اور جامع الرموز مین لکھا ہے کہ مسجد حرام مکہ کے وسط مین ہے اوسکی مساحت گیارہ سو بیس گز ہے اور دروازون کی محرابین چالیس ہین اور ستون چار سو بیس اور سب سنگ مرمر کے ہین اور اوسکے دروازے پندرہ ہین انتہی۔ تو شاید کسی زمانہ مین یہی

صورت ہو گی جیسی اوسنے لکھی۔

بلندی کعبہ کا بیان۔ خانۂ کعبہ کی بلندی ان دونون مین آسمان کی جانب سوا اٹھارہ گز شرعی چوبیس انگشتی گز سے ہے اور انگشت کا وسط معتبر ہے نہ جڑ نہ نوک یہ انگشت بے کم و کاست چھ جو کی معتبر ہے اور جو کو اونگلی پر پہلو سے رکھنا چاہیے نہ کھڑا۔

طول کا بیان۔ بیت اللہ کا طول شرقاً غرباً حجر اسود سے لیکر رکن عراقی تک کہ شرقی دیوار کے کونے ہین پچیس گز اور چھ انگشت اور رکن یمانی سے رکن شامی تک کہ غربی دیوار کے کونے ہین۔ چوبیس گز اور ایک بالشت۔

عرض کا بیان۔ خانۂ کعبہ کا عرض جنوباً شمالاً رکن یمانی سے حجر اسود تک کہ جنوبی دیوار کے کونے ہین اکیس گز اور ایک بالشت ہے اور رکن شامی سے رکن عراقی تک کہ دیوار شمالی کے کونے ہین بائیس گز ہے اور دیوار خانۂ کعبہ کا عرض یعنے آشار دو گز ہے اور بیت اللہ شریف کی دو چھتین ہین ایک کے اوپر دوسری اور دونون ملی ہوئی نہین اور چھتون کا طول ایک طرف سے اکیس گز قدرے زیادہ اور دوسری طرف سے بیس گز کچھ زیادہ ہے اور دونون چھتون کا عرض ایک طرف سے اٹھارہ گز دوسری طرف سے سترہ گز ہے اور کعبہ شریف کا دروازہ شرقی دیوار مین ہے اوسکا طول چھ گز دس انگشت ہے اور عرض چار گز اور کواڑ دون کے سرخ تختہ سال کے ہین جنپر چاندی کے پتر نقرئی میخون سے جڑے ہین اور زمین سے دہلیز کی بلندی چار گز اور آٹھوان حصہ گز کا ہے اور کعبہ کا پرنالہ جسکو میزاب رحمت کہتے ہین دیوار شمالی مین رکن عراقی اور رکن شامی کے درمیان ہے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قبر اسی میزاب رحمت کے نیچے ہے اور جو کونہ کعبہ شریف کا اوسکی دیوار شرقی اور دیوار جنوبی کے ملنے سے پیدا ہوا ہے اوس کونے مین حجر اسود منصوب ہے اور حجر اسود زمین سے اڑھائی گز اور چھٹے حصہ گز سے کچھ زیادہ بلند ہے اور جسقدر حجر اسود کھلا ہوا ہے اوسکا

عرض وطول ایک بالشت اور چار انگشت ہو کر انگلیان ملی ہوئی ہون -

مستجار کے طول اور حد کا بیان - یہ مقام رکن یمانی اور خانۂ کعبہ کے دروازۂ غربی کے درمیان ہے جو دروازہ اس زمانہ مین بند ہے اوسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لوگ وہان کھڑے ہو کر کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھکے دعا کرتے ہین اور مغفرت چاہتے ہین اسلیے اس مقام کو مستجار من الذنوب کہا گیا یہ مقام رکن یمانی سے دروازۂ غربی تک چار گز پانچ انگشت ہے اور یہ غربی دروازہ جو بند ہے اوسکا طول پانچ گز سے کچھ زیادہ اور عرض تین گز ہے -

حطیم کا بیان - حطیم کا نام پہلے حجر تھا بکسر حا حطی وسکون جیم ورا مہملہ اب اوسکو حطیم کہتے ہین یہ مقام کعبہ شریفہ کی شمالی جانب میزاب رحمت کے نیچے آدھے دائرہ کی صورت مدور ہے اور اوسکو حجر اسلیے کہتے ہین کہ کعبہ سے علیحدہ ہوئی کیونکہ حجر کے معنی پہلو کے ہین ہے اور اوسکی حد رکن شامی تک ہے حطیم کی زمین مین فرش سنگ مرمر اور سنگ سیاہ اور سرخ اور زرد اور سبز کا ہے اور اوس مقام سے کہ کعبہ مشرفہ کے پرنالہ کے نیچے ہے اوسکے مقابل کی دیوار حطیم تک پونے گیارہ گز ہے اس ساری حطیم مین سے سات گز یا ساڑھے چھ گز خانۂ کعبہ کی زمین ہے اور باقی زمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بکریون کی جگہہ تھی اوسکو حجر مین داخل کیا گیا اور اس حطیم کے دو راستہ ہین ایک رکن شامی کے پاس دوسرا رکن عراقی کے پاس اور دونون راہون کے درمیان بیس گز کا فاصلہ ہے اور حطیم کی اندر جانب کا محیط اٹھائیس گز ہے اور باہر کی طرف سے سوا بیالیس گز ہے -

حفرہ یعنی گڑھے کا بیان - یہ گڑھا ایک چھوٹا سا حوض خانۂ کعبہ کی دیوار شرقی سے ملا ہوا آستانۂ کعبہ کے پاس ہے ان دنون مین اوسکو مقام جبریل کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ وہ گڑھا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر کے وقت اوسمین

کار اپناتے تھے اسواسطے مکہ والے اوس گڑھے کو مجنہ کہتے تھے اوسکا طول سات بالشت اور سات انگشت ہے اور اوسکا عرض پانچ بالشت اور تین انگشت ہے اور شیخ محی الدین طبری وغیرہ نے لکھا ہے کہ یہ گڑھا وہ مقام ہے جہان حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور پنجگانہ نماز کے اوقات معین کیے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت مرحومہ پر نماز فرض کی واللہ اعلم بالصواب۔

مطاف کی حدود کا بیان۔ مطاف کی حد ین حطیم کی طرف حطیم کی دیوار سے پچیس گز ایک بالشت دو انگشت ہے اور غربی جانب مین یعنے پشت کعبہ کی طرف غلاف کعبہ سے لیکر چھتیس گز ہے اور جنوب کی طرف غلاف سے اکیس گز آٹھ انگشت اور دروازۂ کعبہ کی طرف سے حد مطاف تک ترپن گز اور قدیم باب السلام کی حد تک چالیس گز اور مطاف کی لمبائی حد شمال سے جنوب تک اٹھانوے گز اور دو بالشت سات انگشت یا کچھ زیادہ ہو۔

زمین مطاف کے عرض کا بیان۔ مطاف جو کعبہ کے گرد ہے اور جسمین سفید پتھر کا فرش ہے اوسکا عرض کعبہ کے دروازہ سے مشرق کیطرف مقام ابراہیم تک یعنے غلاف سے مقام تک چھیاسٹھ قدم ہے اور شمال کیطرف کنارۂ مطاف سے مقابل کی دیوار حطیم تک اڑتیس قدم چھ انگشت اور مغرب کیطرف مطاف کے کنارہ سے غلاف کعبہ تک اکیاون قدم دو انگشت کم ہے یہ طرف اور طرفون سے زیادہ ہے اور جنوب کی طرف مطاف کے کنارہ سے غلاف کعبہ تک جہان حجر اسود ہو سینتالیس قدم۔

مطاف کے ستونون کا بیان۔ دائرۂ مطاف کے ستون جو قندیلون کے لٹکانے کو کھڑے ہین کل تینتیس ہین اونمین سے اکتیس ہفت جوش یعنے سات

دھاتون کے ہین کہ اونکو بعض پچپرس کہتے ہین اور دو ستون سفید سنگ مرمر کے دونون
کونون پر ہین اور ہر دو ستون کے درمیان مین شیشہ کی سات قندیلین لٹکتی رہتی ہین
جو رات کو سب روشن ہوتی ہین یہ قندیلین مطاف کے گرد دو سو چوبیس ہین اور تمام
حرم کی قندیلین ایکہزار ہین –

تنبیہ – حرم محترم اور کعبۂ معظمہ چارون طرف سے کچھ پھرے ہوے ہین – چنانچہ
رکن حجر اسود دونون مشرقون کے درمیان یعنے گرمی اور سردی کی مشرق کے
بیچ مین واقع ہے اور قطبہ ستارہ رکن عراقی کے برابر معلوم ہوتا ہو باقی کونون کو
اسی پر قیاس کرلینا چاہیے –

مصلون کا بیان – مسجد حرام مین اول حنفی مصلی ہے یہ ایک مکان
دو منزلہ تین ورکا عمارت عظیم الشان ہے شمال کی جانب مطاف کے ستونون سے
باہر ہے اس مصلے سے حطیم کی دیوار تک اڑتالیس گز ہین دوسرا شافعی مصلے
ہے جو چاہ زمزم کے پاس ہو اور کعبہ شریف کی دیوار سے چالیس گز کے فاصلہ پر ہے
اسطرف مطاف کا کوئی ستون نہین اور مطاف کے ستونون کی حد سے یہ مصلے بھی
باہر ہے عمارت چاہ زمزم اور سنگ مرمر کے بڑے منبر کے درمیان واقع ہو اوسپر
مکان ایک ورہ مقام ابراہیمؑ کے پاس مشرق کی طرف بنا ہوا ہے تیسرا مصلے
حنبلی ہے جسپر ایک مکان ایکدرہ چھوٹا سا حجر اسود کے مقابل مطاف کے ستون
سے باہر مشرق کی جانب بنا ہوا ہے اور مصلے کے کنارہ سے حجر اسود کے نیچے کی دیوار تک
سنتالیس گز کا فاصلہ ہے چہارم مصلے مالکی ہے جسپر ایکدرہ مکان غرب کی جانب مین
مطاف کے ستونون سے باہر بنا ہوا ہے اور مصلے کے کنارہ سے غلاف کعبہ تک پینتالیس گز ہے –

مقام ابراہیمؑ کا بیان – شیخ عزالدین سے منقول ہے کہ وہ ۷۵۲ھ مین
کعبہ کے مجاور رہے اسوقت انھون نے اوس پتھر کی جسکو مقام ابراہیم کہتے ہین پیمائش

کی اور معلوم ہوا کہ وہ پتھر زمین سے ایک تہائی اور آٹھوان حصہ گز کا بلند ہے اور
اوسکے اوپر اوسکی سطح مربع ہے ہر طرف سے پاؤ گز اور اوسپر دونون قدمون کا نشان
ہے اور قدمون کی جگہ کے گرد چاندی کے پتر لگے ہوے ہین اور قدمون کی گہرائی
چاندی کے پترون سے آدھ انگشت کم گز کی تہائی ہے یعنے ساڑھے سات
انگشت اور اوس جگہ کے چارون طرف ایک صندوق زمین مین مضبوط گاڑا
ہے اور اوسپر اطلس سیاہ زردوزی کا غلاف پڑا ہے اور اوسپر ایک چھوٹا سا
گنبد لکڑی کا چار ستونون پہ کھڑا ہے جسکو اندر سے سونے اور لاجورد وغیرہ سے بالکل
منقش اور نہایت زیب اور زینت سے آراستہ کیا ہے اور گنبد کے اوپر شیشہ
کے تختون کو سونے کی میخون سے وصل کیا اور صندوق کے چارون طرف چار
جالی دار ٹٹیان ہفت دھات کی اون چار ستونون سے وصل کی ہین اور اوس
گنبد کے پیچھے ایک مکان پتھر کے ستونون پر بنایا ہے جسکا نام ایوان خلف ہے
اسی جگہ طواف کا دوگانہ پڑھا جاتا ہے اس جگہ کا طول اور عرض پانچ گز ہے اور
اس صندوق سے جسمین مقام ابراہیمؑ ہے غلاف کعبہ تک اکیس گز دو گرہ کم ۔

منبر کا بیان ۔ جمعہ کے خطبہ کا منبر رکن عراقی کے مقابل سنگ مرمر سفید
کی عمارت عظیم الشان سے تیرہ زینہ کا ہے اور اوسپر ایک گنبد گاجر کی شکل کا
طلائی ملمع سے بنا ہوا ہے ۔

چاہ زمزم کا بیان ۔ عمق اوس کوئین کا ساٹھ گز ہے اور اوسکے منہ کا
عرض چار گز اور دیوار کعبہ سے چاہ زمزم تک تینتیس گز ہے اور مقام ابراہیمؑ
اور چاہ زمزم کے درمیان اکیس گز کا فاصلہ ہے اور اوس مکان کے پیچھے جسمین
چاہ زمزم ہے ایک گنبد ہے جسکو قبۃ الفراشین کہتے ہین اسلیے کہ فراش شمع
اور شمعدان اور بچھونے اور قرآن مجید اور حاجت کی چیزین مسجد حرام کی سب

اوس مین رکھتے ہین اور اوس قبہ کے پیچھے ایک دوسرا گنبد ہے اور جس مکان مین شافعی مصلے ہے اسکے پیچھے کا دروازہ باب السلام ہے اور ایک زینہ چوبی گیارہ ڈنڈے کا خانہ کعبہ کے داخلے کے لیے مکان زمزم کے پاس رہتا ہے جسکو والی مدارس نے بھیجا تھا۔

ستونون کی تعداد اور دورہ کی تفصیل - سوا اون ستونون کے جو باب السلام اور باب الزیادہ کی افزونی مین ہین سب ستون مسجد حرام کے گرد چارون طرف چھ سو چوراسی ہین ہر طرف ستونونکی تین قطارین ہین کسی طرف پوری اور کسی طرف کم وبیش مثلاً کوہ صفا کی طرف تین قطار سے کچھ کم ہین اور باب ابراہیم اور باب الزیادہ کی طرف تین قطار سے پچاسی ستون زیادہ ہین۔

منارون کی تفصیل - مسجد حرام کے منارے چار چارون کونون پر ہین اور تین کونونکے سوا۔

مساحت کی تفصیل - زبیر محبذمی نے کہا ہے کہ مسجد حرام کی پیمائش ایک لاکھ بیس ہزار گز ہے لیکن طول مسجد حرام کا ہاتھ کے گز سے علامہ فارسی کے زمانہ مین باب السلام سے کہ دیوار شرقی مسجد کا کونہ ہے باب عمرہ تک کہ غربی دیوار کا کونہ ہے چار سو سات گز ہے اور عرض مسجد کا باب بنی مخزوم سے جو باب الصفا کے نام سے مشہور ہے اور جہان سے مسجد کی جنوبی دیوار ہے شمالی دیوار اصلی تک باب الندوہ کی طرف تین سو چار گز ہے۔

تمت

الحمد للہ کہ خلاصة تواریخ مکہ معظمہ پہلی مرتبہ بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ھ مین خاکسار محمد عبد اللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک ومالک مطبع مجتبائی کے اہتمام سے چھپکر تیار ہوگئی علاوہ اسکے ہر قسم کی کتابین راقم کے کارخانہ تجارتی مین موجود ہین جسکی فہرست حسب الطلب روانہ کیجاتی ہے اور پارچہائے چکن نہایت عمدہ موجود ہین بکفایت روانہ کیے جاتے ہین

المشتہر محمد عبد اللہ تاجر کتب ومالک مطبع مجتبائی۔

مختلف ناولوں کی فہرست		ناول خورشید عالم	ناول ثریا	مسافر دمشق
یوسف و نجمہ ۱۰/ زیاد و حلاوہ ۲ حصہ عہ/ سلطان حصہ اوّل عہ/ تارا حصہ اوّل عہ/ خورشید بہو ۱۲/ حرم سرا کامل ۱۲/ کامنی ۸/ کنیز فاطمہ ۸/ عفت آرا ۸/ عطر فتنہ ۱۲/ رشیدہ زہرہ ۸/ دیگزو فسیڈا مہتاب بیگم ۱۲/ ونیس کا سوداگر ۸/ الف لیلہ بطرز ناول الف لیلہ شہرزاد ۸/ عصمتی پارسا کامل ۸/ گناہ بے لذت ۸/ حسرت وصل ۸/ انگشتری ۸/ را دا ۸ عذرا لیلا ۸/ سلیم و مہر النسا ۸/ انجام عصمت ۸/ فدائی ملک حصہ اول عہ/ رہبر ۱۲/ رستمی نوبلی ۸/ قلوپطرہ ملکہ مصر کاوش دل ۸/ ثمرہ دیانت ۸/ قیامی حسن ۱۲/	یہ سات ناول مصنفہ عبد الحلیم صاحب شرر یارہا چھپ کر اس مرتبہ مطبع مجتبائی میں صحت کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوائے گئے ہیں۔ ۱ ملک العزیز ورجینا ۸/ ۲ منصور موہنا ۸/ ۳ دربیش نندنی عہ/ ۴ دلکش ہر دو حصہ ۱۲/ ۵ بدر النسا کی مصیبت ۱۲/ ۶ شہید وفا عہ/ ۷ حسن انجلینا ۸/ دلبر ہر دو حصہ ۱۲/ جہانگیر عہ/ حاجی بابا ۸/ رزم بزم ہر دو حصہ ۸/ شادی و غم ۸/ نازک ادا ۶/ تاج کامیابی ۵/ پیرپالغ ہر سہ حصہ ۸/ گلزار بہشت ۱۲/ سوانح عمری عمر و عیار ۸/ الہ دین لیسلی ۸/ نشتر عہ/ دلچسپ ہر دو حصہ ۱۲/ دلگار مع جعفر و عباسہ ۸/ عبرت ہر سہ حصہ ۸/ المامون مع الجزیہ عہ/ رازو نیاز ہر دو حصہ ۸/	برق و باران جس کو کہتے ہیں عرافیہ ہے کہ اکی حقیقت دسنے کی کچھ حال بنایا جاتا ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے اس اچھوتے ناول میں صرف تاریخی واقعات ہی نہیں بلکہ ایک ایسا البم ہے کہ جسمیں طرح طرح کے سدا نو تصویری حالات دکھانیوالے موجود ہیں ہجر و وصل حسرت و یاس رنج و حرمان درد و درمان اسمیں کچھ تو ہے۔ پھر درد تو نمک صرح کیطرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اگر میں سچ پوچھے ہے۔ اگر ہندوستان کے معزز خاندان کا فوٹو کھینچ سکا ہوا اور واقعات عبرت خیز کا جام جہان نما کہیں تو زیبا ہے۔ زمانہ کا انقلاب تاریخی واقعات ہجر و وصل حسرت و غم درد و اندوہ کا بیان قابل ملاحظہ ہے سچ تو یہ ہے کہ اسکا مزا اُن حضرات سے پوچھیے جنہوں نے اپنا بیش قیمت وقت نذر کرکے دو ایک شب بیداری میں دیکھے ہیں۔ قیمت عہ	یہ ایک عجیب فسانہ نادر زمانہ ہے جس کا ہر ایک فقرہ عاشقوں کی جان اور معشوقوں کا ایمان ہے مولف نے پرانے پرانے طرز کو تازہ کر دیا ہے اور حال کی ناولی زبان کے موافق ایک عجیب مرقع بنایا ہے پھر وسعت کہ کہیں گل و گلشن کی بہار ہے کہیں ابر و باد و دریا کا ذکر اذکار ہے۔ کہیں معشوق کی ناز و انداز اور لڑکپن کی گفتار ہے کہیں عاشق کی آہ و زاری بیقراری دلفگاری اور تذکرہ اشعار پُر بہار ہے گویا پاکیزہ اور عجیب الفاظ میں ہم اسکا پورا نقشہ دکھا ہے ہماری زیادہ بات کی ضرورت نہیں ناظرین خود ملاحظہ فرمائیے امید قوی ہے کہ اس طرز ناول کو جو دلچسپ مضامین اور عبارات مختلفہ سے پُر ہے نہایت درجہ پسند فرمائینگے۔ قیمت فی جلد عصہ	اس ناول کی شستگی زبان اور محاورات کے دلچسپ ہونے کے علاوہ نتائج نہایت سودمند نکالے گئے ہیں۔ ہم اس ناول کو بہت کوشش کے ساتھ تصنیف کراکے اور پبلک میں پیش کرکے امید کرتے ہیں کہ یہ ناول یقیناً وقعت کی نظر سے دیکھا جائیگا اور ملک میں اپنا بہت اچھا اثر ڈالیگا اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس ناول کے شوخ۔ چالاک اور ذہین طبیعت مصنف نے اسکو نایاب و بے مثل بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اسکے مضامین پلاٹ اور تخیل کو ایک خاص طور کی خصوصیت ہے پھر چند ہی صفحات پر نظر کرنے سے ٹھیک ہی لطف ملتا ہے جو کسی حور وش کی بھولی صورت اور دلکش اداؤں میں۔ بغیر ختم کیے کتاب چھوڑنے کو ہرگز دل نہیں چاہتا اسکی خوبی ایک نظر دیکھنے پر منحصر ہے قیمت عہ

اعلان

کتاب بستان المفردات

چونکہ راقم نے

علاوہ صرف زر کثیر کے

اس کتاب کے تالیف کرانے مین نہایت کوشش کی اور

بہت محنت و مشقت سے یہ کتاب نایاب جو اردو کی تمام مفردات مین

بے مثل و بے نظیر ہی مرتب کر کے اپنے مطبع مجتبائی لکھنؤ مین طبع کرائی اور شایقین نے

کمال قدردانی سے قبل از طبع بہت سی جلدون کی خریداری فرمائی

لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب بخیال نفع زر اس کتاب کو

کلاً یا جزواً طبع نہ فرمائین کیونکہ یہ کتاب بموجب قانون ایکٹ ۲۵

سنہ ۱۸۶۷ء داخل رجسٹر گورنمنٹ ہو چکی ہی یہان جسقدر نسخے

مطلوب ہون بارسال قیمت عہ راقم سے

طلب فرمائین

المشتہر

محمد عبد اللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک

مالک مطبع مجتبائی